نام کتاب — تسہیل الانشاء (حصہ سوم)

مصنفین — علامہ محمد سعید الازہری، علامہ محمد اکرم الازہری
من علماء دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف

ناشر — محمد حفیظ البرکات شاہ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

سال اشاعت — اگست 2015ء

تعداد — ایک ہزار

کمپیوزر کوڈ — DR6

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون:۔37221953 فیکس:۔042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون:37247350 فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔021-32212011-32630411 فیکس:۔021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

H.K.A

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمه

الحمد لله رب العالمين، لقيوم السموات والأرضين- والصلوة والسلام على نبيه الصادق الأمين، سيّدنا محمد وآله الأكرمين- ورَضي الله عن صحابته والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين- وبعد:

لغت عربی اللہ تعالیٰ کی محبوب زبان ہے اور اسے باقی تمام زبانوں پر برتری اور فضیلت حاصل ہے۔ اس کا دامن ان خصوصیات اور خوبیوں سے مالا مال ہے جو کسی اور زبان کے حصہ میں نہیں آئیں۔ اسے وحی الٰہی کے متحمل ہونے اور قرآن کریم کی زبان ہونے کا عظیم شرف حاصل ہے، ہمارے پیارے رسول ﷺ نے اپنی فصیح وبلیغ اور من موہنی گفتگو کے ذریعے اس زبان کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ قرآن وحدیث کے علاوہ اس زبان کے اندر ہمارا بہت بڑا علمی سرمایہ ہے جس تک رسائی عربی زبان سیکھے بغیر ممکن نہیں۔ اور جب جنت میں مومنین اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے شادکام ہوں گے تو وہاں ان کے رابطہ کا ذریعہ یہی عظیم زبان

لغت نظریات اور خیالات کے اظہار کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کے

ذریعے ہی انسان اپنے جذبات اور احساسات کی ترجمانی کرتا ہے۔ جو لغت اظہار و بیان کے اعتبار سے اکمل ہو گی وہی لغت سب سے بہتر اور افضل قرار پائے گی اور یہی وہ معیار ہے جس پر عربی زبان بدرجہ اتم پوری اترتی ہے، کیونکہ فصاحت و بلاغت، پاکیزگی، دلکشی، رفعت، سلاست، وسعت، گہرائی اور ہمہ گیریت جیسی وہ خصوصیات جو اس زبان کے اندر موجود ہیں وہ کسی بھی دوسری زبان میں اس درجہ پر نہیں پائی جاتیں۔

عربی زبان کے عجائب و غرائب پر غور کریں تو انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ کسی انسان کی ایجاد نہیں۔ اس کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ فرانسیسی زبان صرف پچیس ہزار کلمات، اور انگریزی صرف ایک لاکھ کلمات پر مشتمل ہے جبکہ عربی زبان ۴ لاکھ کلمات نہیں بلکہ چار لاکھ مادوں پر مشتمل ہے اور عربی زبان سے واقف ہر شخص آگاہ ہے کہ ایک ایک مادہ سے کئی کئی کلمات مشتق کیے جاتے ہیں۔ اس طرح عربی زبان کے کلمات کا شمار ممکن ہی نہیں۔

عربی زندۂ جاوید زبان ہے کیونکہ یہ اسلام کی بنیاد ہے۔ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ اس لئے یہ زبان بھی ہمیشہ محفوظ رہے گی۔ اس کا معدوم ہونا ممکن نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دینی تعلیمات کے حصول کیلئے ہمیں اس کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اور پھر قرآن کریم کی تلاوت کو

بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔ اسی بناء پر کسی جرمن فلسفی نے لوگوں کو مشورہ دیا تھا کہ اگر تم اپنی فکر منتقل کرنا چاہتے ہو جو زمانہ کی دستبرد سے محفوظ رہے تو اسے عربی زبان میں لکھو۔ کیونکہ صفت دوام صرف اسے ہی حاصل ہے۔

"تسہیل الانشاء" کی تالیف سے ہمارا مقصود عربی زبان کی خدمت ہے۔ عربی زبان سیکھنا اور اس میں کمال حاصل کرنا اشد ضروری ہے تاکہ قرآن و حدیث اور دوسرے علوم و فنون کے چشمہ شیریں تک رسائی ممکن ہو سکے۔ اساتذہ کرام سے گذارش ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ طلبہ میں عربی بولنے اور لکھنے کا ملکہ پیدا کریں۔ اور ہمیں اس کتاب کے بارے میں مفید مشوروں سے نوازیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں اخلاص عطا فرمائے۔

ربّنا تقبّل منا إنّك أنت السميع العليم، وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم- وصلى الله على سيدنا و مولانا محمد خاتم الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وأصحابه أجمعين إلى يوم الدين-

المؤلفان

بسم الله الرحمن الرحيم

الدَّرْسُ الْأَوَّلُ

تَكْوِيْنُ الْجُمَلِ مِنَ الْمُفْرَدَاتِ

المفردات	الْجُمَل
اللّٰهُ	اللهُ رَبُّ العَالَمِيْنَ
رسولٌ	محمدٌ رَّسولُ اللهِ
الإسْلاَمُ	الإسلامُ دِيْنٌ خالدٌ
المعلّمُ	المُعلّمُ أساسُ الرُّقِيِّ
القطار	القطارُ أَسْرَعُ مِنَ السَّيَّارةِ
الفصل	غُرفةُ الفصل نظيفةٌ
الشُّبّاك	الشُّبّاكُ مُغلَقٌ
القمر	القمرُ مُنِيْرٌ
الماءُ	الْماءُ عَذْبٌ
الأرضُ	الأرضُ مستديرةٌ
الهواءُ	الهواءُ ضروريٌّ للحياةِ
الوَلَدُ	الولدُ مُهذَّبٌ
الجبلُ	الجبلُ شامِخٌ
الملعقة	المِلْعقةُ صَغِيْرةٌ
اَلسَّبُّورةُ	السبّورةُ أمامَ التَّلاميذِ

التمرِيْنُ

١- استَعْمِلِ الْكَلِمَاتِ الآتِيَةَ فِی جُمَلٍ مُّفِيدَةٍ:

اَلسَّفِيْنَةُ- الطَّائِرَةُ- اَلْمَطَرُ- الْمِحْفَظَةُ- اَلسَّاعَةُ-

اللَّحْمُ- اَلْبَيْتُ- الشَّجَرَةُ- البحْرُ- الحِصانُ-

٢- تَرْجِمِ الْجُمَلَ الْآتِيَةَ إلَى اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ:

اللہ تعالی ہمارا خالق ہے۔

حضرت محمد ﷺ نبیوں کے سردار ہیں۔

اسلام دین رحمت ہے۔

استاد شفیق باپ کی طرح ہے۔

طالب علم کلاس روم میں ہیں۔

تختہ سیاہ بڑا ہے۔

چاند سورج سے چھوٹا ہے۔

کھڑکی لوہے سے بنی ہوئی ہے۔

پہاڑ سرسبز ہے

یہ بچہ محنتی ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِی

اِسْتِعْمَالُ الْأَفْعَالِ فِی جُمَلٍ مُّفِیدَةٍ:

الْجُمَلُ	الأَفْعَالُ
دخل عَلِیٌّ فی المسجد	دَخَلَ
طبخت زَیْنَبُ اللَّحْمَ	طَبَخَتْ
جَلَسْتُمْ عَلَی الْحَصِیْرِ	جَلَسْتُمْ
أَکَلْتُ فِجْلاً	أَکَلْتُ
غَسَلْتُنَّ الأَوَانِی	غَسَلْتُنَّ
شَرِبْتِ الْقَهْوَةَ	شَرِبْتِ
یلعبُ الولدُ بِالْکُرَةِ	یَلْعَبُ
تتعلم الْبِنْتُ العُلومَ الدِیْنِیَّةَ	تَتَعَلَّمُ
نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ	نتوضأ
تَخْلَعُ حِذاءَكَ	تخلع
یُمْسِكُ الأستاذُ الْقَلَمَ	یُمْسِكُ
اُنْظُرْ إلى ذلك الطّائر	اُنْظُرْ
أَیَّتُها الْفَتَیَاتُ! اِشْرَبْنَ الْحَلِیْبَ	اشربن
لاتقنطوا مِن رَّحْمَةِ اللهِ	لاتَقْنَطُوا

اَلتَّمْرِیْن

١- استعملِ الأفعالَ الآتیة فی جمل مفیدةٍ:

دَرَسَ- خَافَ- رَضُوْا- کَتَبْتَ- اُعْطِیْتُمْ- یَرْجِعُ-

تَفْرَحُوْنَ- نُکْرِمُ- اُشْکُرُوْا- لاتَلُوْمِیْ-

٢- تَرجِمِ الْجُمَلَ الآتیة:

استاد نے تختہ سیاہ پر لکھا۔

لڑکوں نے سبق پڑھا۔

گاڑی سٹیشن پر ٹھہری۔

کیا آپ نے آج کا سبق سمجھ لیا۔

کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ گیا۔

میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

تم دونوں کہاں جاتے ہو؟

میدان میں کھیلو۔

پھول نہ توڑو۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

الدرس الثالث

تَدْرِيبُ الإضافةِ وَالنَّعْتِ

الكلمات	الْجُمَلُ
لَوْنٌ	لَوْنُ السَّمَاءِ أَزْرَقُ
بَابَانِ	بَابَا الْحُجْرَةِ مَفْتُوْحَانِ
عَامِلُوْنَ	عَامِلُو الْمَصْنَعِ مُتْعَبُوْنَ
بَيْضَةٌ	بَيْضَةُ الدَّجَاجَةِ لَذِيذَةٌ
أَزْهَارٌ	أزهارُ البستانِ ذَابِلَةٌ
الأَخُ	أخي رَجُلٌ صَالِحٌ
مَاءٌ	أشْرَبُ مَاءً بارِداً
بقرةٌ	فِي الْحقْلِ بَقَرَةٌ سَمِيْنَةٌ
ثمرٌ	آكُلُ ثمراً ناضِجًا
طَاوِلَةٌ	الكُتُبُ فوقَ طاولةٍ كبيرةٍ
المِبْرَاةُ	اِشْتَرَيتُ المِبْرَاةَ الجميلةَ
الفُصُولُ	مَاهِيَ الفصولُ الْأَرْبَعَةُ؟
مِنْشَفَتَانِ	فِى الصِّوانِ مِنشفتان نظيفتانِ
الطَّلَبَةُ	الطلبةُ المُجِدُّونَ مَحْبوبونَ

التَّمْرِيْنُ

١- كَوِّنْ جُمَلاً مِنَ الكلماتِ التَّالِيةِ مستعملاً الإضافةَ والصفةَ:

رائِحَةٌ - رِجْلٌ - مُسَافِرُونَ - طالبانِ - عُنُقٌ -

سِكِّيْنٌ - حَدِيقَةٌ - الحِصَانانِ - المُعَلِّمَاتُ - عِقْدٌ

٢- حَوِّلِ الْجُمَلَ الآتِيَةَ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

بھینس کا رنگ کالا ہے۔

پن کی نب ٹوٹی ہوئی ہے۔

درخت کی ٹہنی سرسبز ہے۔

اس مرد کے دونوں ہاتھ لمبے ہیں۔

گاڑی کے مسافر گاڑی کے انتظار میں ہیں۔

یہ قیمتی گھڑی ہے۔

میٹھے پھل کھاؤ۔

چھوٹی پیالی میں چائے پیو۔

سنہری گھڑی کہاں ہے؟

آسمان چمکتے ہوئے ستاروں سے مزین ہے۔

الدرس الرَّابع

تَكْوِيْنُ الْجُمَلِ مِن أقْسَامِ المَاضِى

الأفعال	الجُمَلُ
اِشْتَرى	قدِ اشْتَرى أَبى بَيْتًا جَدِيْداً
أعَدَّتْ	قَدْ أعَدَّتْ زَيْنَبُ طعاماً شَهِيًّا
دَرَسْتُنَّ	قد دَرَسْتُنَّ إعْرَابَ الْجُمَلِ
غَسَلْنا	كُنَّا غَسَلْنا الصُّحونَ بعدَ الطَّعامِ
زُيِّنتْ	كانتْ زُيِّنت الأسْواقُ بمُناسبةِ الْمَوْلِدِ النَّبَوِىِّ
أَدَّيْتِ	كُنْتِ أدَّيْتِ وَاجبَكِ
ذَهَبْتَ	كنتَ ذهبتَ إلى الحَرَمينِ الشريفينِ فى العامِ الْمَاضِى
نَلْعَبُ	كُنّا نلعبُ كرةَ القدمِ فى الْمَلْعَبِ
تَسْبَحُونَ	كُنْتُمْ تَسْبَحُوْنَ فى نَهْرِرَاوى
يُوَزِّعُ	كَانَ يُوَزِّعُ سَاعِى الْبَرِيْدِ الرَّسَائِلَ
يَشْتَغِلُ	مَازالَ العاملُ يشتغل فى العمل منذُ الصَّباحِ
يَحْرُثُ	ظلّ الفلاّحُ يحرث الأرض
أنْفقْتَ	لَيْتكَ أنْفقتَ الأموالَ فى سبيل الله
نَجَحَ	لَعَلَّ ناصيرًا نَجَحَ فِى الامتحان
فُزْتَ	لَوْ فُزْتَ فى الامتحان لأَهْدَيْتُكَ الساعةَ

اَلتَّمْرِيْنُ

١- استخدمِ الأفعال الآتية فى جُملٍ من أقسام الماضى:

جَالَ- سقطتْ- حَلَقَا- كَلّمْتَ- اجْتَهَدْنَ-
نُطِيْعُ- تُبَجِّلُ- تَتَعَلَّمِيْنَ- تَتْلُوْنَ- يَبْكِى-

٢- تَرْجِمْ مَايأتى إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

میں نے نماز پڑھ لی ہے۔
تم دونوں نے سبق یاد کر لیا ہے۔
اس (عورت) نے چائے پی تھی۔
خالد نے اپنی گائیں فروخت کی تھیں۔
ہم کل باغ کی سیر کیلئے گئے تھے۔
گذشتہ سال تم ایک ساتھ رہا کرتے تھے۔
لڑکے نہر میں تیر رہے تھے۔
گاڑی تیز چل رہی تھی۔
اگر تم مصر جاتے تو اہرام دیکھتے۔
کاش تم علم حاصل کر لیتے۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ وَالرَّجَاءِ وَالشُّرُوْعِ

كاد	كاد القطار يَصِلُ إلى المَحطَّةِ
كَرَبَ	كَرَبَ فصلُ الشتاءِ أن يَّنْتَهِيَ
تُوْشِكُ	تُوشِكُ البنتُ أن تُعِدَّ الفُطورَ
كِدتّ	كِدتّ تسقُطُ مِنَ الدَّرَّاجةِ
حَرى	حرى التلميذُ أَنْ يَنْجَحَ في الامتحان
عَسى	عَسى المُذنِبُ أن يَّتُوبَ
اِخلَولَقَ	اخلَولَقَ السحابُ أن يَّنْقَشِعَ
جَعَلَ	جَعَلَ الطِّفْلُ يشرَبُ اللَّبَنَ
طفق	طفق المؤذِّنُ يُؤذِّنُ
أخذ	أخَذَ الطالبُ يَحْفَظُ الدَّرْسَ
قَامَتْ	قامتْ فاطمةُ تتلو الْقُرْآنَ
قمنا	قُمْنا نستَعِدُّ لِلسَّفَرِ إلى كاغان
يكادُ	يكاد البرق يخطف أبصارَهم
عسى	عَسى أن تحبوا شيئًا وهو شرٌّ لكُم
طفقا	طفقا يخصفان عليهما من ورق الجنّةِ

التَّمْرِيْنُ

١- استخدِم الأفعال التالية في جُملك المفيدة:

كِدتُ أو شكت- كَرَبَ- أخذتَ- هَبَّ-

تكادُ- يوشك- شرَعنا- جَعلتُم- طفِقتْ-

٢- ترجم الجمل التالية إلى العربية:

قریب ہے کہ بارش رک جائے۔

امید ہے کہ سپاہی چور کو پکڑ لے۔

قریب ہے کہ تم گاڑی پر سوار ہو جاؤ۔

بچہ رونے لگا۔

میں گھنٹی بجانے لگا۔

تم ہنسنے لگے۔

امید ہے کہ زاہد کل کراچی سے لوٹ آئے گا۔

امید ہے کہ تم اپنا وعدہ پورا کرو گے۔

نحو کی کتاب ختم ہونے کے قریب ہے۔

یہ عورت کپڑے دھونے لگی۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ

الحالُ والإِسْتِثْنَاءُ

اِسْتَيْقَظَ منيرٌ مُبَكِّرًا- بعد أداءِ الصَّلٰوةِ ذهب إلى الحديقة ماش
وَنظَرَ إلى العَصَافِيرِ تُغَرِّدُ عَلَى الأَشجار وقَطَفَ الأَزهارَ وه
ناضِرَةٌ ثم تَوَجَّهَ إلى بَيْتِه مُسْرِعًا واشترى اللبنَ راجعًا- ثم تناول ف
الفطور اللبنَ ساخنًا والبَيْضَةَ مسلوقةً- ثمَّ ذهب إلى المَدْرَ
نشيطًا- لَمَّا دُقَّ الجرسُ وقف التلاميذُ مُعتدلين- وإذا رَأى النا
الصفوفَ منتظمةً أصبح مسرورًا- ثم سار التلاميذ إلى الفصو
هَادِئِينَ-

ذَهَبَ طُلَّابُ الصفِّ الثالثِ إلى البستان للنزهة إلاَّ طالبي
مَرِيضَيْنِ وأَبْصَرُوا هناك أشجاراً خَضْراءَ إلاّ شجرةً قد يَبِسَت
ولم تَتَفَتَّحِ الأزهارُ إلاّ الوردةَ- ولم تُثمرِ الأشجار غيرَ بُرتقال
فأخذ الطلابُ يسبحون ماعدا خالدًا- واستمروا فى السباحـ
ساعةً إلاّ رُبْعًا- لَمْ يَرَوْا هناك إلا بُستانيًّا فأعطاهم برتقالاً إ
جمالاً' لأنّه قطف الأزهارَ- ثمّ تَسَلَّقُوا الأشجار ماخلا ناصراً فإنّه
خَافَ أن يَسْقُطَ-

التمرينُ

١- استعمل الكلمات الآتية فى جمل بحيث تكون حالاً:

ضاحكا- راكباً- خائفا- بارداً- يمشى-

٢- استعمل الكلمات الآتية فى جُمَلٍ بحيث تكون مُسْتَثنى:

حديقة- راكبٌ- كتابٌ- طالبٌ- شجرة المَوْز-

٣- تَرْجِمِ الجمل الآتية إلى العربيّةِ:

محمود کھڑا گاڑی کا انتظار کر رہا ہے۔
استاد کلاس میں مسکراتے ہوئے داخل ہوا۔
میں نے مچھلی کو پانی میں تیرتے ہوئے دیکھا۔
تو تیزی سے گاڑی میں سوار ہوا۔
میں مدرسہ سے خوشی خوشی لوٹا۔
ہم نے سوائے آم کے گرمیوں کے پھل خریدے۔
میں نے لاہور میں جلو پارک کے علاوہ تمام پارک دیکھے۔
میں نے سوائے ایک قصہ کے تمام کتاب پڑھی۔
سوائے عامر کے کوئی طالب علم کالج سے غیر حاضر نہ تھا۔
ہم نے بازار سے سوائے ٹماٹر کے اور کچھ نہیں خریدا۔

الدّرسُ السّابِعُ

استعمالُ الكلمات فى أكْثَرَ مِنْ جُمْلَةٍ:

الكلماتُ	الجُملُ
الشَّمْسُ	الشمس تطْلُعُ مِنَ المشرق صباحًا وتغرُبُ فى المغرب مساءً- ونورها أقوى من نور القمر-
ألْبِسُ	أنا ألْبِسُ العِمامَةَ على رأسِى يومَ الجمعة و لاألْبِسُ الْبَنْطَلُوْنَ
العصفورُ	صَادَ الولدُ العصفورَ وحَبَسَه فى الْقَفَصِ
البنتُ	هذه البنْتُ تحفظُ دُرُوْسَهَا فى وقْتِ الدَّرْسِ و تَلْعبُ فى وقتِ اللَّعِبِ
أغتسِلُ	أغتَسِلُ بالْمَاءِ الْبَارِدِ فِى الصَّيْفِ صَبَاحًا- ثُمَّ أذْهَبُ إلى الْمَدْرَسَةِ
الامتحانُ	ظهرتْ نتيجةُ الامتحانِ وكُنْتُ أوّلاً فِى الصَّفِّ
السِّكِّيْنُ	يُقْطَعُ اللحمُ بالسِكِّيْنِ الحادِّثم يُشوى فِى السَّمْنِ
الحِصَانُ	الحصان يرعى العُشْبَ ويَجُرُّ الْعَجَلَةَ
النَّهْرُ	أنا أسْبَحُ فِى النَّهْرِ ولا أخاف أن أغْرَقَ فِيْهِ
الوردةُ	قَطَفَتِ الفتاةُ الوَرْدَةَ وشَمَّتْهَا

التمرينُ

١- استعمل الكلمات فى جمل مفيدة:

الخادم- الغَوَّاص- الصبّادُ- الشجرةُ- الصديق- المذياعُ- يجنى- تصنع- يتسلّقُ- قطعت-

٢- حوِّل مايأتى إلى العَرَبِيَّةِ:

مسلمانوں نے رمضان کا چاند دیکھا اور روزے رکھنے شروع کر دیے۔

سلیم ہمارے کمرے میں بیٹھا ہے اور اخبار پڑھ رہا ہے۔

صبح سے بارش ہو رہی ہے اور بچے اس میں نہا رہے ہیں۔

میں کل لاہور جاؤں گا اور اپنے دوست کی شادی میں شرکت کروں گا۔

یہ پن لو اور اس کے ساتھ خط لکھو۔

خالد بازار گیا اور میرے لئے انگور لایا۔

گھنٹی بجی اور طالب علم کمروں میں چلے گئے۔

امتحان کا نتیجہ نکلا۔ میں اللہ کے فضل سے کامیاب ہو گیا۔

اسماعیل بیمار ہو گیا، اس کے بھائی نے ڈاکٹر کو بلایا۔

یہ چابی لو اور اس کے ساتھ وہ تالا کھولو۔

الدرسُ الثَّامِنُ

الكلمات	الجمل
أحْمَدُ	يقومُ أحمدُ مِن نَوْمِهِ مُبكّراً ويَغْسِلُ وجْهَهُ ويلـ ملابِسَه ويذهب إلى الكُلِّيَةِ مُسْرِعًا- ثم يعود إلى بيته بعد الظُّهْرِ-
المائدةُ	المائدةُ مُرَتَّبَةٌ-أفرادُ الأُسْرةِ يجلسون حولَها أمامَ كلِّ واحدٍ منهم طبقٌ وملعقةٌ وكوبٌ ودورقٌ فيه ماءٌ-
المدرسةُ	مدرستُنا كبيرةٌ وهي قريبةٌ مِّن منزِلِنَا-فيها فصولٌ كثيرةٌ-المعلمون يجلسون على الكراسيِّ والطلابُ على المَقَاعِدِ-فيها مَلْعَبٌ نلعب فيه بعدَ العصْرِ
رمضان	رمضانُ شهرُ خيرٍ وَبَرَكةٍ-المسلمون يصومون فيه ويُكثرون العبادةَ والصَّدَقاتِ-بعدَ رمضان يأتي عيدُ الفطرِ-الأطفال يفرحون يوم العيد كثيراً-
الأُسْرَةُ	الأسرةُ تتكوّن من الأب والأم والأولادِ فالأبُ يعمل طولَ النّهارِ والأمُّ تنظّف المنزل وتطبخ الطّعامَ وتغسل

الثياب-والأولاد يذهبون إلى المدرسة-

التمرينُ

١- اكتبْ على كل موضوع ثلاث جُمَلٍ عَلَى الأقَلِّ:

المنزلُ- حجرةُ النومِ- الكتاب - المِرْوَحَةُ- الشاةُ

٢- ترجم ماياتى إلى العرَبية:

(ا) میری والدہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ وہ ہمیشہ میری صحت کا خیال رکھتی ہے۔ میرے لئے لذیذ کھانے پکاتی ہے اور میرے لئے نئے کپڑے خریدتی ہے۔

(ب) میرے گھر کے سامنے ایک باغ ہے اس میں بہت سے درخت ہیں۔ موسم بہار میں پھول کھلتے ہیں۔ لوگ باغ میں صبح کی سیر کیلئے آتے ہیں۔ باغ کا مالی درختوں کو پانی دیتا ہے۔

(ج) انارکلی لاہور کا ایک مشہور بازار ہے۔ یہ ہمیشہ لوگوں سے بھرا رہتا ہے۔ یہاں بہت سے لوگ خرید و فروخت کیلئے آتے ہیں لیکن بعض لوگ صرف سیر کیلئے آتے ہیں۔

(د) ہم گاؤں میں رہتے ہیں، صبح سویرے اٹھتے ہیں۔ وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ پھر سرسبز کھیتوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ دوپہر کو درختوں کی چھاؤں میں سوتے ہیں۔ گاؤں میں دودھ بہت سستا ہے۔

الدرسُ التّاسِعُ

تبسيطُ الموضوع قليلاً:

الكلمات	الجمل
نهْرُجهلم	نهرُجهلم ماءُهُ عَذْبٌ نشرب منه و نسقى الزَّرْعَ- وتَشْرَبُ منه الحيوانات أيضاً و نأخذ منه السَّمكَ- وتجرى فيه السُّفُنُ- قدأُقِيْمَ عليه السَّدُّ لتوليد الكهرباء
الْحَيَوَانُ	يُربّى لنا الفلاحُ كثيراً من الحيوان مثلَ البَقَرِ والغنمِ والخَيْلِ والحَمِيْرِ- بعضُ الحيوانات تعطي اللبنَ واللحم والصّوفَ- ونستخدم بعضَها للرُّكوب وجرِّ الْعَجَلاتِ و حرثِ الأرض وسَقْيِها-
إجازةُ العِيْدِ	نستريح يوم العيد من الدَّرْسِ لأن المدارسَ تُغلَقُ يوم العيد- يَلبسُ النّاس الملابس الجديدة، ويزورون الأقاربَ والأصدقاء- ويتصدّقون على الفقراءِ والمساكين- ويتنزّهون فى الحدائق-
القُرودُ	تَعِبَ بائع القلانس فنامَ فى ظلِّ شجرةٍ- كان فوقها قرود كثيرة فنزلتْ وأخذتْ بعضَ القلانس ولبستْها على رأسها- وصعدت فوق الشجرة- فلمّا استيقظ الرّجلُ ورأى مافعلته القرودُ تفكّرفى حيلة فأخذ باقى القلانس ورمى بها فى الهواءِ فقلّدَتْهُ القرودُ ورمت بالقلانسِ- فجمعَها الرجل وسارمسروراً-

التمرين

١- بَسِّطِ الْمَوْضُوْعَاتِ الْآتِيَةَ:

الملابس- شهرُرمضان- مولدُالنبى ﷺ- حديقةُالحيوان-

٢- ترجم إلى العربية:

(ا) حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے چچا کے بیٹے تھے۔ آپ کے والد کا نام ابو طالب تھا۔ ابو طالب امیر نہیں تھے۔ حضرت علیؓ رسول کریم ﷺ کے پاس رہتے تھے۔ وہ بچپن میں مسلمان ہو گئے۔ آپؓ بڑے بہادر تھے۔ آپ ﷺ نے کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ رسول اللہ ﷺ آپ سے بے حد پیار کرتے تھے۔

(ب) یہ ہمارا مکان ہے۔ اسے میرے ابا جان نے پانچ سال پہلے خریدا تھا۔ یہ مکان بہت چھوٹا ہے اور ہمارا کنبہ بڑا ہے۔ ابو جان کا ارادہ ہے کہ وہ یہ مکان بیچ دیں اور پھر ایک بڑا گھر خریدیں مگر میں اس مکان کو نہیں چھوڑنا چاہتا۔

(ج) امجد کے والد بچپن میں فوت ہو گئے اور وہ یتیم ہو گیا۔ اس کا چچا اسے اپنے گھر لے گیا۔ چچا کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ اس نے بیٹے کی طرح امجد کی پرورش کی۔ امجد محنتی بچہ تھا۔ اب اس نے ایم۔ اے کا امتحان پاس کر لیا ہے اور ایک دفتر میں ملازم ہو گیا ہے۔ وہ اپنے باپ کی طرح اپنے چچا کی خدمت کرتا ہے۔

الدرسُ العاشر

تبسيط الموضوع

العطف

كان محمودٌ يلعب فی حديقة مَنْزِله فسمع طفلاً صغيرا يبكی
بجانبِ الحديقةِ- لما سَأَله عن سبب بُكاءِه قال له: إنّ وَالِدَتِی
أَعْطَتْنِی خمسَ رُوبياتٍ لأَشتری بها طعامًا- ولكنّی أخذت فی
الطَّريقِ أَلْعَبُ فسقط منی المَبلَغُ وإذا لَمْ أجدْها فإنّا نبيت بدون
طعام لأنّنا لا نَمْلِكُ غَيْرَه فَحَزِنَ مَحمودٌ وأخذ يَبْحثُ مَعَه عن
النقود فلم يَجدها فأخرج مِنْ كيسه خمس روبياتٍ وقال للطفل:
لقد وجدتُّها ففرِح الطفل كثيراً وشَكَرَله- لما أخبر محمودٌ أباه بما
حَدَثَ سُرَّ الوالدُ كثيراً واشترى له فی اليوم الثّانی دَرَّاجَةً جميلةً
مكافأةً له على مُرُوْءَتِه-

الحِلْمُ

لَمّا تولّی سيدنا عمرُ بن عبدالعزيز الخلا فةَ خرجَ يتفقّد أحْوَالَ
الناسِ ليلاً ومازال يسير فی الشوارع حتّى أذّنَ المُؤذّنُ لِصلوة
الْفَجْرِ- فدخل المسجد فَمَرَّ فی الظّلام برجلٍ نائم فعَثَرَبه فرفع

الرجل رأسَه إليه وقال له: هَلْ أَنْتَ أعْمى ؟فقال له الخليفةُ: لا-
فهمّ الحُرَّاسُ بعقابه فقال لهم عُمَرُ: لِمَ تُؤْذونَه؟ قالوا: شَتَمكَ
يا أميرَ المؤمنينَ فقال لهم عُمَرُ: كَلاَّ! إنّه سَألَنی هل أنت أعمى؟
فقلتُ له: لا- وليس فی ذلك شتم أو إهَانَةٌ-

التمرِيْنُ

١- اكتب على الموضوعَيْنِ التاليين:

الدراجة- غرفة الفصل

٢- حوّل مايأتی إلى اللغةِ العربية:

(ا) کسی گاؤں میں ایک کنجوس رہتا تھا۔ ایک دفعہ اس کا بٹوا گم ہو گیا۔ اس میں ایک سو روپے تھے۔ اس نے اعلان کیا جو میرا بٹوا لائے گا میں اسے دس روپے انعام دوں گا۔ ایک دن ایک کسان اس کا بٹوا لے آیا۔ جب کنجوس نے بٹوا دیکھا تو اس میں سو روپے تھے۔ جب کسان نے اپنا انعام مانگا تو کنجوس نے کہا۔ میرے بٹوے میں ایک سو دس روپے تھے۔ اب صرف سو ہیں۔ تم پہلے ہی دس روپے لے چکے ہو۔

(ب) میں اپنے استاد جمیل صاحب کی بہت تعظیم کرتا ہوں، ان کی عمر پچاس سال ہے وہ اس مدرسہ میں پچیس سال سے پڑھا رہے ہیں۔ میرے ابا جان بھی ان کے شاگرد تھے۔ وہ بڑے محنتی ہیں، اپنے شاگردوں سے محبت کرتے ہیں۔ وہ ہمیں اسلامیات پڑھاتے ہیں۔ ہر روز وقت پر سکول آتے ہیں۔ ظہر کی نماز سکول کی مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ اپنے شاگردوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔

الدرسُ الحادِى عَشَرَ

نَصٌّ قُرْآنِىٌّ

﴿و كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّ
الْبِلاَدِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ- إِنَّ فِى ذٰلِكَ لَذِكرى لِمَنْ كَانَ لَهُ
أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ﴾ (من سورة

مَعَانِى الْمُفْرَدَاتِ:

بَطْشًا	:	قُوَّةً وَسَطوة
نَقَّبُوا	:	سَاروا فِى البِلادِ وَطَوَّفُوْا فِيْها-
محِيصٍ	:	مَفَرٌّ مِن اللهِ أو مِنَ الموتِ-
لَذِكرى	:	لَعِبرةً وعِظَةً-
أَلقى السمعَ	:	إِستمعَ لِلْوَعْظَ-
شهيد	:	حَاضِر أى حاضر مَعَ ذِهْنِه-

الشَّرْحُ:

يُخْبِرُ اللهُ تعالى فِى هذا النَصِّ القُرآنىِّ نبِيَّه ﷺ أنّه أَهْلَ
كثيراً مِّنَ القُرونِ أى الأقوامِ الّذِين عَاشُوا قبلَ مُشرِكِى مكّ
وكانوا أشدَّ مِنهمْ قُوَّةً وبَطشاً- هؤُلاءِ الأقوامُ تجوّلُوا فِى
البلادِ وسَارُوْا فِيْها شرْقًا وغربًا فِى طَلَبِ الرزقِ وقدْ عَظُمت

نهم، وعَلاَ جَاهُهم-
هذا الإخبارُ تَسْلِيةٌ للرّسولِ ﷺ، وَإِنْذارٌ لِلْمُشركينَ الذين
صَوْا ربَّهُمْ، وكَذّبُوا رسولَه، وَأنكرُوْا البعث-
يُذَكِّر اللهُ تعالى أهْلَ مكّةَ بأنه أهْلَكَ أقوامًا كانُوا أعظمَ
نهم قُوَّةً- إنْ لَمْ يَرجِعُوا عَنْ كُفرِهم وعنادِ هم يُعذّبهم الله
ل عَذابِهم-

التَّمارِيْنُ

١- إستَعمِلِ الْكَلِمات الآتية فِى جُمَلٍ مُفيدةٍ:

قرن- قلب- شهيد- أَهْلَكَ- يتحوّلُ-

٢- أعربْ "هُمْ أشدُّ بطشًا"-

٣- لِمَ أنذرَ اللهُ مُشرِكى مكة بالعذاب ؟

٤- تَرْجِمْ مایاتی إِلَى العربِيَّةِ-

اللہ تعالیٰ نے بہت سی قوموں کو ہلاک کردیا۔

یہ قومیں اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو ان اقوام کا انجام یاد دلایا۔

ان قوموں نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔

یہ قومیں روزِ قیامت کا انکار کرتی تھیں۔

وہ لوگ رزق کی تلاش میں دور دراز شہروں کی طرف سفر کرتے۔

اکثر اہلِ مکہ جاہل تھے۔

وہ گذشتہ اقوام کے احوال میں غور و فکر نہیں کرتے تھے۔

اگر وہ غور و فکر کرتے تو ایمان لے آتے۔

قرآن کریم میں صاحبِ عقل کیلئے نصیحت ہے۔

الدرسُ الثَانِى عَشَرَ

حديثٌ نبوىٌّ

عنْ أبِى هُريرةَ رضى الله عنه قال: بَيْنَما النبىُّ ﷺ
حدِّثُ القومَ جآءه أَعْرابِىٌّ فقَالَ: مَتى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رسولُ
ﷺ يُحدِّثُ فقَالَ بعضُ القومِ: "سَمِعَ ما قال فكرِهِ مَاقَالَ"
قَالَ بعضُهم: "بَلْ لَم يَسْمَعْ" حَتّى إِذَا قضى حَدِيْثَه قَالَ: "أين
سّائلُ عَنِ السَّاعَةِ؟" فقال: هأَنا يارسولَ اللهِ، قال: "إِذَا
ضُيِّعَتِ الأَمَانَةُ فانْتَظِرِ الساعَةَ" قال: وكَيْفَ إِضَاعَتُها؟ قال: إِذَا
سِّدَ الأَمْرُ إِلى غَيْرِ أهله فَانْتَظِرِ الساعَةَ-

شرحُ الحديث:

يُبَيِّنُ الحديثُ الشريفُ عَلَامَةَ الساعةِ وَهِىَ إِضَاعَةُ الأَمانَةِ-

يومًا كان الرسولُ ﷺ جالسًا فى المسجد يَعِظُ أصحابَه-

فَدَخل أعْرابِىٌّ وَقَطَعَ كلامَ رسولِ اللهِ ﷺ وسأله عَنِ
السّاعةِ، ولَمْ ينتظرْ أن يُتِمَّ رسولُ اللهِ ﷺ كلامَه لأَنَّه
ما كان يَعرفُ آدابَ المَجلسِ-

أرادَ الرّسولُ ﷺ أن يُنَبِّهَه إلى آدابِ التَعَلُّم- فَلَمْ يُجِبه
حتّى أتمَّ كلامَه- ثمّ سَأَلَ عَنِ الأَعْرابِىّ وَأَجَابَه جوابًا شافيًا

فقال: تقومُ السّاعةُ إذا سُلِّمَ الأمرُ إلى غيرِ أهْلِه كتولية
الحكومةَ، وتَسْليمِ الجاهلِ أُمورَ التعليم، وتوْلِيةِ النسـ
الأُمّةَ-

التمارينُ

١- كيفَ تكونُ إضاعةُ الأمانةِ؟،

٢- اِسْتَعْمِلِ الكلماتِ الآتيةَ في جُمَلٍ مفيدةٍ:

يحدّثُ -أعرابيٌّ- الساعة- السائلُ- الأمانةُ-

٣- أعرب ماياتي: "كيفَ إضاعتُها؟"

٤- تَرْجِمْ ماياتي إِلى العربيّةِ:

رسول کریم ﷺ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔
آپ صحابہ کرام سے گفتگو فرما رہے تھے۔
صحابہ کرام آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔
مسجد میں ایک بدو داخل ہوا۔
وہ محفل کے آداب نہیں جانتا تھا۔
اس نے آپ ﷺ کی قطع کلامی کی۔
اس نے آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا۔
آپ نے پہلے اپنی بات مکمل کی پھر اسے جواب دیا۔
صحابہ کرام آپ کی مجلس میں ادب و احترام سے بیٹھا کرتے۔

الدرسُ الثالث عَشَر

الأَسَدُ

أسدُ حيَوانٌ مُفْتَرِسٌ- شكْلُه يدُلُّ على قُوّتِه وشجاعتِه- ولَه
بدةٌ حوْلَ عُنقِه، وذَنَبٌ طويلٌ، ورأسٌ كَبيرٌ، وعيْنانِ يَرى بِهما
ريسته في ظَلامِ اللّيلِ- ولَه مَخالِبُ قويّةٌ، وأنْيابٌ حادّةٌ-
هِيَ سِلاحُه حِيْنما يَصِيْدُ-

ويَسْكُنُ الأسدُ فِي الْغاباتِ- إذا أرادَ الحُصولَ على فرِيسَتِه
قصدَ مَوارِدَ الماءِ لَيْلاً، وكَمَنَ بالقربِ منها حتّى لايَراه أحَدٌ-
وعندما يرى حَيَوانًا أتى لِيشرَبَ من هذا الماءِ يَهْجِمُ عليه
بالسُّرعةِ، ويُنْشِبُ فيه مَخالِبَه، وَ يَقْبِضُ علَيْه بفمه، ويَحْمِلُه
إلى عرِيْنِه كَمَا تَحْمِلُ القطّةُ الفأرَ-

ويُقالُ إنّ الأسدَ يَستطيعُ أنْ يَقْتُلَ ثوراً بِضَرْبَةٍ واحدةٍ من
يدِه، وكذلك يقدِرُ أنْ يَقبِضَ عَلَيْهِ بِأَنْيابِه وَ يَذهبُ به إلى
عرِيْنِه-

وللأسدِ زئيرٌ مُخِيفٌ يَكادُ يُصِمُّ الآذانَ لِشِدّتِه- والأسد
يهابُه جميعُ الحيوانِ ولِهذا سُمِّيَ بِسُلطانِ الوُحُوشِ-

التّمارين

١- كيف يَصيدُ الأسدُ؟

٢- إستخدِمِ الْكَلِماتِ الآتِيَةَ فِي جُمَلِكَ الْمُفِيْدَةِ:

فريسة- كَمَنَ- مخالب- عرين- زئير-

٣- هاتِ المفردَ للجموعِ التالِيةِ-

مخالب- أنياب- موارد- غابات- آذان

٤- ترجم إلى العربيّة:

شیر جنگل میں رہتا ہے۔

شیر جنگل کا بادشاہ ہے

جنگل کے تمام جانور اس سے ڈرتے ہیں۔

شیر رات کی تاریکی میں دیکھ سکتا ہے۔

شیر کے پنجے اس کا ہتھیار ہیں۔

وہ شکار میں اپنے پنجے گاڑ دیتا ہے۔

پھر شکار کو اٹھا کر اپنی کچھار میں لے جاتا ہے۔

شیر ایک ضرب سے شکار کو مار ڈالتا ہے۔

شیر کی دھاڑ سے لوگ ڈر جاتے ہیں۔

بہادر آدمی کو شیر کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔

الدرس الرّابعَ عشَرَ

سَيِّدُنا نُوحٌ عليه السّلام

أرْسَلَ اللهُ سيِّدَنا نوحًا إلى قومِه وكانوا يَعْبُدونَ الأصْنامَ-

...عاهُم إلى عِبادَةِ اللهِ وَحدَه، وبَيَّنَ أنَّ الأصنامَ لا تَضُرُّ ولا

...وأنّهم إنْ عَبَدُوا اللهَ يَسَّرَ لَهُمْ أرزاقَهم، وأعْطاهُم

...حِبُّونَ مِنَ الأموالِ والبَنِيْنَ- وإنْ خالَفُوهُ عَذَّبَهُم عذابًا أليمًا

...القيامةِ-

...فاستَهْزَأَ به قومُه ووَصَفُوه بالجُنونِ- وكانَ كُلَّما دَعاهم

...عوا أصابِعَهُم فِي آذانِهم حتى لا يَسْمَعُوا كلامَه، وأصرُّوا

...الكُفرِ- استمرَّ سيِّدُنا نوحٌ عليه السلام يدعُو قومَه إلى

...ادةِ اللهِ تِسْعَمائةٍ وخمسينَ سنةً- فلمْ يُؤمِنْ به إلاّ قليلٌ

...هم-

...لمّا يَئِسَ مِن إيمانِهم دَعَا اللهَ أن يُهلِكَهم- فأمَرَهُ اللهُ أن

...نَعَ سفينةً لِيَرْكَبَ فيها المُؤمنونَ- ووَعدَه بإغراقِ الكافرِينَ-

ولَمّا تَمَّ صُنْعُ السَّفينةِ أمَرَ اللهُ السماءَ أن تُمطِرَ مَطرًا

...يرًا، وَالأرضَ أن تُخرِجَ ماءَها- رَكِبَ سيِّدُنا نوح عليه

...سلام والمؤمنون السَّفِينةَ وَحَمَلَ مَعَه ذَكَرًا وأُنثى من كلٍّ

صِنْفٍ مِنَ الحيَوانِ- لَمّاجآءَ الطُّوفانُ نجا مَنْ مَعَهُ فى الـ

غَرِقَ الكافرونَ-

لَمّا انْتَهَى الطوفانُ وقفتِ السفينةُ عَلى جَبَلِ الـ

وَخَرَجَ نوحٌ عليه السلام وَمَن مَعَهُ- وانْتَشَرَ أبناؤُ

الأرضِ فَعَمَرُوْها-

التمارين

١- أجب عَنِ الأسئلةِ التّاليةِ:

(ا) ماذا كان قومُ سيدنا نوح عليه السلام يفعلون حينما دعاهم إلى عبادة اللهِ؟

(ب) كم سنةً استمرَّ سيدنا نوح عليه السلام يدعو قومَهُ؟

(ج) كيفَ غرِقَ الكافرون؟

(د) أين وَقفتِ السَّفينةُ؟

٢- اِسْتَخْرِج مِنَ الدرسِ ماضياً استمراريًا وصَرِّفْه-

٣- حَوِّلْ مایاتی إلى اللغةِ العربيَّةِ:

حضرت نوح علیہ السلام اولوالعزم رسولوں میں سے ہیں۔

آپ کی قوم بتوں کی پوجا کیا کرتی تھی۔

آپ نے انہیں توحید کی دعوت دی۔

بت نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اللہ تعالیٰ کفار کو قیامت کے دن دردناک عذاب دے گا۔

قوم کے سرداروں نے حضرت نوح علیہ السلام کا مذاق اڑایا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بہت بڑی کشتی بنائی۔

جب طوفان آیا تو مومنین کشتی میں سوار ہو گئے۔

کشتی پانی پر چلنے لگی۔

جب طوفان ختم ہوا تو تمام مومن کشتی سے نکل آئے۔

الدَّرْسُ الخامِسَ عَشَرَ

قَانُونُ الأَسَدِ

خَرَجَ دِيكٌ يَبْحَثُ عَنْ قُوتِهِ فِي الحُقُولِ القَرِيبَةِ مِنَ القرية فَرَآهُ ثَعْلَبٌ- فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ- فَصَعِدَ الدِّيكُ على الشَّجرةِ-

قَالَ الثعلبُ: "أيُّها الديكُ إصَوتُكَ حَسَنٌ وَأَنَا أُحِبُّ أَسمعَ صَوتَكَ مِن قَرِيبٍ- فَانْزِلْ لِأَسْمَعَ منك أُغْنِيَةً، وَأَتَحدَّث مَعَكَ-"

قال الدِّيكُ: "إنَّكَ ثَعلبٌ خدَّاعٌ وَأَنَا خائفٌ مِنكَ-"

قال الثَّعلبُ: "أَلَمْ تَسْمَعْ بِالقانونِ الجديدِ؟ لقدْ أجْرَى الأسدُ قانونًا يُزِيلُ العداوَةَ بين الحيواناتِ- فالذِّئبُ يُصاحِبُ الشاةَ، والقِطَّةُ تلعبُ مَعَ الفارِ، وَالثّعلبُ يُحادِثُ الدَّجاجةَ-"

قال الديكُ: "الحمدُ لله- قد زَالَ الخوفُ- وأنَا أَرْجُو أن تُلاقِيَ هذه الكِلابَ المُقبلةَ مِن بعيدٍ فَتَلعَبَ مَعَها"- فَخافَ الثّعلبُ وأخذَ يَجرِي-

قالَ الديكُ: "لما ذا تَخافُ الكِلابَ وَالقانونُ يَضْمَنُ لك السَّلامةَ؟"

قال الثّعلبُ: "أخشى أن تكونَ هذه الكلابُ لم تَسْمَعْ هذا القانونَ الجديدَ"-

التمارين

١- استخدِمِ الكلماتِ الآتيةَ في جمل مفيدة:
ديك- قوتٌ- خدّاع- العداوة- كلاب-

٢- صَرِّفْ من الأفعالِ الآتيةِ أمرًا:
أزالَ- حادث- لاقى-

٣- أعربْ مايأتي: "لما ذا تخافُ الكلابَ؟"

٤- ترجم إلى العربية:
ایک مرغی اپنی خوراک کیلئے نکلی۔
اس نے ایک لومڑی کو دیکھا۔
لومڑی مکار اور دھوکہ باز جانور ہے۔
مرغی جلدی سے درخت پر چڑھ گئی۔
لومڑی نے کہا: میں تمہارے ساتھ کھیلنا چاہتی ہوں۔
مرغی لومڑی سے ڈر گئی۔
لومڑی نے کہا: مت ڈرو، مجھے تمہاری آواز بہت پسند ہے۔
مرغی نے کہا: میں تجھ سے دھوکہ نہیں کھاؤں گی۔
دوران گفتگو لومڑی نے دور سے آتے ہوئے کتوں کو دیکھا۔

الدّرسُ السادس عَشَرَ

آدابُ التِلْميذِ فِى المَدرسةِ

أيُّها الطالبُ!

مَدْرَستُك هِىَ الْمَنزِل الثانى الّذى تَقْضِى فيه
حياتِك الثمينَةَ- تَعِيشُ فيه مَعَ أُسْرَةٍ تتألّف مِن الم
والتّلاميذِ- إذا أردتَّ أن تكون سعيداً محبوباً فى هذه الأ
فاعْملْ بالنّصائِح الآتيةِ:

١- أن تَقومَ مِنَ النَّوم مُبكّراً، لِتَستطيعَ أن تَتوضَأَ ونُ
وتَلْبَسَ الملابِسَ النظيفةَ وتَاخذَ كُتُبَك، وتذهبَ
المدرسةِ فى الوقتِ المُناسبِ-

٢- أنْ تلْقَى إخوانَك بالبشاشةِ، وتَبْدأ بالتّحيّةِ-

٣- أن تقِفَ لِتحيَّةِ المعلّمينَ حِيْنَ دُخولهم حُجرةَ الدّرسِ

٤- أن تَرفعَ إصبَعَك مُستأذِنًا عِندَ السُّؤالِ وَالجوابِ-

٥- أن تَجتَنِبَ عَنِ الضَّوضاءِ وَالضّجيْجِ-

٦- ألاّتشتِمَ أحداً وَلا تُخاطِبَه بلَقبٍ مَكروهٍ-

٧- أن تلعبَ مَعَ زُملائك فى أوقاتِ الفراغ الألعا
الّتى لا تَضُرُّ الصِّحّةَ أوِ الخُلُقَ-

أن تشكُرَ كلَّ مَن يُساعِدُكَ-

أن تُحافظَ على نَظافَتِك وأَدَواتِك المدرسيّةِ-

١- أن تُؤدِّىَ كلَّ واجبٍ عليك فى وقتِه- وَألاّتؤخرّ عمل
يومِكَ إلى غدِكَ-

التمارين

١- اذكر أربعةً من آدابِ التلميذ فى المدرسة-

٢- ماذا يجبُ على التلميذِ إذا دخل المعلمُ حجرةَ الفص

٣- بيِّنِ الصِّيَغَ الآتيةَ:

مَنزِل- تلاميذ- تحيّة- نصائح- نظافةٌ-

٤- ترجمْ إلى العربية:

مدرسہ طالبعلم کیلئے تربیت گاہ ہے۔

طالبعلم اس میں اپنا قیمتی وقت گذارتا ہے۔

مدرسہ میں اساتذہ طلبہ کو تعلیم دیتے ہیں۔

وہ طلبہ کو تہذیب اور ادب سکھاتے ہیں۔

طلبہ کو اپنے اساتذہ کا احترام کرنا چاہیے۔

استاد باپ کی مثل ہے۔

ہمیں اپنے ساتھیوں کی مدد کرنی چاہیے۔

ہمیں کلاس روم میں شور سے اجتناب کرنا چاہیے۔

طلبہ کو مدرسہ کی صفائی اور سامان کی حفاظت کرنی چاہیے۔

اپنے ہاتھوں کو سیاہی کے ساتھ آلودہ نہ کرو۔

الدرسُ السابع عَشَرَ

اَللِّسَانُ

كَانَ لِبَعْضِ العُلماءِ تِلميذٌ ذَكِيٌّ- وَكَانَ يُحِبُّه كَثِيراً، ويُعلِّمُه مِنْ عِلْمِه وَحِكمَتِه- وكَانَ التِّلمِيْذُ يُحِبُّ أستاذَه جدًّا، ويُلازِمُه ويَقُومُ بِخِدْمَتِه-

يَوْمًا أرسَلَ الأُستاذُ تِلميذَه إِلَى السُّوقِ، وطَلَبَ مِنْه أن يَشتَرِيَ أجْودَ قِطعةٍ من اللحمِ، فَذهبَ، وَاشْترَى لِسانًا- و فى اليومِ الثّانِى أرْسَلَه إلى السُّوق أيضاً، وطلب منه أن يَّشترِىَ له أرْدَأَ قِطعةٍ من اللَّحم- فذهب، واشترى لساناً أيضًا-

قال الأُستاذُ لِتلميذِه: "طَلَبْتُ مِنكَ أن تَشترِىَ أجْودَ قِطعةٍ مِنَ اللّحم فاشْترَيْتَ لِسانًا، ثُمّ طَلَبْتُ مِنكَ أن تَشترِىَ أردَأَ قِطعةٍ، فَاشْتَرَيْتَ لِسانًا- فَلِمَ فَعَلْتَ ذلك؟"

قَالَ التلميذُ: "ياسَيِّدِى افكَرْتُ فى جِسْمِ الإنسانِ، فلَمْ أجِدْ فِيْه قِطعةً أفْضَلَ مِنَ اللِّسانِ، ولاَ قِطعةً أرْدَأَمِنه"-

اللِّسانُ الكاذِبُ يُؤذِى النّاسَ، ويُغضِبُ اللهَ، ويَسِيْرُ بِصاحبِه إلَى الْجَحِيْمِ- وَاللِّسانُ الصّادِقُ يَنفعُ النّاسَ، ويُرضِى اللهَ، ويَسِيْرُ بِصاحبِه إلى الْجنّةِ-

التَّمارِيْنُ

١- ماذا يُفِيدُ اللِّسانُ الصادقُ؟ماذا يضُرُّ اللسان الكا

٢- "أجودُ "اسم التفضيل، فصَرِّفْه-

٣- ترجمْ ماياتى إلى العربيّةِ:

استاد ذہین طالبعلم کو بہت پسند کرتا تھا۔

طالب علم استاد کی خدمت کرتا تھا۔

ایک دن استاد نے اپنے شاگرد کو گوشت خریدنے کیلئے بازار بھیجا۔

شاگرد نے بازار سے زبان خریدی۔

زبان گفتگو کرنے کا ذریعہ ہے۔

زبان گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

اگر انسان اس کی حفاظت کرے تو بہت سی برائیوں سے بچ سکتا ہے۔

اچھی گفتگو انسان کیلئے زینت ہے۔

لوگ سچے آدمی کا احترام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔

سچ انسان کو جنت میں پہنچا دیتا ہے۔

الدرس الثامن عشر

الْمَلاَبِسُ

الْمَلاَبِس تُزَيِّنُ الْجِسْمَ وَتحْفَظُه مِن تَأثِير الْحَرِّ وَالبرْدِ- نَلْبَس

لاَبِسَ الْخَفِيْفَةَ صَيْفًا، وَنَلْبَسُ الْمَلاَبِسَ الْمُدْفِئَةَ شتاءً-

الْقَلَنْسُوَةُ وَالطَّرْبُوش والقُبَّعَةُ والْعِمامَةُ لباسُ الرَّأسِ-

حْذِيَةُ وَالْجَوَارِب مَلْبَسُ الأَرْجُلِ-

الْمَلاَبِسُ الدَّاخِلِيَّةُ تُسَمَّى شِعاراً، والْمَلاَبِسُ الخارجيّة

مَّى دِثاراً-

تُصْنَعُ الْمَلاَبِسُ مِنَ الصُّوفِ وَالْقُطْنِ وَالحرير

مَةُ الْمَلْبَسِ وَجَمَالُه فى نَظَافَتِهِ، وَثوبٌ نظيفٌ مِنَ القطنِ خيرٌ

ن ثوبٍ وَسِخٍ مِنَ الْحَرِيْرِ-

فِى الْمُدُنِ يَلْبَسُ بعضُ الناسِ الحُلَّةَ الإفرنجيَّةَ-

الْمَلاَبِسُ الواسعةُ تُرِيْحُ الجِسْمَ-

إِحْتَرِسْ مِن أن تُلَوِّثَ مَلْبَسَكَ بِالطَّعامِ-

المفردات الجديدة

قميص (قمیض)- سِروال (شلوار)- جلباب (لمبی قمیض)

عَباءَة (چوغہ)- قَباءٌ (شیروانی-اچکن)- مِعطَف (اوورکوٹ)

سُتْرَةٌ (کوٹ)۔ صَدرِيَّةٌ (واسکٹ)۔ بُلُوفر (...

مِندِيل (رومال)۔ خِمار (اوڑھنی۔دوپٹہ)۔ رِداء (چ...

فَانِلَة (بنیان)۔ تُبّان (انڈرویئر)۔ بَدْلَة۔ ...

بَنْطَلُون (پینٹ)۔ حِزام (بیلٹ)۔ تِكَّةٌ (ازا...

صِدار (سویٹر)۔ رَبْطَةُ العُنق (ٹائی)۔ كُوفِيَّةٌ (م...

شِبْشِب (سوفٹی۔سلیپر) صَندل (سینڈل)۔ جَزْمَةٌ (بو...

التمرين

ترجم مايأتي إلى العربية:

لباس جسم کے لئے زینت ہے اور اسے گرمی سردی سے بچاتا ہے۔

میں نے جوتا اتارا اور مسجد میں داخل ہو گیا۔

کھلاڑی نے سر پر ہیٹ پہنا ہوا ہے۔

پاکستان کا سرکاری لباس شلوار قمیض اور شیروانی ہے۔

خالد کی امی نے اس کیلئے ایک نیا سوٹ خریدا۔

کوٹ کا رنگ نیلا ہے اور جرسی کا رنگ سرخ۔

موسم سرما میں میں بوٹ پہنتا ہوں۔

ہم موسم گرما میں سینڈل استعمال کرتے ہیں۔

مفلر سر کو سردی سے محفوظ رکھتا ہے۔

سردیوں میں جرسی پہنو۔

الدرسُ التاسعُ عَشَرَ

ذَكاءُ الدِّيكِ

...ثعلبٌ بإحْدَى القُرَى بَعدَ أنْ غَربَتِ الشَّمسُ، فرَأى
...القَرْيَةِ دِيكًا يَبْحَثُ فِي التُّراب عَنْ حَبٍّ يأكُلُه۔ فتقدّمَ
...إليْهِ وحَيّاهُ، وقال لَهُ: "لَقَدْ كانَ أبوكَ حَسَنَ الصَّوتِ،
...حِينَ أمُرُّ بِهذه القَرْيَةِ، أسْمَعُ صِياحه فأفْرَحُ بجَمالِ
...۔"

...قالَ الدِّيكُ: "إنَّ صَوتِي حَسَنٌ كذلك، ولَيْسَ أقلَّ جَمالاً
...صَوتِ أبِي۔" ثُمَّ أغْمَضَ عَيْنَيْه ورَفْرَفَ بِجَناحَيْهِ وَصَاحَ،
...الثَّعلبُ عَليْهِ، وأخَذه بيْنَ أنْيابه وَجَرَى۔

...فَجْأةً رَأتْ كِلابُ القَرْيَةِ الثَّعلبَ وجَرَتْ وراءَه۔ فقَالَ
...لِلثَّعلبِ: "إنْ أردتَ أن تَتخلَّصَ مِن هذه الكِلابِ فقُل
...إنَّ هذا الدِيكَ لَيْسَ مِنْ قَرْيَتِكم، ولكِنّه مِنْ قَرْيةٍ أُخرَى"۔
...فلمّا فتحَ الثَّعْلبُ فَمَه، سَقَطَ الدِّيكُ مِنْ فمِه، وأخَذَ يَجْرِي
...القَرْيَةِ، فَأسِفَ الثعلبُ لِضَياعِ فريْسَتِه، وَقَالَ: "لَعَنَ اللهُ
...الذي يَنْفَتِحُ فِي غير وَقْته"۔ وقال الديكُ: "ولَعَنَ اللهُ
...التي تَنْغَمِضُ في غيرِ وقتِها"۔

التَّمارِيْنُ

١- إِسْتعملِ الكلماتِ الآتيةَ فى جُملٍ مفيدةٍ:

الشمس- القرية- أغمض- فريسة-

٢- كيف تَخلَّص الديكُ مِنَ الثعلب؟

٣- أعرِبْ مايأتي: "لَيْسَ أقلَّ جمالاً من صوتِ أبي"

٤- تَرْجِمْ إلى العربيّةِ:

مرغ پالتو جانور ہے۔

لوگ اسے بڑے شوق سے گھروں میں پالتے ہیں۔

مرغ صبح کے وقت اذان دیتا ہے اور لوگوں کو بیدار کرتا ہے۔

اس کا گوشت بہت لذیذ ہے۔

شادیوں میں مہمانوں کیلئے اس کا گوشت پکایا جاتا ہے۔

لوگ اس کا گوشت بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔

آج کل اس کا گوشت مہنگا ہو گیا ہے۔

مرغ کی کلغی کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔

مرغ اپنے پروں کو پھڑپھڑاتا ہے۔

مرغ کی آواز کتنی خوبصورت ہے!

الدَّرْسُ العِشْرُوْنَ

اَلْهَاتِفُ (التِّلِيْفُوْن)

عَلِيٌّ : أَتَسْمَحُ لِيْ أَنْ أَتَّصِلَ بِعَمِّى بِالهاتِفِ يا ابراهيم؟

ابراهيم : تَفَضَّلْ- وَهَلْ تَعرِفُ رَقْمَ هَاتِفِهِ؟

علِىّ : لاَ أَعْرِفُه-

ابراهيم : نَبْحَثُ عنه فى دَليلِ الهاتِفِ، فَمَا اسْمُه؟

علِىّ : عَمِّى هو السيِّدُ "عَبدُ الجليل"-

ابراهيم : لقد وَجدتُ اسمَه فى الدَّليلِ، وَرَقمه هو: ٦١٣، وَالْآنَ ارْفَعِ السَّمَّاعَةَ، وَضَعْ هذا الطَّرَفَ على أُذُنِك، وَاجْعَلِ الآخَر قريباً مِنْ فمِك-

علِيٌّ : هأنا قد فعلتُ- وَأَسْمَعُ طَنِيْنًا مُتواصِلاً-

ابراهيم : حَسَنٌ، الآنَ ضَعْ إِصْبَعَك عَلَى رَقم (٦)، وَأَدِرْ قُرْصَ الهَاتِفِ حتّى يَقِفَ، ثُمَّ اتْرُكْهُ حتى يعودَ إلى مكانِه، وكذلك اصْنَعْ بِباقى الأَرْقَامِ-

علِيٌّ : قد فعلتُ- والْآنَ أَسْمَعُ جَرَسًا يَرِنُّ مُنقطِعًا-

ابراهيم : أنتَ الْآنَ مُتَّصِلٌ بهاتِفِ عَمِّك- فَانْتَظِرْ حتّى

تَسْمَعَ مَن يُخَاطِبُكَ۔

عليٌّ : آلو اعَمّی !السلام علیکم، کیف حالك؟......

وبَعْدَ أنِ انْتَهتِ المُحَادثةُ وَضَعَ عليٌّ السمَّاعةَ عَ

حَامِلِ السَّمَّاعَةِ، وتَقدَّم إلى ابراهيمَ وَشكَرَه۔

التمارين

۱- رتّبِ الجُملَ الآتيةَ:

(ا) اسمُه، نبحثُ، فما، دليل الهاتف، في، عنه

(ب) طنيناً، قد فعلتُ، متقطعا، هأنا، وأسمع۔

(ج) بهاتف عمّك، متصل، الآن، أنت۔

۲- مَا فائدةُ الهاتفِ؟

۳- حوِّلْ ماياتى إلى العربيّة:

ٹیلیفون مفید ایجاد ہے۔

یہ فوری رابطہ کا ذریعہ ہے۔

میں ٹیلیفون کے ذریعہ اپنے ماموں سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

میرے ماموں بحرین میں مقیم ہیں۔

میں ان کا ٹیلیفون نمبر بھول گیا ہوں۔

میں اسے ٹیلیفون ڈائریکٹری میں تلاش کروں گا۔

آپ کا ٹیلیفون نمبر کیا ہے؟

ہمارے گھر میں ٹیلیفون نہیں ہے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بج رہی ہے۔

رسیور اٹھاؤ اور سنو کون بول رہا ہے۔

الدَّرْسُ الحادِی والعِشْرُوْنَ

سَيِّدُنا عُمَرُ بْنُ الخطّابِ رضیَ اللّٰہ

وُلِدَ سیِّدنا عُمَرُ بنُ الخطاب رضی اللہ عنہ
عَشرَةَ سنةً مِن مِیلادِ الرسول ﷺ، و تربّی علی
والجُرْأَةِ- ولمّا بُعث النبیُّ ﷺ کان عُمرُه سبْعًا و
عِنْدَمَا دُعِیَ إِلَی الإسلامِ، أعرَضَ عنه أوّلَ الأمر
المُسْلمینَ کثیراً، ثُمَّ فتحَ اللّٰہُ قلْبَه لِلْإسلامِ، فذهَبَ إلی
ﷺ وأعلَنَ إسْلامَه، فکانَ إسلامُه سببًا لقُوّةِ المُسلمین-
لَمّا أُمِرَ المُسلمونَ بِالهِجْرَةِ إِلَی المدینةِ خرَجُوا خائفینَ
الکفارِ، ولکنّ سیّدنا عُمَرَ رضی اللہ عنہ أعْلَنَ أنّه مُ
وقالَ: (”مَنْ أرادَ أن تَثْکَلَه أُمُّه فَلْیَلْقَنِی وَرَاءَ هذا الوادِی)
خرَجَ مُهاجراً، فلَمْ یَقْتَرِبْ مِنْه أحدٌ مِنَ الکُفّارِ-
وحضَرَ سیِّدنا عُمَرُ مَعَ رسولِ اللّٰہِ ﷺ فی الغزو
کُلّها- وکان هُوَ وأبوبکرٍ- رضی اللہ عنهما- بمنز
الوزیرَیْنِ لِرسول اللہ ﷺ-
وصارَ أمیرَ المؤمنینَ بعدَ وفاةِ سیِّدنا أبی بکرٍ رضی اللہ
عنه، و مَکَثَ خلِیفَةً إلی أن استُشْهِدَ سنة ٢٣ھ-

وفی عَهْدِه فُتِحَتْ فارِسُ، والشّامُ، ومِصرُ، وعظمَ شأنُ
وقَدْ عُرِفَ سیّدُنا عمرُ رضی اللہ عنه بالعدلِ، والاهتمامِ
بِحُقوقِ الرَّعیّةِ، والصِّدْقِ فی القولِ والعملِ، ولُقِّبَ بالفاروقِ-

التمارینُ

کیفَ هاجرَ سیّدنا عمر رضی اللہ عنه إلی المدینةِ؟
لِمَ لُقِّبَ بالفاروقِ؟
بَیِّنْ قصةً لعدلِ سیِّدنا عمرَ رضی اللہ عنه-
ترجِمْ ما یأتی إلی العربیةِ:

حضرت عمر کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان چھپ کر عبادت کیا کرتے تھے۔
رسول اللہ ﷺ دار ارقم میں صحابہ کرام کو وعظ فرماتے۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں ایک مسجد بنائی تھی۔
جب حضرت عمر اسلام لائے تو آپ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آج ہم بیت اللہ میں نماز ادا کریں گے۔
رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ بیت اللہ کی طرف نکلے۔
آپ نے کعبہ کا طواف کیا اور صحابہ کے ساتھ وہاں نماز پڑھی۔
آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد امیر المومنین بنے۔
آپ لوگوں کے حالات جاننے کیلئے راتوں کو گلیوں کا چکر لگایا کرتے تھے۔
آپ کے عہد میں بہت سے ممالک فتح ہوئے۔

الدرسُ الثانى والعشرون

اَلْمِلْحُ

نَسْتَعمِلُ فِى طَعامِنا قَلِيْلاً مِّنَ المِلحِ، لِيكونَ لذيذاً شه
وَالمِلحُ ضروریٌّ للغِذاء، مُساعدٌ لِلْهَضْم، ومُفيدٌ لِلْجسْمِ۔ إ
اللہ تعالى جَعَلَ الملحَ كَثِيْرَ الوُجودِ، فَلَولاَ كَثْرَتُه لَغَلاَ ثَمَن
ولَعَجزَ الفُقراءُ عَن شِراءِه، وَبذلك فَسدتْ صِحَّتُهم وضَعُفَ
أجْسامُهم۔

المِلحُ يُؤْخَذُ مِن بَعضِ الجبالِ، تُوجدُ فيها صُخورٌ مِ
المِلحِ۔ تُكْسَرُ هذه الصخورُ ثُمّ تُطْحَنُ۔ وَيُؤخذُ أيْضًا مِن مِياه
الْبِحارِ، تُصنَعُ أَحْواضٌ كبيرةٌ بِجِوارِ السَّاحِلِ، يَدْخُلُ فيها جُزْءٌ
مِن ماءِ البحرِ ويَبْقَى تحتَ أشِعَّةِ الشَّمسِ حتى يَصِيْرَ الماءُ بُخارًا
وَيرْتَفِعَ إلى الجوّ۔ فيَجِفُّ الحوْضُ ويَبْقَى عَلى وَجْهِ الأرضِ
المِلحُ الذى كان ذائبًا فِى الماءِ، فيُؤْخذُ ويُنَظَّفُ، ثُمَّ يُباعُ فِى
السُّوْقِ۔

يُوجَد فى باكستان مَعدِنٌ كبيرٌ مِنَ المِلحِ وهو مِنْ أكبرِ
المَعادِنِ فى العَالَمِ وهو يقع فى "كهيورا" يجرى فيه قِطارٌ صَغِيرٌ
لِاسْتِخراجِ الملحِ مِنَ المَعْدِنِ، وفيْهِ مسجدٌ جميلٌ مِنَ المِلْحِ۔

مَاأعْظَمَ هذا المَعدِنَ !وإذا زُرتَه يُدْهِشُكَ جماله ومَنْظَرُه۔

التَّمارِيْنُ

١- استعملِ الكلماتِ الآتيةَ فى جملٍ مفيدةٍ:
لذيذ۔ مفيد۔ غلاَ۔ تُطْحَنُ۔ أشِعّةُ الشمس۔

٢- اُذكرْ بعض مَنافِعِ المِلْحِ۔

٣- كيف يُصْنَعُ المِلْحُ مِن ماء البحْرِ؟

٤- ترجْم إلى العربيّةِ:
نمک اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔
ہمارے ملک میں کثیر نمک پایا جاتا ہے۔
نمک کے بغیر کھانا لذیذ نہیں ہوتا۔
نمک ہمارے ملک میں انتہائی سستا ہے۔
کیا آپ نے نمک کی کان دیکھی ہے؟
اگر نمک مہنگا ہوتا تو غریب آدمی نہ خرید سکتا۔
نمک سمندروں کے نمکین پانی سے بھی نکالا جاتا ہے۔
نمک ادویات میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
موسم گرما میں نمکین مشروب صحت کیلئے مفید ہے۔
موسم گرما میں پسینہ بہنے کی وجہ سے جسم میں نمک کی کمی ہو جاتی ہے۔

الدَّرْسُ الثَّالثُ وَالْعِشْرُوْنَ

فِى الْفُنْدُقِ

أَرَادَ أَحمدُ أن يَّذْهبَ إِلَى لَاهورَ لأمْرٍ هَامٍّ-(رَكِبَ
مُكَيَّفَةً ووَصَلَ إلى لاهور) بعد النُّزولِ مِنَ الحافلةِ أخذَ
الأجرةِ وقال لِلسّائقِ: أرِيدُ أنْ أذهبَ إلى فُندُق "هلتن
فَذَهَبَ بِهِ السائقُ إلى الفندقِ-

نَزَلَ أحمدُ مِنَ السَّيَّارةِ، وأعْطَى السَّائِقَ الأُجْرةَ، ودَخَلَ
الفندقِ- ذهب إلى مَكتبِ الاسْتِعْلَامات، وقال لِمُوظ
المَكْتبِ:

أحمد : صَباحُ الخيرِ-

الموظّف: صَباحُ النُّورِ-

أحمد : هَلْ تُوْجَدُ غرفةٌ خاليَةٌ؟

المُوظّفِ: غرفةٌ لِشخصٍ أو شخصين؟

أحمد : غُرفةٌ لشخصٍ واحدٍ-

الموظف: بِالْحَمّامِ أم بدُونه؟

أحمد : بِالْحَمّامِ، مِنْ فَضْلِكَ-

الموظف: كَمْ ليلةً ستَبْقَى عندَنا يا سيّدِى؟

: ليلةٌ وَاحدةٌ-

مد : حَسَنًا- إمْلأْ هذه البِطاقة مِنْ فَضْلِك-

وظف: مَلَأَ أحمدُ بَياناتِ البطاقةِ، وَسَجَّلَ المُوظَّفُ اسْمَه فى السِّجِلِّ-

الموظّف: هذا هُو مِفتاحُ حُجرتِك، ياسيّدى،حُجْرةِ رقم ٨٤ .
فى الدَّوْرِ الثَّالثِ عَلَى الْيَمِيْنِ-

التمارينُ

١- استعمل الكلماتِ التاليةَ في جُملكَ المُفيدةِ:

الفندق-سيارةُ الأجرة- وصل-غرفة خالية- الحـ

٢- صِفْ قِيامَكَ في الفندقِ-

٣- ترجمْ ماياتي إلى العربيةِ:

میں نے ایئر کنڈیشنڈ بس کے ذریعے سفر کیا۔

بس چھ گھنٹے میں اسلام آباد سے لاہور پہنچی۔

دوران سفر بس نصف گھنٹہ کیلئے جہلم رکی۔

وہاں ہم نے دوپہر کا کھانا کھایا۔

جب ہم لاہور پہنچے تو ایک ٹیکسی لی۔

ہم ٹیکسی پر سوار ہوئے اور اپنے چچا جان کے گھر پہنچ گئے۔

چچا جان ہمارا انتظار کر رہے تھے۔

شام کا کھانا ہم نے چچا جان کے ساتھ کھایا۔

صبح ناشتہ کے بعد سیر کیلئے نکل گئے۔

ہم نے چڑیا گھر اور عجائب گھر دیکھا۔

★ الدّرسُ الرّابعُ والعِشْرونَ

كنزٌ في الْغَيْطِ

كَانَ لِأَحدِ الفَلاّحِيْنَ أبْناءٌ كَثِيْرُونَ، ولَمّا اقْترب وقت وَفاتِه جَمَعَهُمْ، وقَالَ لَهُمْ: يا أوْلادي إنّي تركتُ لكمْ فِي الغَيْطِ كَنْزًا لا تَنْفَدُ ذخائِرُه، وتَجِدُوْنه فِي الأرضِ قريباً مِنَ السَّطْحِ- فلاَ تَبِيْعُوا هذه الأرضَ لِأحدٍ- وَابْحَثُوا فيها عَنِ الْكَنْزِ بِجِدٍّ وَعَقْلٍ، فإنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَه-

وَلَمَّا مَاتَ وَالِدُهُمْ ذَهَبُوا إِلَى الْأَرْضِ، وَجَعَلُوا يَحْفِرُونَها ويُقَلِّبُونَ سَطْحَهَا، ولكنّهُمْ لَمْ يَجِدُوْا شيْئًا-

ولَمَّا يَئِسُوا مِنْ حُصولِ الكَنزِ، جَلَسُوا وَهُمْ فِي حُزْنٍ، وأخذُوا يُفكِّرونَ فِي وَصِيَّةِ أبِيْهِمْ- فقالَ أكْبَرُهُمْ: "يا إِخْوَتِي! الآنَ فَهِمْتُ وَصِيَّةَ أبي، إنّه يُرِيدُ أن نَجْتَهِدَ في حَرْثِ أرْضِنا وزرْعِها- وهذه الأرضُ سَتُعْطِيْنا الثَرْوَةَ التى لا تَنفَدُ، وهذا هُوالكنزُ الّذى أرَادَه أبونا"-

وقَدْ جَدُّوا في حَرْثِ أرْضِهم وزرْعِها، وَاسْتَفادُوْا منها كثيراً، وعَلِمُوا أنّها كنزٌ لا تَنْفَدُ ذَخائِرُه-

التّمارِيْنُ

١- اِسْتعملِ الكلماتِ الآتيةَ فِي جُمَلٍ مفيدةٍ:

الغَيْظ- كنزٌ- يَئِسَ- الثروة- الآنَ-

٢- اُكتب خَمْسَ جُمَلٍ علَى "الأرضِ"-

٣- حَوِّلْ مايأتي إلى العربية:

کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا۔

وہ بڑا عقلمند اور دانا تھا۔

اس کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔

اس نے اپنی اولاد کی بڑی اچھی تربیت کی۔

کسان لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔

اس نے اپنے بچوں کو سکول میں داخل کروادیا۔

جب لڑکیاں میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوگئیں تو اس نے ان کی شادی کر دی۔

بڑا لڑکا اعلیٰ تعلیم کیلئے شہر چلا گیا۔

اس نے خوب محنت کی اور انجینئر بن گیا۔

چھوٹے بیٹے نے زرعی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔

الدرسُ الخامِسُ وَالعِشْرون

رُكُوْبُ الْقِطَارِ

ابراهيم : إلى أيْنَ تُرِيْدُ الذّهابَ؟

حامد : أُرِيْدُ أنْ أذهبَ إلى "فَيْصل آباد" بالْقِطَارِ-

ابراهيم : هَلْ تُسافِرُ وَحْدَكَ؟

حامد : نَعَمْ، أُسافِرُ وَحدِى وَلاَ أخافُ، فَالسَّفرُ بالقطارِ سَهْلٌ- أوّلاً أذهبُ إلَى الْمَحَطّةِ، وأقِفُ أمامَ شُبّاكِ التّذاكِرِ، وَأُعْطِى صَارِف التّذاكِرِ ثمنَ التّذكِرَةِ وآخذُ مِنْهُ التّذْكِرَةَ للذّهابِ إلى فَيْصل آباد، ثُمَّ أركَبُ القِطارَ-

ابراهيم : هَلْ تَسْتَطِيْعُ أن تَصِفَ التذكرةَ؟

حامد : نَعَمْ، إنّها قِطْعَةٌ صغيرةٌ مِنَ الْوَرَقِ الْمُقَوَّى مكتوبٌ عليها اسمُ مَحطّةِ الرُّكوبِ، واسْمُ مَحطّةِ النزولِ، وثَمنُ التذكرةِ، و تاريخُ صَرْفِها، ورَقْمُ القطارِ-

ابراهيم : ماذا تَفعلُ بعدَ شِراءِ التّذكِرَةِ؟

حامد : بعدَ شراءِ التذكرةِ أركبُ القطارَ- وفى القطار ياتى مُفتّشُ التّذاكِرِ- ياخذُ التذكرةَ ويَقْرِضُها

بِمقراضِه، ثمّ يُعيدُها إِلَيّ، وعندما يقف
على مَحطّةِ فيصل آباد أنزِلُ مِنه، وأُسلّمُ
لحارسِ الباب، ثمّ أذهبُ إلى بيت خَالِى۔

التمارين

١- اُكتبْ خمسَ جُملٍ على القطار:

٢- صف رِحْلَتك بالقِطار۔

٣- ترجم إلى العربيّةِ:

ریل گاڑی سٹیشن پر ٹھہرتی ہے۔

لوگ پلیٹ فارم پر گاڑی کا انتظار کر رہے ہیں۔

جب گاڑی آئی تو لوگ تیزی سے سوار ہو گئے۔

میں ریل گاڑی کی کھڑکی سے جھانکتا ہوں اور خوبصورت مناظر دیکھتا ہوں۔

میں نے دیکھا کہ کسان اپنے کھیتوں میں کام کر رہے ہیں، اور مویشی کھیتوں میں
رہے ہیں۔

گاڑی کا سفر آرام دہ اور سستا ہے، اس لئے اکثر لوگ گاڑی کے ذریعے سفر کو
دیتے ہیں۔

گاڑی پر سوار ہونے سے پہلے ٹکٹ ضرور خریدو۔

میں نے کراچی کا ریٹرن ٹکٹ خریدا۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالعشرون

الْحَرْبَانِ العالَمِيَّتان

شَهِدَ الْعَالَمُ فِى القرْنِ العِشرينَ المِيْلادِىّ حَرْبَيْنِ عالَمِيَّتَيْن
عَنِيفَتَيْنِ، ذاقَ مِنْهما كثيراً مِنَ الْبَلاَءِ وَالْخَرابِ۔

كانتِ الحربُ الأُوْلى سنة ١٩١٤م، وقد ثَارتْ أوّلَ أمْرِها
بَيْنَ ألمانيا وبَيْنَ الْحُلَفاء (فَرَنْسا وإنجلترا)، ثُمّ اشْتَرَكَ فِيها كثيرٌ
مِّنَ الدُّوَلِ، ولذلك سُمِّيت الحربَ العالَمِيّةَ۔(قد قُتِلَ فيها خلْقٌ
كثيرٌ وسَبَّبَتْ غلاءً وَجُوعًا وَأمْرَاضًا كثيْرةً۔)

وفى عام ١٩٣٩م ثَارتِ الحربُ العالَمِيّةُ الثانيةُ، وقدْ
كانتْ بينَ ألْمَانِيا الّتى أرادَتْ أنْ تَأخُذَ بثأرِها، وبين الحُلَفاءِ
(انجلترا وأمْرِيكا)- وقَدِ انْضَمَّ إلى ألْمانيا غَيْرُها مِنَ الدُّوَلِ-
وقَدِ استُعمِلتْ فيها الْأَسْلِحَةُ الحدِيْثَةُ الْفَتّاكةُ وَأَلْقَى
الأمْرِيكيُّون أوّلَ قُنْبُلَةٍ ذَرِّيَّةٍ على يابان- هذه القنبلة دَمَّرَتْ
أربعةَ أميالٍ مُرَبَّعة، وقَتَلَتْ سِتِّيْنَ ألفًا مِنَ السُّكَّان-
قد دَامَتِ الحربُ الأُولى أربع سنواتٍ والثانية سِتَّ سَنَواتٍ-
خسِرَ الفريقان فى الحربِ الأخيرةِ واحداً وعشرينَ مِلْيون
وَ خَلَّفتْ وَرَاءَها كثيراً مِّنَ اليَتامَى والْأرَامِلِ-

التمارين

١- أجِبْ عن الأسئلةِ التّالية:

مَتى قامَت الحربُ العالميةُ الأولى؟ كم سنةً

الحربُ الثانيةُ؟ كَمْ قُتِل مِنَ الخلقِ فى الحرب الثا

٢- استعملِ الكلماتِ الآتيةَ فى جمل مفيدة:

الحربُ العالميّةُ- أمْراض كثيرةٌ- الأسلحةُ الجد

اليتامَى- الأرامِل-

٣- ترجمْ مایاتی إلی العربیة:

عالمی جنگ بیسویں صدی کا بدترین حادثہ ہے۔

اس جنگ میں بہت سے لوگ مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔

بچے یتیم ہوئے اور عورتیں بیوہ ہوئیں۔

اشیاء مہنگی ہو گئیں۔

لوگ بھوک سے مرنے لگے۔

یہ جنگ انسانیت کیلئے عبرت ہے۔

امریکہ نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرایا۔

ایٹم بم انتہائی مہلک اور تباہ کن ایجاد ہے۔

پاکستان کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایٹم بم بنائے۔

اس کے بغیر ملک کا دفاع ممکن نہیں۔

الدرس السابعُ والعشرون

اَلْخَادِمُ وَالْحِصَانُ

ذَهَبَ أَحَدُ التُّجَّارِ على حِصانِه إلى إحدى القُرى، فسمِعَ

[أنّ] اللُّصوصَ هُناكَ كَثِيْرُونَ، فَخَافَ أن يَّسْرِقُوا حِصانَه- فلمّا

[أقبَـ]ـلَ اللّيْلُ قالَ لِخَادِمِه: "لَكَ أن تنامَ هذهِ اللّيلةَ، وسأبقى

[يقـ]ـظانَ، لِأنّى أخافُ ألاتحسِنَ الحِراسةَ فيسرِقَ اللصوصُ

[ا]لحِصانَ"-

قال الخادِمُ: "لِمَ تَقولُ هذا ياسيّدى؟لايحْسُنُ أن يّنام

[ا]لخادمُ ويَسْهَرَ السيّدُ لِحِراسةِ الحِصَانِ- إنّى سأحرسُ

[ا]لحِصانَ"-

فنامَ التّاجِرُ، وبعدَ مُدّةٍ استَيْقَظَ فرأى خادِمَه كأنّما يُفكّرُ

[فى] شىءٍ-

فقال له: "فِيْمَ تُفكِّرُ؟" قَالَ: "أُفكِّرُ كيف بَسَطَ الله

[الـ]أرضَ"-

قال: "أخشَى أنْ تغفلَ فيأتِيَ اللصوصُ ولاتَراهم"-

قال: "اِطْمئِنَّ ياسيّدى فإنّى حَذِرٌ"-

فنامَ السيّدُ- وبعد نِصفِ اللّيلِ استَيْقَظَ مرّةً أخرى، فسأل

الخادمَ: "أأنتَ نائمٌ؟" قال: "لا، ياسيّدى !ولكنّى ...

رفع اللهُ السماءَ بغيرِ عَمَدٍ"۔

قال: "اِحذَرْ أن يُسرَقَ الحصانُ وأنت تُفكِّرُ"۔

قال: "ياسيّدى !هذا لن يكونَ أبداً"

قال سيّدُه: "إذا أردتَ أن تنامَ الآنَ، فإنّى ...

للحراسةِ"

قال: "لا حاجةَ لى إلَى النومِ"۔

فنامَ السيّدُ، ثمّ استَيقَظ عند طُلوعِ الشمسِ، فسألَ ...

"ماذا تفعلُ الآنَ؟"

قال: "ياسيّدى !أنا أُفكِّرُ فيمن يَحْمِلُ السَّرْجَ اليومَ ...

أنت؟ فإنّ اللصوصَ أخذوا الحصانَ وتركُوا السرجَ"۔

التمارين

استعملِ الكلماتِ الآتيةَ فِي جملٍ مفيدةٍ:

تجار- قُرى- لصوص- حذِر- سرجٌ-

فيم كان يُفكِّرُ الخادمُ؟

ترجمْ ماياتى إلَى العربيّةِ:

آقا نے اپنے خادم سے کہا سونے سے پہلے دروازہ بند کردو۔

خادم نے کہا: آپ سوجائیے، میں دروازہ بند کرلوں گا۔

خادم کام میں مشغول ہوگیا۔

جب وہ کام سے فارغ ہوا تو وہ تھکا ہوا تھا۔

اسی حالت میں وہ چارپائی پر لیٹ گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد آقا بیدار ہوگیا۔

اس نے خادم سے پوچھا: کیا تم نے دروازہ بند کردیا ہے۔

خادم نے کہا: آپ آرام فرمایئے۔ میں دروازہ ضرور بند کردوں گا۔

خادم شدید تھکاوٹ کی وجہ سے سوگیا اور دروازہ بند نہ کیا۔

چور گھر میں داخل ہوئے اور قیمتی اشیاء چرالیں۔

الدَّرْسُ الثامِنُ وَالعِشْرُونَ

جِسْمُ الإنسانِ

قَلَّما يُفكِّرُ الإنسانُ فِى الطَّرِيقَةِ التى يَعْمَلُ بِها جِ
فإنَّ جِسمَ الأنسانِ آلَةٌ عَجِيبةٌ أتْقَنَ صُنْعَها اللهُ الذى أتق
شيءٍ-

يُقَسَّمُ جِسْمُ الإنسانِ إلى ثلاثَةِ أقسامٍ، وهى: الر
والجِذعُ، وَالأطرافُ-

فالرأسُ فيه المُخُّ، والعَينانِ، والأُذُنانِ، والأنفُ، وَاللس
والأسنانُ، والخدَّانِ، والشفتانِ- ولكُلٍّ من هذه عملٌ
يُؤدِّيه-

وَالجِذعُ يَترَكَّبُ مِنْ جُزأينِ: عُلْوىٌّ وسُفْلِىٌّ- فالعُلوىُّ
الصَّدرُ، وفيه القلبُ والرِّئتانِ- والسُّفلِىُّ هُوَالبطْنُ، وفيه المَعِ
والأمْعاءُ، وَالكَبِدُ، والطِّحَالُ، والكُلْيَتانِ-

والمَعِدةُ كِيسٌ يَمكُثُ فيه الطَّعامُ حتى يُهْضَمَ جزءٌ منْه، ث
يَخرُجُ إِلَى الأمْعاءِ لِيَتمَّ هَضْمُه- ويَمتصُّ الدَّمُ منه ماهُوَ صالحٌ
لِلْجِسْمِ، فيُرْسَلُ إِلَى الكبِدِ أوّلاً، ثمّ إلَى القلبِ لِيوزّعَه على
جميع أجزاءِ الجسمِ-

أمّا الأطرافُ فهى اليَدانِ وَالرِّجْلانِ-

والقلبُ عبارةٌ عن كيسٍ مِنَ اللَّحمِ، وهُوَ يتسلَّمُ الدمَ
يدَ مِن جميعِ أعضاءِ الجسمِ، ويُرْسِلُه إلى الرِّئتين لِتصفيَتِه
ودُ إليه نَقِيًّا أحمرَ اللَّونِ فيُعيدُه إلى أعضاءِ الجِسْمِ-

وقُرْبَ القَلْبِ توجدُ الرِّئتانِ وهُمَا كالمِنْفاخِ، يَدخلُ إليهما
واءُ ثُمَّ يَخرُجُ مِنهُما وهِيَ حَرَكَةُ التَّنفُّسِ- وهذا الهواءُ يُنَقِّي
الدَّمَ-

التمارين

١- ما عَمَلِيَّةُ القلبِ والرِّئتَيْنِ؟

٢- اكتب خمسَ جُمَلٍ على أطرافِ الجسمِ-

٣- تَرْجِمْ إلى العربيّةِ:

تمام تعریفیں اس ذات کیلئے ہیں جس نے انسانی جسم کو خوبصورت بنایا۔
انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے جسم میں غور وفکر کرے۔
اگر انسان جسم کے چھوٹے سے عضو میں غور و فکر کرے تو اپنے خالق کو پا سکتا ہے۔
ہر عضو اپنے کام میں مشغول ہے۔
پھیپھڑے خون صاف کرتے ہیں۔
دل صاف خون کو جسم کے تمام اعضاء تک پہنچاتا ہے۔
ناک کے ذریعے ہم سانس لیتے ہیں۔
جگر خون بنانے میں مددگار ہے۔
آپریشن کے ذریعے گردہ تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ كلية
انسان ایک گردے کے ساتھ بھی زندہ رہ سکتا ہے۔

الدَّرْسُ التاسِعُ وَالْعِشرُوْنَ

اَلنَّمْلُ

سَمِعَ حَسَنٌ مِن مُعلِّمه وهُو يَشْرَحُ الدرسَ أنَّ النَّمْلَ حَيَوانٌ مُجِدٌّ، حَرِيْصٌ على جَمعِ القُوْتِ- فإذا رأَتْ نَمْلَةٌ قُوْتًا أخْبَرَتْ رفيقاتِها لِيأتِيْنَ إليه-

النَّمْلُ يَدَّخِرُ مِنْ قُوْتِه فِي الصَّيْفِ لوقتِ الشِّتَاءِ، ويَتّخِذُ تحتَ الأرْضِ أجْحارًا يَمْلَؤُها حُبوبًا، وإنْ خافَ عَلَى الحبِّ أن يّتعفّنَ، أخرَجَه إلى ظاهِرِ الأرْضِ ونَشَرَه- وإذا أحَسَّ بالغَيْمِ ردَّه إلى مَكانِه خوفًا مِّنَ الْمَطَرِ، وإذا ابْتلَّ شيءٌ مِنه بَسَطَه في الشمسِ-

وفي يومٍ أرادَ حسنٌ أن يّختَبِرَ ما سَمِعَه مِنَ المُعلِّمِ عَنْ جِدِّ النَّمْلِ ونَشاطِه، فألْقَى أمامَ بَيْتِه حَفْنَةً مِنَ السُّكَّرِ، فرأى النَّمْلَ قد خَرَجَ جَماعةً جماعةً، وَتَجمَّعَ حَوْلَ الحفنةِ مِنَ السُّكَّرِ، وأخذ يَنقُلُها إلى بُيوتِه، وشاهَدَ نملةً عَجَزَتْ عن حمل حَبَّةٍ مِن السُّكَّرِ، فأقبلتْ رفيقتُها وساعَدَتْها على حَمْلِها-

ثُمَّ تَناوَلَ حسنٌ عُودًا ووضَعَه على بيتِ النمل لِيَمْنَعه مِن الخروج، فتجمَّعَ النَّمْلُ حَوْلَ العُودِ حتى أبعده عَنِ البَيْتِ-

فتعجّبَ حسنٌ مِن عملِ النّملِ، فتعلّمَ درسًا
والنّشاط مِنْ ذلك الحيوانِ الضعيفِ-

التمارين

١- كيف يدّخِرُ النملُ قوتَه؟

٢- "النمل مثالُ الجدِّ والنشاطِ" اكتب على هذا
خمسَ جُمَلٍ-

٣- ترجم ماياتي إلى العربيّةِ:

چیونٹی ایک چھوٹا سا کیڑا ہے۔
یہ ذہانت، جدوجہد اور چستی میں مشہور ہے۔
یہ اپنے گھر سے صبح سویرے نکلتی ہے۔
سارا دن تلاش رزق میں کوشاں رہتی ہے۔
یہ نہ تھکتی ہے اور نہ ہی مایوس ہوتی ہے۔
میں نے چیونٹی سے تعاون اور محنت کا سبق سیکھا۔
چیونٹیاں قطار میں چلتی ہیں۔
چیونٹیاں اپنی بلوں میں خوراک جمع کرتی ہیں۔
وہ موسم گرما میں یہ خوراک سکون کے ساتھ کھاتی ہیں۔
چیونٹی سے میں یہ سمجھا کہ تعاون کامیابی کا وسیلہ ہے۔

الدّرْسُ الثّلاثُوْنَ

الْوَلَدُ المُتَردِّدُ

الولدُ : اليومَ قَدِ اشْتَدَّ البردُ، فماذا رأيُكِ يا أُمّي في أن أَلْبَسَ مِعْطَفِي؟

الأم : حَسَنًا تَفْعَلُ، لِأَنَّ الوِقايةَ خيرٌ مِنَ الْعِلاجِ-

الولد : أتظُنِّيْنَ أنّ الجوَّ سيتغَيَّرُ إلى حَرٍّ؟

الأم : هذا أمْرٌ لا يَعْلَمُه إلاّ اللهُ-

الولدُ : إذاً أَلْبَسُ مِعْطَفي وِقايةً مِنَ البرْدِ-

الأُمّ : طيِّبٌ، يا ولدي! وإذا تغيَّرَ الجوُّ تَخْلَعُه-

الولد : ولكنْ كيفَ أَحمِلُه وأحْمِلُ كُتُبي إذَا خلَعْتُه؟

الأم : إذاً لاَ تَلْبَسْ-

الولد : ولكنْ كيف أخرُجُ في البردِ وزُملائي جميعُهم يلْبسُونَ مَعاطِفَهُمْ؟

الأم : فَمِنَ الأَوْلى أن تَلْبَسَ مادامَ زُملاؤك يَلْبَسُونَ مَعاطِفَهم-

الولدُ : ألبسُه..... لاَ ألبسُه..... ألبسُه..... لا ألْبسه-

وأخيراً خرجَ الولدُ مِنَ الْغُرْفةِ، فلَمْ يَمْشِ خُطْوَةً حتّى بَدَاله أن يَلْبَسَ مِعْطَفَه- فَلَبسه وخرجَ، ثُمَّ رَجَعَ فخلع

المعطفَ وعلّقه على المِشْجَبِ، فقالتْ له ا...
الترددُ يا بُنَيَّ؟ إنّ هذا الترددَ مرضٌ يمن...
العملِ- والمُتردِّدُ دائمًا مُعلّقٌ بَينَ السَّلْبِ وا...
فاحذَرْ أن تتمسَّكَ بهذا الخُلُقِ، وكُنْ ذا عَزيمة...

التمارين

١- ترددتَ يومًا في أمرٍ ووجدتَ فيه رأيين، ... الحادثةَ-

٢- اِجْمَعِ الكلماتِ الآتيةَ:

مِعطف- جوّ- غرفة- مشجب- خطوة-

٣- حَوِّلْ مايأتي إلى العربيّةِ:

کل سردی سخت تھی۔
میں نے سکول جانے کیلئے تیاری کی۔
میں نے اپنا بستہ اٹھایا اور گھر سے نکل گیا۔
جب باہر نکلا تو سردی محسوس کی۔
سردی سے ڈرتے ہوئے میں واپس لوٹا۔
امی جان نے پوچھا: بیٹے! واپس کیوں آگئے ہو؟
میں نے کہا: باہر سردی سخت ہے، میرا اوور کوٹ کہاں ہے؟
امی جان نے کہا: وہ کھونٹی پر لٹکا ہوا ہے۔
اس نے اسے پہنا اور مدرسہ چلا گیا۔
سکول میں بھی لڑکوں نے اوور کوٹ پہنے ہوئے تھے

الدّرسُ الحادِي والثلاثون

مَعَ القُرآنِ الكريم

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الإنسانَ ونَعْلَمُ ماتُوَسْوِسُ به نَفْسُه ونحنُ أقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الوَرِيْدِ إذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيانِ عَنِ الْيَمِيْنِ وعَنِ الشِّمالِ قَعِيْدٌ، مايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إلاّ لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾-

(من سورة ق)

المفردات:

حبل الوريد: عِرقٌ في العنق-

المتلقيان: مَلَكانِ يُلازِمانِ الإنسانَ طُولَ حياتِه ويَكتُبانِ ما يلفِظُ به- أحدُهما عن يَمِيْنِه، والآخرُ عن شِمالِه.

رقيبٌ: مُراقِبٌ-

عتيدٌ: حاضِرٌ مُستعِدٌّ-

الشرحُ:

إنّ الله تعالى عظيمُ القُدرةِ وكاملُ العلمِ، يَعْلَمُ ما ينطق الإنسانُ وما يدورُ في قلبه، لأنّ الله هوالذي خلقَ الإنسانَ،

فالخالقُ لابُدَّ له أن يَّعلمَ أحْوالَ مَخلوقِه-

فا للّٰه سُبْحَانه وتعالى يعرفُ كُنْهَ الإنسانِ وحَالَه و

وَلِهذا كان اللّٰهُ أقْرَبَ بعلمه إلى الإنسان من حَبْلِ الوريد

يُضْرَبُ به المَثَلُ فِى شِدَّةِ القربِ- لَوِ اسْتَحْضَرَ الإنسان

اللّٰهِ عليه لَمَا اجْتَرأَ على عِصْيانِه- إنَّ اللّٰهَ تعالى جعل

يُلازِمانِ الإنسانَ طولَ حَياتِه ويُسَجِّلاَن كلَّ كلمة

حركةٍ منه فورَ وُقوعِها-

فمنْ آمَنَ بالبعثِ والرُّجوعِ إلى اللّٰهِ فاللّٰهُ يعلمه وَسَيُ

على نيّتِه، وَمَنْ أعْرَضَ عَنْ ذكرِهِ وَأصَرَّ على الكُفْرِ فاللّٰ

عَليمٌ وسَيُذِيقُه عذابًا أليماً-

التمارين

١- ماواجِبُ المَلَكَيْنِ المُوكَّلَيْنِ؟

٢- أعربْ مايأتى: "عن اليمينِ وعن الشمال قعيد"-

٣- ترجمْ إلَى العربيّةِ:

اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ومالک ہے۔

ضروری ہے کہ خالق اپنی مخلوق کی حقیقت اور احوال کو جانے۔

مومن کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ایک دن ضرور اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نیکوکار لوگوں کو جنت میں اور بدکاروں کو جہنم میں داخل کرے گا۔

قیامت کے دن انسان کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔

اگر انسان کو قیامت کے بارے میں یقین ہو جائے تو ہرگز گناہ نہ کرے۔

قیامت کا وقوع ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر دو فرشتے مقرر کئے ہیں۔

ان میں سے ایک دائیں جانب ہے اور دوسرا بائیں جانب۔

وہ انسان کے اچھے برے اعمال لکھتے ہیں۔

الدَّرْس الثانى والثلاثون

مَعَ الْحَدِيثِ الشريف

عَنْ أبى موسى الأشعرى رضى الله عنه أنّه قال:
رسولُ الله ﷺ:

"مَثَلُ الْمُؤمنِ الّذى يَقرأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ
وطَعْمُها طيِّبٌ، وَمَثَلُ المؤمنِ الذى لايقرأ القرآنَ كَمَثَلِ التَّمْ
لارِيْحَ لَهَا وطَعْمُها حُلْوٌ، ومَثَلُ الْمُنافِقِ الذى يقرأُ القرآن كمَ
الرَّيْحَانةِ رِيْحُها طَيِّبٌ وطَعْمُها مُرٌّ، ومثلُ الْمُنافقِ الذى لايَقْ
الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ ليس لها رِيْحٌ وطعمُها مُرٌّ"-

شرحُ الحديثِ:

كان الْعَرَبُ قَبْلَ الإِسْلَامِ أُمَّةً أُمِّيَّةً، لا يَعْرِفُونَ القِراءَةَ والكِتَابةَ- لَمّا نزلَ القرآنُ دَعَاهُمْ إلى الْعُلومِ وَالمَعَارِفِ فأقْبَلَ الْمُسْلمونَ على قِراءةِ القرآنِ وحِفْظِه-

فى هذا الحديثِ الشريْفِ قد صَوَّرَ الرسولُ الكريمُ ﷺ أحْوالَ الْمُسْلِمينَ بالنسبةِ إلى تلاوةِ القرآنِ والْعَملِ بِه-

فالْمُؤمِنُ الّذى يقرأُ القرآنَ ويعملُ به كالأُتْرُجَّةِ فى طِيْبِ الظّاهِرِ والباطنِ، فالناسُ يَشْتَاقُوْنَ إلى رؤْيَتِه وسماعِ سِيْرته كَمَا

م يشتاقونَ إلى الأُتْرُجَّةِ-

والمؤمنُ الّذى يَعملُ بالقرآنِ، لكنّه لايُجِيْدُ قراءَتَه أو لايَقْرَؤُه، كَالتَّمرةِ لارِيْحَ لها ولكنّ طعمَها طيّبٌ حُلوٌ وهى مِن أعظم الأغذيَةِ-

والمنافِقُ الذى يَقْرأُ القرآنَ ولا يَعْمَلُ به كالرَّيْحَانةِ رِيْحُها طَيِّبٌ وطَعْمُها مُرٌّ- فمن يَرَهُ يقرأُ القرآنَ يَسْتَصْغِرْ نَفْسَه بِجانبه ولكنّه فى ميدانِ العملِ بعيْدٌ عَنِ القرآنِ-

والمُنافقُ الّذى لايَقْرأُ القرآنَ ولا يَعْمَلُ به كالْحَنْظَلَةِ ليس لها رِيْحٌ وطَعْمُها مُرٌّ- فقد خلاَ ظاهرُ هذا المنافقِ وباطنُه مِنَ الْخَيْرِ-

التمارين

١- استعملِ الكلماتِ الآتية فى جُملك المفيدةِ:

القرآن- المؤمن- المنافق- التمرةُ-

٢- اكتبْ خمسَ جُمَلٍ على القرآن الكريم-

٣- ترجمْ إلى العربية:

قبل از اسلام اہل عرب لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔

پہلی وحی نے علم اور قرات کی طرف دعوت دی۔

قرات علوم ومعارف کے حصول کا ذریعہ ہے۔

نزول قرآن سے پہلے عرب جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے۔

قرآن کریم نے انہیں علم ومعرفت سے آراستہ کیا۔

قرآن پاک کی برکت سے وہ دنیا کے استاد بن گئے۔

صحابہ کرام قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور اس کی آیات میں غور وفکر کرتے

پھر اس کے احکام پر عمل کرتے۔

اسی لئے وہ دنیا وآخرت میں سرخرو ہوئے۔

ان کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

الدرس الثالثُ والثلاثون

١- نَشيْدُ الصَّباحِ

يارَبِّ حَمْداً وَّشكْرًا وَهَبْتَ لِیْ مِنْكَ يُسْرًا

جَمَّلْتَ بِالعِلْمِ قَلْبِی وزِنْتَ بِالْحِلْمِ لُبِّی

فَالْحَمْدُ للهِ رَبِّی

يَاخَالِقَ الْأَكْوَانِ يَا رَازِقَ الإنْسَانِ

أنت الرَّجاءُ العظيمُ أنت الْإلهُ الكرِيْمُ

سَهِّلْ لَّنَا كُلَّ صَعْبِ

يا فَالِقَ الإصْباحِ يامَالِكَ الأرْوَاحِ

يا رَافِعًا لِلسَّماءِ يامُسْدِی النَّعْماءِ

فی كُلِّ شَرْقٍ وَغَرْبِ

اِجْعَلْ نَهَارِی سَعِيْدًا وكُلَّ سَعْيِی حميْدًا

وَصُنْ بِفضْلِكَ نَفْسِی مِنْ كُلِّ ذنبٍ ورِجْسِ

وَأبْقِ أهْلِی وَصَحْبِی

يارَبِّ هذا رَجَائى فِى مَصْبَحِى ومَسائِى

أجِبْ إلهى دُعَائِى يا وَاسِعَ الآلاءِ

فأنتَ عَوْنى وحَسْبِى

٢- مِنَ القصيدةِ المحمديَّةِ للإمام البوصي

مُحَمَّدٌ أشرَفُ الأعراب وَالعَجَمِ

محمدٌ خَيْرُ مَنْ يَمْشِى على قَدَمِ

مُحمّدٌ بَاسِطُ المَعْرُوفِ

مُحمّدٌ صاحبُ الإحسانِ و

محمدٌ تاجُ رُسْلِ اللهِ قاطِبَةً

محمدٌ صادِقُ الأقوالِ والْكَلِمِ

مُحمّدٌ رُوِيَتْ بالنُّورِ

محمدٌ لَمْ يَزَلْ نُوراً مِنَ

مُحمّدٌ حَاكِمٌ بالعدلِ ذُوشَرَفٍ

مُحمّدٌ مَعْدِنُ الإنْعامِ وَالْحِكَمِ

محمدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ مِن

محمد خيرُ رُسُلِ اللهِ

محمدٌ ذِكْرُه رَوْحٌ لِأنفسِنَا

محمدٌ شُكْرُه فرضٌ على الأُمَمِ

محمدٌ زِيْنَةُ الدنيا وبَهْجَتُها

محمدٌ كاشِفُ الغُمّاتِ والظُّلَمِ

الدرس الرابع والثلاثون

الْكَهْرَبَاءُ

الكَهْرَباءُ قُوَّةٌ عَظِيمَةٌ تَسِيرُ فِى الْأَسْلَاكِ بِسُرْعَةٍ مُذْهِ[illegible]
يَسْتَخْدِمُهَا النَّاسُ فِى إِنَارَةِ الْمَنَازِلِ وَالْمَتَاجِرِ وَالْمَصا[illegible]
والإداراتِ الحكوميَّةِ، فتجعلُ اللَّيلَ نهاراً، فَيَقْضُونَ شئونَهم [illegible]
ضوءٍ قوىٍّ، لا يُوَسِّخُ أثاثًا، ولا يُفسِدُ هواءً، ولا [illegible]
الرِّياحُ۔

وَفِى الأعْيادِ والأعْراسِ تُنَوِّرُ الْمَصابِيحُ الكَهْرَبائِيَّةُ الْمُلَوَّ[illegible]
فَتَتَزَيَّنُ بِهَا الْمَنازِلُ والشَّوارِعُ، ويَخْرُجُ الناسُ أفواجًا لِيَتمتَّع[illegible]
بهذا الْمَنْظرِ البَهِيجِ۔

وَالْكَهْرَباءُ رُوحُ الهاتِفِ واللّاسِلْكِيِّ وَالْفَاكس الت[illegible]
نَسْتَخْدِمُها فى كثيرٍ من شُئُون حياتنا، فَنَتَكلَّمُ مَعَ الأه[illegible]
والأصْدِقاءِ والتجّار، ونَسْتَدْعِى الْأطبّاءَ ورجالَ الْمَطَافِئ
والإسعافِ، وهى وَسِيلةٌ لِتَنَقُّلِ الأخبارِ والْحَوادثِ والرَّسائلِ۔

وَيَسْتَعمِلُ الأطبّاءُ الكَهْرَباءَ فِى عِلاجِ أمْراضِ الجِلْدِ والعِظامِ،
وكثيرٍ مِنَ الأمْراضِ الأخرى، ويَفْحَصُوْنَ بوساطتها الأدواءَ
الْباطِنِيَّةَ۔

[illegible] نستخدمُ الكهرباءُ فى كَيِّ الْمَلابِسِ، وطَبْخِ الطَّعامِ،
[illegible] الماءِ، وتحريكِ المَراوِحِ والْمَصاعِدِ، ونَسْتَعمِلُ فى
[illegible] المَصانِعِ۔
[illegible] الكهرباءُ بالماءِ والفحمِ والبِنْزِينِ والقوَّةِ الذرّيَّةِ
[illegible]

التمارِيْن

١- استعمل الكلماتِ الآتيةَ فى جمل مفيدة:

الكهرباء- الأسلاك- المتاجر- الأعراس- الفا

٢- اذكرْ بعضَ الفوائدِ لِلْكَهْرَبَاءِ-

٣- هات مفرداً للجُموع التالية:

أسلاك- مَتاجر- أعراس- أطبّاء- مَصاعد-

٤- ترجمْ إلى العربيّةِ:

پرانے زمانہ میں لوگ روشنی کیلئے چراغ استعمال کرتے تھے۔

یہ چراغ تیل کے ذریعے جلائے جاتے تھے۔

ہوا ان چراغوں کو بجھا دیتی ہے۔

ان چراغوں کو طاق میں رکھا جاتا تھا۔

بجلی اس دور کی حیران کن ایجاد ہے۔

بجلی کے ذریعے لوگوں کے بہت سے کام آسان ہو گئے۔

ہمارے سکول کی گھنٹی بجلی کے ذریعے بجتی ہے۔

بجلی پنکھوں کو چلاتی ہے۔

بجلی کے ذریعے کئی امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

بجلی ریڈیو اور ٹیلیویژن کی روح ہے۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ والثلاثونَ

الإمامُ أبُوْ حنيفة رَحمَه الله

هُوَ النُّعْمانُ بْنُ ثابتٍ، وُلِدَ بالكُوفةِ سنة ثمانيْنَ مِن الهِجْرةِ، أدْرَكَ فِي صِغَرِه بعضَ الصَّحابةِ، مِنهم أنسُ بْنُ مالكٍ رَضِىَ الله عنه-

وكان رَحمَه الله تعالى ورِعًا تقيًّا زاهِداً، كثيرَ العبادة والتَّهجُّدِ، وكان يَتَفقّدُ أصْحابَه، ويَسْأَلُهم عَنْ أحْوالِهِمْ، يُساعِدُ مُحتاجَهم، ويَعودُ مَريْضَهم-

وكانتْ حَلْقَةُ دَرْسِه أوسَعَ الحلقَاتِ فِي المسْجدِ، وقَدْ أخذَ عَنْهُ العِلمَ نَحْوُ أربَعةِ آلافٍ مِنَ التّابعينَ، وتخرّجَ على يديْهِ كثيرٌ مِنَ الآئمةِ كمُحمد بن الحسن الشيباني وأبى يوسف-

وهُوَ أوّلُ مَن دَوَّنَ الفِقْهَ ورَتَّبَه، وانْتشَرَ مَذْهَبُه فِي العِراقِ والهند والصيْن وأفغانستان وبِلاَد التُّرْكِ-

وكان رحمه الله عَفيْفَ النفسِ، لا يَقْبلُ الْهَدَايَا مِنَ الخُلفاءِ والأمراءِ، وَقَدْ عُرِضَ عليه القَضَاءُ فأبى وظَلَّ طول حياتِه يبيعُ البزَّ وياكلُ مِنْ كَسْبِ يَدِه-

وكان يقرأُ القرآنَ كُلَّه فى ركعةٍ، وختم القرآنَ فِي الموضعِ

الذى تُوُفِّىَ فيه سبعةَ الافِ مَرّةٍ-

وتُوفّى- رحمه الله- سنةَ مائةٍ وخمسينَ من الهجر

ولداً واحداً اسمُه حَمّادٌ-

التمارِيْنُ

١- أجِبْ عن الأسئلةِ التالية:

(ا) متى وُلِد الإمامُ ابو حنيفة، وأيْنَ وُلِدَ؟

(ب) هَلْ أدرَكَ أحداً مِنَ الصحابةِ؟

(ج) اذكر بعض ماتعرفه عنه-

٢- هاتِ جُموعًا للمفرداتِ التالية:

زاهد- تقىّ- مريض- مذهب- يد-

٣- ترجمْ إلى العربيّةِ:

امام ابو حنیفہ عبد الملک بن مروان کے عہد میں پیدا ہوئے۔

آپ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔

آپ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔

آپ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔

آپ اپنے شاگردوں کی خبر گیری کرتے اور انہیں کھانا کھلاتے۔

آپ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی

آپ رمضان شریف میں اکسٹھ مرتبہ قرآن پاک ختم کرتے۔

ایک شخص آپ کا مقروض تھا،

اس نے ایک دن جب آپ کو بازار میں دیکھا تو چھپ گیا۔

جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے قرض معاف کر دیا۔

الدّرسُ السّادس والثلاثون

النَّظَافَةُ

أيُّها الطَّالبُ!

إذا أردتَّ أن يَنْمُوَ جِسْمُك، ويَصِحَّ بَدَنُك، ويَنشطَ عقلُ

فَاتّبِعِ النّصَائِحَ الآتِيةَ-

١- اِسْتَحِمَّ بِالماءِ الدافِئِ مَرّتَيْنِ على الأقلِّ كُلَّ أُسبوعٍ فِی
الشّتاءِ، وَ مَرّةً كلَّ يومٍ بالماءِ البارِدِ فی الصَّيْفِ-

٢- دَاوِمْ على الصّلوةِ، فإنّ الوُضوءَ قَبْلَها يَسْتَدْعِي النَّظَافَةَ
عِدّةَ مرّاتٍ فی اليوم-

٣- لَاتُدْخِلْ إصْبَعَك عَبثًا فی أُذُنِكَ وأنفِكَ، لأنّ هذا
العملَ يضُرُّكَ، ويُنَفِّرُ الناسَ منكَ-

٤- لا تُخلّلْ أسْنانك وَلاَ تَقُصَّ أظْفَارَك أمامَ النّاسِ-

٥- اِستَعمِلِ السِّواكَ أوْ فُرشةَ الأسنانِ قبلَ النوم وبَعْدَه-

٦- لا تَشْتَرِ شَيْئًا مِنَ الباعَةِ الجَوّالِينَ، لِأنّهم لا يَعتنون
بالنّظافةِ-

٧- اِشْرَبِ الماءَ نظيفاً صافياً-

٨- اِحْذَرْ أن يَّقعَ الذُّبابُ على وَجْهِك، أوعلى طعامك

وشرابك، لأنّه يَحْمِلُ جَرَاثيمَ الأمْراضِ-

حَافِظْ على نَظافةِ مَلاَ بِسِك، وجَمالِ هَيْئَتِك، لتكو
مُحترَمًا فی أعْيُنِ النّاسِ-

اِحرَصْ على أن يكونَ بيتُك نظيْفًا-

اِحذرْ أن تُلَوِّثَ يَدَكَ ومَلاَبِسَك بالمِداد والطَّعامِ-

التمارين

١- اسْتعملِ الكلمات الآتية:

العقل- الدافئ- الأظفار- فُرشة الأسنان- البا

٢- أعْرِبْ ما يأتي: "اِشْرب الماءَ نظيفاً صافياً"

٣- ترجمْ إلى العربية:

ایک بچہ اپنے گھر کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔

اس نے دیکھا کہ ایک پھیری والا مٹھائی بیچ رہا ہے۔

مٹھائی پر مکھیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔

بچے نے اس سے مٹھائی خریدی اور اسے کھالیا۔

چند دنوں کے بعد اس پر بیماری کی علامات ظاہر ہو گئیں۔

اس کا والد اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔

چیک کرنے کے بعد ڈاکٹر کو معلوم ہوا کہ وہ مٹھائی کھانے کی وجہ
ہوا ہے۔

ڈاکٹر نے اسے ہسپتال منتقل کرنے کا حکم دیا۔

وہ ایک مہینہ ہسپتال میں ٹھہرا۔

اس کے والد نے اس کے علاج میں بہت سا مال خرچ کیا۔

الدّرسُ السابعُ والثلاثون

اَلْإِسْلَامُ وَالْعَمَلُ

يدعو الإسْلامُ إِلَى الْعملِ، ويَحُثُّ عَلَيْه، وَالْآيات القرآنيةُ تؤكّدُ ذلك، فقَدْ قال الله تعالى: "قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى الله عَمَلَكُمْ ورسولُه والمؤمنونَ"

فالعملُ يُهذّبُ النُّفوسَ، ويَبْنِي الشَّخْصِيّةَ، وَيَرْفَعُ قَدرَ المُجْتَمَعِ- فالأنبياءُ عليهم السلام كانوا يَعْمَلونَ بِأيْدِيْهم-

فَسيّدُنا نوحٌ عليه السلام أَمَرَهُ رَبُّه بِصُنْعِ السّفينةِ الّتي رَكِبَها الْمُؤمنونَ- إِسْتَمِعْ في ذلك قولَ الله تعالى: ﴿وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بأعْيُنِنَا ووَحْيِنا﴾-

وسيّدُنا ابراهيم عليه السلام ووَلَدُه سيّدُنا اسماعيل عليه السلام قَامَا بِبناءِ الكعبةِ، كَمَا في قوله تعالى: ﴿وإذْ يَرْفَعُ إبراهيمُ القواعِدَ مِنَ البيت وَ إسماعيلُ ربَّنا تَقَبَّلْ مِنّا، إنّك أنت السميعُ العليم﴾-

وسَيّدنا داوُدُ عليه السلام كان يَصْنَعُ الدُّروعَ، والقرآنُ يقولُ في ذلك: ﴿وعَلَّمْنَاه صَنْعَةَ لَبوسٍ لكم﴾

وكان رسولُ الله ﷺ يَرْعَى الأَغْنَامَ و يُتاجر في مالِ

خديجةَ رضى الله عنها-

ومِن هذِهِ الأمثِلَةِ نُدْرِكُ مَنْزِلةَ العملِ فى الإسلامِ و
الصَّانعِ والعامِلِ- فأفْضلُ المالِ مايكْتَسِبُ الإنسانُ
وعَرَقِ جَبِينِه-

التمارين

١- الإسلام يدعو إلى العمل، اُذكرْ فى ذلك بعضَ الآ
القرآنية:

٢- استعمل الكلماتِ الآتية مُوَضِّحًا معناها:

يحثّ- السفينة- المُجتمع- يرعى- الصانع-

٣- ترجمْ إلى العربية:

ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔
اور عرض کی کہ مجھے کچھ عطا فرمائیے۔
آپ نے فرمایا کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے؟
اس نے عرض کی میرے پاس ایک پیالہ اور ایک چادر ہے۔
آپ نے فرمایا: پیالہ کو گھر سے لے آؤ۔
جب وہ پیالہ لے کر آیا تو آپ نے پیالہ بیچ دیا۔
اور فرمایا: ان پیسوں سے کلہاڑا اور رسی خرید لو۔
جنگل جاؤ، لکڑیاں کاٹو اور بیچو۔
وہ صحابی جنگل سے لکڑیاں کاٹتے اور بازار بیچ دیتے۔
چند دنوں میں وہ خوشحال ہوگئے۔

الدّرسُ الثامِن والثّلاثون

اَلنِّظَامُ

أنا أُنَظِّمُ كُتُبِى وأدَوَاتِى، وأُرتِّبُ حُجْرتى ومَلابِسِى، أنا مُنَظَّمٌ فِى حَيَاتى، وهذا يُريْحُنى ويُوفِّرُ وَقْتِى، ويُسَاعِدُنى عَلى النَّجاحِ فى عَمَلِى-

النِّظام يُحقِّقُ لِىْ ماأرْجُوْه، لأنّى أقومُ بكلّ عمل تحت نظام، وأضَعُ كُلَّ شيءٍ على مَوْضِعِه- إذا أحْتَاجُ إلى شيءٍ أجدُه فى مَكانِه- والّذى لا يُنَظِّمُ حياتَه لايصلُ إلى مَرامِه-

اِقْرأْ مَعَنا هذا النشيْدَ:

إنّ الّذِى يُرَتِّبُ
مَتاعَه، لايَتْعَب
فَكُلُّ شيءٍ عِنْدَه
فِي مَوْضِعٍ أعَدَّه
مَتَى يَعُدْ إلَيْهِ
يَجِدْهُ فِى يَدَيْهِ
مِنْ غَيْرِ بَحْثٍ يُجْهِدُه
ولَا زَمَانٍ يَفْقِدُه

حُسْنُ نِظَامِ الْعَمَلِ

يَضْمَنُ نَيْلَ الْأملِ

التّمارِيْنُ

١- ما الّذی يَسْتَفِيْدُه الإنسانُ الْمُنَظّمُ فِی حَيَاتِه ؟

٢- اُكْتُبْ سَطْرَيْنِ عَنْ فَائِدَةِ النِّظَامِ-

٣- ترجمْ مایاتی إِلَی العربيّةِ:

نظام، زندگی میں کامیابی کی اساس ہے۔

نظام قوموں کی ترقی کی کلید ہے۔

جو قوم نظام کے تحت کام کرتی ہے وہ جلد ترقی کی منازل طے کرتی ہے۔

اسلام میں نظام کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

عبادات کیلئے ایک نظام معین ہے۔

سورج ایک نظام کے تحت طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

اگر طالب علم اپنے اوقات کو منظم کرے تو کبھی ناکام نہ ہو۔

اگر تم اپنے وقت کو بچانا چاہتے ہو تو نظام کے مطابق کام کرو۔

منظم شخص کبھی قلت وقت کی شکایت نہیں کرتا۔

نظام کے فقدان کی وجہ سے ریلوے کا محکمہ خسارے میں ہے۔

الدرسُ التاسع وَالثلاثون

اَلنَّصائِحُ وَالْحِكَمُ

لاَ خَيْرَ فِی عِبادَةٍ لا عِلْمَ فِيْها، وَلاَ خَيْرَ فی عِلْمٍ لاَ فَهْمَ فِيْهِ، ولاَ خيْرَ فی قِراءَةٍ لا تَدَبُّرَ فيْهَا- (سيّدنا عليٌّ رضی الله عنه)

عَلَى الْعَاقِلِ الْاَيَسْتَخِفَّ بِثلاثةٍ: الْعُلَماءُ، والسُّلْطانُ، وَالإخْوانُ- فإنّ مَنِ اسْتَخَفَّ بِالْعُلَماءِ ذَهَبتْ آخِرتُه، وَمَنِ اسْتَخفَّ بالسُّلطانِ ذَهَبتْ دُنْياه، وَمَنِ استخفّ بالإخوان ذهبتْ مُرُوْءَتُه- (عبدالله بن مبارك)

مَنْ طَلَبَ أخًا بلا عَيْبٍ صَارَ بِلاَ أخٍ- (فضيل بن عياض)

زيادةُ الْعَقْلِ عَلَى اللّسانِ فَضِيْلَةٌ، وَزِيادةُ اللسانِ عَلَى الْعَقْلِ رَذِيْلَةٌ-

بِالْأدَبِ تَفْهَمُ العِلْمَ، وبِالعِلْمِ يَصِحّ لَكَ الْعملُ، وبالعملِ تَنالُ الحِكْمَةَ، وبالحِكمة تَغْنَمُ الزُّهْدَ، وَبالزُّهدِ تَتْرُكُ الدُّنْيا، وبِتَرْكِ الدُّنيا تَرْغَبُ إِلَى الآخرةِ، وبالرَّغْبَةِ فی الآخرةِ تَنالُ رِضا اللهِ- (يوسف بن حسين الرازی)

صَلاحُ الصِّبْيان فی الْمَكْتَبِ، وَصَلاحُ قُطّاعِ الطَّرِيق

في السجن، وصلاح النساء في البيوت-

(الحكيم الترمذي)

٧- لا دليل على الطريق إلى الله إلا متابعة الرسول عليه الصلوة والسلام في أفعاله وأحواله وأقواله-

(ابو حمزه البغدادي)

٨- إذا زاد في الولي ثلاثة أشياء، زاد فيه ثلاثة أشياء: إذا زاد خلقه زاد تواضعه، وإذا زاد ماله زاد سخاؤه، وإذا زاد عمره زاد اجتهاده-

(محمد بن أبي الورد)

٩- حياة القلوب التي تموت في ذكر الحي الذي لا يموت-

(أبو الحسن الوراق)

١٠- أنت تبغض العاصي بذنب واحد تظنه، ولا تبغض نفسك لذنوب كثيرة تتيقنها- (ابو جعفر النيسابوري)

١١- العلم خير من المال، العلم يحرسك، وأنت تحرس المال-

(سيدنا على رضى الله عنه)

الدرس الأربعون

حلاوة الكسب

أدخل رجل ابنه في عمل، وطلب منه أن يعمل بجد واجتهاد، ويأتيه كل يوم بأجره- فوعد الابن أن يذهب كل يوم إلى العمل-

وكان للولد أم جاهلة تحبه، ولا تود أن يشتغل ابنها بالعمل لئلا يتعب- فكان الولد يهرب من عمله ليجتمع مع أصدقائه البطالين، وكان يقضي نهاره معهم في اللعب- كلما جاء المساء عاد إلى البيت، فتعطيه أمه قدر أجره ليقدمه إلى أبيه، فيأخذ الرجل هذه الروبيات ويرميها من الشباك-

ومضى على تلك الحال وقت طويل حتى نفد مال الأم الجاهلة، فقالت لابنها: "يا بني! اذهب واشتغل بالعمل اليوم، فإن مالي قد نفد كله"-

فذهب الولد، واشتغل بالعمل طول النهار واجتهد حتى ظهرت عليه آثار التعب- فلما عاد مساء إلى بيته ومعه أجر عمله، قدمه إلى أبيه- فأخذ الرجل الروبيات، وأراد أن يرميها من الشباك كعادته، فصرخ الولد وقال: "لا تفعل هذا، يا أبي!

فَإِنِّي كَسَبْتُهَا الْيَوْمَ بِجِدِّي، وَلَا يَهُوْنُ عَلَيَّ ضَيَاعُهَا"

التَّمارِيْنُ

١- استعمل الكلماتِ الآتية في جمل مفيدةٍ:

أُمٌّ جاهِلةٌ- البطّال- الشبّاك- كَسَبْتُ- ال

٢- "الْأُمُّ مَدْرَسَةٌ" اُكْتُبْ على هذا العنوانِ خَمْسَةَ أسْـ

٣- ترجمْ مايأتي إلى العربية:

عبدالکریم ایک مالدار آدمی تھا۔

اس کا بیٹا عبدالحلیم انتہائی ست اور احمق تھا۔

اپنے والد کے اصرار کے باوجود وہ کام نہیں کرتا تھا۔

کچھ عرصہ بعد اس کا والد فوت ہوگیا۔

اس نے وراثت میں بہت سا مال پایا۔

اس کی ماں نے اسے نصیحت کی، بیٹا! اس مال کی حفاظت کرنا۔

اس مال کو ضائع نہ کرنا کیونکہ تیرے والد نے اسے بڑی محنت سے کمایا ہے۔

لیکن وہ مال کو ضائع کرتا رہا۔ یہاں تک کہ مال ختم ہوگیا۔

مال ختم ہو جانے کے بعد اسے ماں کی نصیحت یاد آئی۔

پھر اس نے خوب محنت کی تو اسے پتہ چلا کہ مال کمانا آسان نہیں ہے۔

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالْأَرْبَعُوْنَ

ذَكَاءُ الرِّيْفِيِّ

خَرَجَ حَاكِمٌ مِنَ قَصْرِهِ لَيْلًا، لِيَتَفَقَّدَ أَحْوَالَ النَّاسِ فِي الرِّيْفِ، فَاصْطَدَمَ بِرَجُلٍ فَغَضِبَ غَايَةَ الْغَضَبِ- وَلٰكِنَّهُ عَرَفَ أَنَّ الرَّجُلَ مَعْذُوْرٌ لِشِدَّةِ الظَّلَامِ، فَصَفَحَ عَنْهُ وَعَادَ إِلَى قَصْرِهِ- وَفِي الصَّبَاحِ أَصْدَرَ أَمْرًا بِأَنْ يَحْمِلَ كُلُّ سَارٍ بِاللَّيْلِ مِصْبَاحًا فِي يَدِهِ-

وَلَمَّا أَقْبَلَ اللَّيْلُ خَرَجَ الْحَاكِمُ حَسَبَ عَادَتِهِ فَاصْطَدَمَ بِالرَّجُلِ نَفْسِهِ وَغَضِبَ مِنْهُ وَنَهَرَهُ وَقَالَ لَهُ: "كَيْفَ أَمْكَنَ أَنْ تُخَالِفَ أَمْرِي وَتَمْشِيَ بِدُوْنِ مِصْبَاحٍ"؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: "عَفْوًا، يَا مَوْلَايَ! فَهَا هُوَ الْمِصْبَاحُ بِيَدِي"- فَقَالَ الْحَاكِمُ: "وَلٰكِنَّهُ خَالٍ عَنِ الزَّيْتِ" قَالَ الرَّجُلُ: "كَذٰلِكَ كَانَ أَمْرُكَ خَالِيًا عَنْ ذِكْرِ الزَّيْتِ"-

فَذَهَبَ الْحَاكِمُ وَأَصْدَرَ أَمْرًا آخَرَ فِي الصَّبَاحِ بِوَضْعِ الزَّيْتِ فِي الْمَصَابِيْحِ وَخَرَجَ لَيْلًا، فَلَقِيَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ مَرَّةً ثَالِثَةً، فَقَبَضَ عَلَيْهِ، وَقَالَ لَهُ: "أَلْآنَ قَدْ وَقَعْتَ فِي يَدِي، وَلَا مَفَرَّ لَكَ، هَلْ فِي مِصْبَاحِكَ زَيْتٌ؟" قَالَ: "نَعَمْ، يَاسَيِّدِي" فَسَأَلَهُ الْحَاكِمُ:

"لِمَ لَمْ تُوقِدْهُ؟" فَأَجَابَ: "يَاسَيِّدِي! لَمْ تَأْمُرْنَا بِالْإِيقَادِ" [illegible]
الحاكمُ أَنَّه أَخْطَأَ مَرَّةً ثَالِثَةً، وَأَطْلَقَ الرَّجُلَ۔

إِعْتَبَرَ الْحَاكِمُ بِهٰذِهِ الْحَادِثَةِ وَجَعَلَ يُصْدِرُ أَوَامِرَهُ بَعْدَ [illegible]
غَايَةً فِي الصَّرَاحَةِ وَالْإِحْكَامِ۔

التَّمَارِيْنُ

١- صَحِّحِ الْجُمَلَ الْآتِيَةَ:

(ا) خَرَجَ حَاكِمٌ مِنْ قَصْرِهِ، لِيَتَفَقَّدُ أَحْوَالُ النَّاسِ۔

(ب) كَانَ أَمْرُكَ خَالٍ عَنْ ذِكْرِ الزَّيْتُ۔

(ج) لِمَ لَمْ تُوقِدُهُ؟

٢- اِسْتَخْدِمِ الْكَلِمَاتِ التَّالِيَةَ فِي جُمَلِكَ الْمُفِيْدَةِ:

حَاكِمٌ- رِيْفِيٌّ- مِصْبَاحٌ- زَيْتٌ- أَصْدَرَ-

٣- تَرْجِمْ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

حاکم قوم کا خادم ہوتا ہے۔
حاکم کو چاہئے کہ وہ محلات سے نکلے اور لوگوں کے حالات جانے۔
اگر حاکم اپنے محل سے باہر نہیں نکلے گا تو اسے اپنی رعایا کے حالات کا علم نہیں ہوگا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ عادل حکمران تھے۔
آپ راتوں کو مدینہ کی گلیوں میں چکر لگاتے۔
اگر کوئی بھوکا ہوتا تو اسے کھانا کھلاتے۔
اگر کوئی محتاج ملتا تو اس کی مدد کرتے۔
آپ باہر سے آنے والے تجارتی قافلوں کی حفاظت کرتے۔
حاکم کو چاہئے کہ وہ سوچ و بچار کے بعد قانون صادر کرے۔
قوانین انتہائی واضح اور سخت ہونے چاہئیں۔

الدَّرْسُ الثَّانِى وَالْأَرْبَعُوْن

اَلْمَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَةُ

هِىَ الْمَدِيْنَةُ الْمُشَرَّفَةُ وَهِىَ تُسَمَّى أَيْضًا "طَيْبَةَ" هَاجَرَ إِلَيْهَا الرَّسُوْلُ ﷺ، وَأَصْحَابُه رَضِىَ اللهُ عنهم حِيْنَما أُوْذُوْا فِى مَكَّةَ- فكَانَ أَهْلُهَا أَنْصارًا لِلرَّسولِ ﷺ وَصَحْبِه- وَأَمِنَ بِهَا الْمُسْلِمُوْنَ، وَعَزَّ الإِسْلَامُ- وَاتَّخَذَهَا الرَّسولُ ﷺ دارًا لَه، وَصَارَتْ عَاصِمَةَ الخِلَافَةِ الإِسلامِيَّةِ فِى عَهْدِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ-

وَبِالْمَدِيْنَةِ ضَرِيْحُ الرَّسُوْلِ ﷺ، يَتَّصِلُ بِه مَسْجِدٌ عَظِيْمٌ يُسَمَّى "الْحَرَمَ النَّبَوِىَّ" وَيَقْصِدُهَا الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الحَجِّ لِزِيَارَةِ قَبْرِ الرَّسولِ ﷺ وَالْأَمَاكِنِ الْمُقَدَّسَةِ الأُخْرَى- فَالْمَدِيْنَةُ عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ إِحْدَى الْمَدِيْنَتَيْنِ الْمُعَظَّمَتَيْنِ، وَالْمَسْجِدُ النَّبَوِىُّ عِنْدَهم ثَانِى الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ-

وَهِىَ تَقَعُ فِى شِمالِ الْحِجازِ، تَبْعُدُ عَنْ مَكَّةَ نَحْوَ خَمْسِيْنَ و ثَلاثِ مِائَةِ كيلومتر- وَتَقَعُ فِى سَهْلٍ خِصْبٍ تُحِيْطُ بِهِ الْجِبَالُ، وَبَعْدَ الْمَطَرِ يَجْرِى فِىْ أَوْدِيَتِها مَاءٌ تَكْثُرُ بِهِ الزُّرُوعُ وَالْفَوَاكِهُ، وَ نَخِيْلُها تُنْتِجُ نَحْوَ سَبْعِيْنَ صِنْفاً مِنَ التَّمرِ-

[..]نَاخُهَا مُعْتَدِلٌ وَهَوَائُهَا طَيِّبٌ، وَلَعَلَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ [..]بَابِ الَّتِى سَاعَدَتْ عَلَى رِقَّةِ أَهْلِهَا وَلَطَافَةِ أَمْزِجَتِهِمْ حَتَّى إِنَّهُمْ أَحْسَنُ أَهْلِ بِلَادِ العربِ فى مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَلَا [..]بَ، فَمُجَاوَرَتُهُمْ لِلرَّسُولِ ﷺ أَكْسَبَتْهُمْ كَثِيراً مِن أَخْلَاقِهِ

اَلتَّمارِيْنُ

لِمَ هَاجَرَ الْمُسلمونَ إلى المدينةِ؟

كَيْفَ عَامَلَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بِالْمُهَاجِرِيْنَ؟

بِمَ رَقَّتْ أَمْزِجَةُ أهلِ المدِيْنَةِ؟

تَرْجِمْ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

ہجرت سے پہلے مدینہ کا نام یثرب تھا۔

اس میں بہت سی امراض اور وبائیں پائی جاتی تھیں۔

ہجرت کے بعد بعض صحابہ بیمار ہو گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام مدینہ رکھا اور اس کیلئے برکت کی دعا کی۔

انصار نے مہاجرین کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا۔

مدینہ میں اوس اور خزرج دو بڑے قبیلے تھے۔

ہجرت سے پہلے وہ آپس میں لڑتے رہتے تھے۔

حضور ﷺ کی برکت سے وہ بھائی بھائی بن گئے۔

اسلام میں جو پہلی مسجد بنائی گئی وہ مسجد قبا ہے۔

مسجد قبا مدینہ شریف سے پانچ کلو میٹر دور ہے۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْخَائِنُ

أَرَادَ تَاجِرٌ مِّنَ الْأَغْنِيَاءِ أَنْ يَّحُجَّ، فَذَهَبَ إِلى أَحَدِ …
فَاسْتَوْدَعَه صُرَّةً كَبِيْرَةً مَمْلُوْءَةً مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَطَ…
أَنْ يَحْفَظَهَا عِنْدَه حَتّٰى يَعُوْدَ مِنَ الْحَجِّ۔

لَمَّا رَجَعَ التَّاجِرُ مِنَ الْحَجِّ ذَهَبَ إِلى صَدِيقِه لِيَطْلُبَ …
فَأَنْكَرَهَا وَادَّعٰى أَنَّه لا يَذْكُرُ تِلْكَ الصُّرَّةَ۔ حَزِنَ التَّاجِرُ …
صَدِيْقِه وَذَهَبَ إِلى أَحَدِ أَصْدِقَائِه يَشْكُوْ إِلَيْهِ أَمْرَه، فَقَ…
ذٰلِكَ الصَّدِيْقُ: "لَا تَحْزَنْ يَا أَخِي! فَسَأَحْتَالُ فِي رَدِّ وَدِيْ…
فَتَعَالَ إِلَى مَنْزِلِه عَصْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَطَالِبْهُ بِرَدِّهَا وَسَأَكُوْنُ …
حِيْنَ حُضُوْرِكَ"

ذَهَبَ الصَّدِيْقُ إِلى مَنْزِلِ الرَّجُلِ الْخَائِنِ وَمَعَه كَثِيْرٌ …
الْحُلِيِّ وَالْجَوَاهِرِ، وَأَوْهَمَه أَنَّه سَيُسَافِرُ غَداً إِلى بَلْدَةٍ بَعِـ…
وَيُوْدِعُ عِنْدَه هٰذِهِ الْحُلِيَّ وَالْجَوَاهِرَ۔ فَطَمِعَ الرَّجُلُ فِي …
الْحُلِيِّ وَالْجَوَاهِرِ۔

بَيْنَمَا هُمَا يَتَحَادَثَانِ، إِذْ أَقْبَلَ التَّاجِرُ صَاحِبُ الْوَدِيْعَةِ
فَطَالَبَ الْخَائِنَ بِوَدِيْعَتِه، فَذَهَبَ …

وَرَجَعَ بِالصُّرَّةِ وَسَلَّمَهَا إِلَيْهِ خَشْيَةَ أَنْ يَّشُكَّ الزَّائِرُ فِي أَمَانَتِه۔
وَعِنْدَئِذٍ قَامَ التَّاجِرُ وَصَدِيْقُه وَانْصَرَفَا بِأَمْوَالِهِمَا۔ فَأَدْرَكَ الرَّجُلُ
الْخَائِنُ الْحِيْلَةَ وَخَجِلَ مِنْهُمَا۔

التَّمارِيْنُ

١- صَرِّفْ: "تَعَالَ"۔

٢- هَاتِ مُفْرداتِ الْجُمُوْعِ التَّالِيَةِ:

أَصْدِقَاء- حُلِيٌّ- جَوَاهِرُ- أغنياء- أموال۔

٣- اسْتَعْمِلِ الْكَلِمَاتِ الآتية فى جُمَلٍ مفيدةٍ:

صُرَّة- الْحَجُّ- الخَائِنُ- الصديق- الْحُلِيُّ۔

٤- تَرْجِمْ مَايَأتِىْ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

ایک تاجر نے سفر کا ارادہ کیا۔ اس نے کچھ جواہرات اپنے ایک دوست کے پاس امانت رکھ دیئے۔

جب وہ سفر سے لوٹا تو اس نے امانت کی واپسی کا مطالبہ کیا۔

اس کے دوست نے کہا: تمہارے جواہرات چوہے کھا گئے ہیں۔

تاجر بڑا غمزدہ ہوا۔ جب وہ اس کے گھر سے باہر نکلا تو اس نے خائن کے بیٹے کو کھیلتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بچے کو اٹھایا اور اپنے گھر لے گیا۔

جب خائن نے اپنے بیٹے کو نہ پایا تو بڑا غمگین ہوا اور اسے تلاش کرنے لگ گیا۔

ایک دن اس کی ملاقات تاجر سے ہو گئی تو اس نے اس سے اپنے بچے کے بارے میں پوچھا،

تاجر نے اسے بتایا: کہ ایک چیل نے تمہارے بچے کو اٹھالیا ہے۔

اس نے کہا: یہ کیسے ممکن ہے؟ تاجر نے جواب دیا! یہ کیسے ممکن ہے کہ چوہے جواہرات کھالیں؟

وہ شخص تاجر کی بات سمجھ گیا اور امانت اسے لوٹا دی، تاجر نے اس کا بیٹا واپس کر دیا۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ والأربعون

مِنْ كَلَامِ الْإِمام الشافعى رَحِمَهُ اللهُ

الْحَثُّ عَلَى التَّرْحَالِ

... الْمُقَامِ لِذِىْ عَقْلٍ وذِىْ أَدَبٍ
مِنْ رَاحَةٍ فَدَعِ الْأَوْطَانَ وَاغْتَرِبِ

... تَجِدْ عِوَضًا عَمَّنْ تُفَارِقُه
وَانْصَبْ، فَإِنَّ لَذِيْذَ الْعَيْشِ فى النَّصَبِ

... رَأَيْتُ وُقُوْفَ الْمَاءِ يُفْسِدُه
إِنْ سَاحَ طَابَ، وإن لَّمْ يَجْرِ لَمْ يَطِبِ

... أُسْدُ، لَوْلَا فِرَاقُ الأَرْضِ مَاافْتَرَسَتْ
وَالسَّهْمُ، لَوْلَا فِرَاقُ الْقَوْسِ لَمْ يُصِبِ

... شَّمْسُ لَوْ وَقَفَتْ فِى الْفُلْكِ دَائِمَةً
لَمَلَّهَا النَّاسُ مِنْ عُجْمٍ ومِنْ عَرَبِ

... تِّبْرُ كَالتُّرْبِ مُلْقًى فِى أَمَاكِنِه
وَالْعُوْدُ فى أَرْضِه نَوْعٌ مِّنَ الْحَطَبِ

... تَغَرَّبَ هذا، عَزَّ مَطْلَبُه
وَإِنْ تَغَرَّبَ ذَاكَ عَزَّ كَالذَّهَبِ

نُوْرُ الْعِلْمِ يَزْدَادُ بِتَرْكِ الْمَعَاصِ

شَكَوْتُ إِلَى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِي
فَأَرْشَدَنِي إِلَى تَرْكِ
وَأَخْبَرَنِي بِأَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ
وَنُوْرُ اللهِ لَا يُعْطَى

التمرين

تَرْجِمِ الْأَبْيَاتَ التَّالِيَةَ لِمُفَكِّرِ الْإِسْلَامِ العلامة محمد اقبال ر

ہمدردی

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا — بلبل تھا کوئی
کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی — اڑنے چگنے میں
پہنچوں کس طرح آشیاں تک — ہر چیز پہ چھا گ
سن کر بلبل کی آہ و زاری — جگنو کوئی پاس ہی
حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے — کیڑا ہوں اگرچہ م
کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری — میں راہ میں روشنی
اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل — چمکا کے مجھے
ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے — آتے ہیں جو کام دوسر

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

الْخَلِيْفَةُ وَالْعَالِمُ

رْسَلَ بَعْضُ الْخُلَفَاءِ فِي طَلَبِ عَالِمٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ، لِيَتَحَدَّثَ
فِي بَعْضِ الْأُمُوْرِ- فَلَمَّا جَاءَهُ الْخَادِمُ وَجَدَه جَالِساً وَحَوْلَه
فَقَالَ لَه:
يا العَالِمُ الْجَلِيْلُ إِنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَسْتَدْعِيكَ-"
جَابَ: "قُلْ لِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ: عِنْدِي جَمَاعَةٌ مِنَ الْحُكَمَاءِ
حَادِثُهُمْ، فَإِذَا فَرَغْتُ مِن حَدِيْثِهِمْ حَضَرْتُ إِلَيْهِ"-
فَلَمَّا عَادَ الْخَادِمُ إِلَى الْخَلِيْفَةِ فَأَخْبَرَه بِمَا أَجَابَ بِهِ العالِمُ
قَالَ لَه: "مَنْ هٰؤُلَاءِ الْحُكَمَاءُ الَّذِيْنَ يُحَادِثُهُمُ العالِمُ؟" قَالَ:
وَاللهِ، يا أميرَ المؤمنينَ مَارَأَيْتُ أَحَدًا عِنْدَه"-
فَقَالَ الخليفةُ لِخَادِمه: "أَحْضِرْهُ السَّاعَةَ كَيْفَ كَانَ"-
فَذَهَبَ إِلَيْهِ الخَادِمُ وَأَحْضَرَه- فَلَمَّا حَضَرَ بَيْنَ يَدَي أَمِيْرِ
المؤمنينَ قَالَ لَه: "مَنْ هٰؤُلاءِ الحكماءُ الَّذِيْنَ كَانُوْا عِنْدَكَ؟"
قَالَ: "يَاأَمِيْرَ المؤمنِينَ! هُمُ الْجُلَسَاءُ الَّذِيْنَ لَانَمَلُّ حَدِيْثَهُمْ وَلَا
يَغُشُّوْنَ لَنَا سِرًّا، وَيُفِيْدُ وَنَنَا مِن عِلْمِهِم"-
الخليفةُ أَنَّه يُشِيْرُ بِذٰلِكَ إِلَى الْكُتُبِ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ تَأَخُّرَه.

التَّمَارِيْنُ

١- اُذْكُرْ بَعْضَ فَوَائِدِ الكتابِ-

٢- رَتِّبِ الْجُمَلَ الآتِيَةَ:

(ا) جَالساً، وحوله، وَجَدَه، كُتُبُه-

(ب) إنّ، يَسْتَدْعِيْكَ، العالم الجليل، أمير المؤمنين،

(ج) لانملّ، الذين، حديثهم، الجلساء، هم

٣- تَرْجِمْ مَايَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

کتاب تنہائی کی بہترین ساتھی ہے۔

کتاب نیکی اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

کتاب گذرے ہوئے لوگوں کے قصے اور حالات بیان کرتی ہے۔

کتاب ایسا دوست ہے جو نہ کسی کی غیبت کرتا ہے، نہ چغلی کھاتا ہے نہ

اور خیانت کرتا ہے۔

اہل علم کتاب سے محبت کرتے ہیں، گویا کہ کتاب ان کی زندگی کا سرمایہ ہے۔

کتاب عقل اور ادب سکھاتی ہے۔

طالب علم کو اچھی کتاب کا انتخاب کرنا چاہئے۔

ایسی کتاب سے اجتناب ضروری ہے جو قاری کے اخلاق کو خراب کرنے کا

بنے۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْمُشَارَكَةُ فِي الْعَمَلِ

قَالَ النبيُّ ﷺ: "النَّاسُ سَوَاسِيَةٌ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ-"

مَعْنَى الْحديثِ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ مُتَسَاوُوْنَ، لا فَضْلَ لِأَحدٍ عَلى أحَدٍ إِلَّا بِالتَّقْوى، كَمَا يَقُوْلُ اللهُ تعالى: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللهِ أَتْقَاكُمْ﴾- وَلاَ يَتَمَيَّزُ أَحَدٌ على غَيْرِه إِلا بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ-

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِيَدَيْهِ، وَأَنْ يُشَارِكَ أَصْحَابَه فِي العملِ-

كَانَ هُوَ وَأَصْحَابُه يَوْمًا عَلى سَفَرٍ، وَحَانَ وَقْتُ الطَّعَامِ، وأَرَادُوْا أَنْ يُجَهِّزُوْا شَاةً لِطَعَامِهِمْ-

قَالَ أَحَدُ أَصْحَابِه : عَلَيَّ ذَبْحُهَا

وَقَالَ آخَرُ : عَلَيَّ سَلْخُهَا کھال

وَقَال ثَالِثٌ : عَلَيَّ طَبْخُهَا

فَقَالَ النبيُّ ﷺ : وَعَلَيَّ جَمْعُ الْحَطَبِ-

فَقَالُوْا: يارَسُوْلَ اللهِ إنَحْنُ نَكْفِيْكَ الْعَمَلَ-

فَقَالَ: أَعْلَمُ أَنَّكُمْ تَكْفُوْنَنِي، وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَتَمَيَّزَ مِنْ

أَصْحَابِيْ بِشَيْءٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحانَه وتعالى يَكْرَهُ مِنْ عَبْدِه
يَرَاهُ مُتَمَيِّزًا بَيْنَ أَصْحَابِه۔

التَّمارِيْنُ

١- ما العملُ الّذى أرادَ النبىُّ ﷺ أن يُشارِك فيه أصحابَه

٢- أُكْتُبْ ثَلاثَةَ سُطورٍ عَنْ عملٍ تَعاوَنْتَ فِيْهِ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِكَ؟

٣- ضَعْ كُلَّ كلمةٍ مِمّا يأتى فِى جُملةٍ مِنْ عِنْدِكَ:

الشاة- العملُ- على سفرٍ -المشط- الحطب-

٤- تَرْجِمْ مَايأتى إِلَى العربيّةِ:

اسلام عمل اور جدوجہد کی دعوت دیتا ہے۔
عمل شرف اور عبادت ہے۔
نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کو کام کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔
جب مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو نبی کریم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کردیا۔
انصار نے مہاجرین کو اپنے اموال میں شریک کرلیا۔
جب ایک انصاری نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنے مال میں شریک کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا، بازار کی طرف میری رہنمائی کریں تاکہ میں خرید وفروخت کروں اور اپنے ہاتھ سے روزی کماؤں۔
چند دنوں میں آپ مالدار تاجر بن گئے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

حِكَايَاتٌ وَطَرَائِفُ

قَالَ الْأَصْمَعِيُّ: قُلْتُ لِغُلَامٍ حَدَثِ السِّنِّ مِنْ أَوْلَادِ العَرَبِ: "أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِائَةُ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَأَنْتَ أَحْمَقُ؟" فَقَالَ: "لَا، وَاللّٰهِ"- قُلْتُ: "وَلِمَ؟" قَالَ: "أَخَافُ أَنْ يَجْنِيَ عَلَيَّ حُمْقِي جِنَايَةً تُذْهِبُ مَالِي وَيَبْقَى عَلَيَّ حُمْقِي"-

١- مَرَّ مَجْنُوْنٌ بِأَطْفَالٍ يَلْعَبُوْنَ تَحْتَ شَجرةٍ، وَكَانُوا عَشَرَةً، وقال بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: تَعَالَوْا حَتّٰى نَسْخَرَ بِهذا المَجْنُوْنِ "فَقَالُوا: "يا مَجْنونُ اِصعَدْ هذهِ الشَّجَرَةَ وخُذْ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ"- قال المجنونُ: "أَعْطُوْنِى الدَّراهِمَ أَوَّلاً" فأَعْطَوْهُ إِيَّاهَا- أَخَذَ المجنون الدَّراهمَ وقَالَ: "هَاتُوْا سُلَّمًا"- فقالوا: "لم يَكُنْ هذا فِى الشَّرْطِ"- فَقَالَ: "كَانَ فِى شَرطِى دُونَ شَرْطِكم"

٢- كَانَ رَجُلٌ فِى دارٍ بِأُجْرَةٍ، وَكَانَ خَشَبُ السَّقْفِ يَتَفَرْقَعُ كَثِيْراً، فَلَمَّا جَآءَ صَاحِبُ الدَّارِ يُطَالِبُه بِالْأُجرةِ قَالَ لَه: "أَصْلِحْ هذَا السقفَ، فإِنّه يَتَفَرْقَعُ"-

قال: "لا بَأسَ عَلَيْكَ، فَإِنّه يُسَبِّحُ اللّٰهَ"-

قال: "أخْشَى أنْ تُدْرِكَهُ الرِّقَّةُ فَيَسْجُدَ"۔

٣- رَمَى رجلٌ عُصْفوراً فَأَخْطَأ، فَقَالَ لَه رَجُلٌ: "أحْسَ[illegible]
فَغَضِبَ وَقَالَ: "أتهزَأُ بِي؟" "قَالَ: "لا، ولكنْ أحْسَنْتَ [illegible]
الْعُصْفورِ۔

٥- مَرَّ رجلٌ مِّنَ الأَذْكِياءِ برجُلٍ قائِمٍ فِي الطَّرِيقِ۔ [illegible]
"لِمَ تَقِفُ هُنا؟"۔ قَالَ: "أنْتَظِرُ إنسانا"۔
فقال: "إذًا يَطُوْلُ قِيامُكَ"۔

اَلتَّمْرِيْنُ

تَرْجِمْ مايأتي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

١۔ ایک آدمی نے ایک فقیہہ سے پوچھا: جب میں نہانے کیلئے اپنے کپڑے اتار دوں
اور نہر میں داخل ہو جاؤں تو کیا اپنا منہ قبلہ کی طرف کروں یا کسی اور طرف؟
فقیہہ نے کہا: تم اپنا منہ ان کپڑوں کی طرف کرو جو تم نے اتارے ہیں۔

٢۔ خلیفہ معتصم کا وزیر خاقان بیمار ہو گیا۔ خلیفہ اس کی عیادت کیلئے اس کے گھر گیا
خاقان کا بیٹا فتح اس وقت چھوٹا بچہ تھا، وہ بہت ذہین تھا۔ معتصم نے اس سے کہا: کیا
تمہارا گھر خوبصورت ہے یا ہمارا گھر؟ اس نے جواب دیا: اس وقت ہمارا گھر اچھا
ہے اس نے پوچھا: کیوں؟ بچے نے جواب دیا: "کیونکہ امیر المومنین ہمارے گھر
میں ہیں"
پھر معتصم نے بچے کو اپنی انگوٹھی دکھائی اور کہا: کیا تم نے اس انگوٹھی سے
خوبصورت کوئی چیز دیکھی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، وہ ہاتھ جس میں یہ انگوٹھی ہے۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اِبْنُ الْأَكْرَمِيْنَ

سَيِّدُنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ أعْظَمِ خُلَفَاءِ الدَّوْلَةِ الإِسْلَامِيَّةِ۔ وَاشْتَهَرَ بِالْعَدْلِ وَالصِّدْقِ فِي القولِ وَالْعَمَلِ۔ وكانَ يَتَفَقَّدُ أحْوَالَ الرَّعِيَّةِ وَيُراقِبُ عَلَى وُلَاتِهِ وَعُمَّالِه۔ وإذا اعْتَدَى أحَدٌ عَلَى أحَدٍ اِنْتَقَمَ لَه مِنْهُ وَإنْ كَانَ الْمُعْتَدِي وَالِياً كبيراً۔

فِي خِلافَتِه كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عنه وَالِياً على مِصْرَ، وَ فِي يَوْمِ المِهْرَجَانِ تَسَابَقَ مِصْرِيٌّ و مُحَمَّدُ بن عَمْرِو بْن العاصِ فِي إجْرَاءِ الْخَيْلِ۔ فَتَقَدَّمَ فَرَسُ المِصْرِيِّ على فَرَسِ مُحمدِ بْنِ عَمْرٍو، فَعَزَّ عَلَيْهِ أن يَّسْبِقَه رجلٌ مِنَ العَامَّةِ۔ غَضِبَ ابْنُ عَمْرٍو، وَوَثَبَ على المِصْرِيّ وأخذ يَضْرِبُه بالسَّوطِ ويَقُولُ لَه: "أنَا ابْنُ الْأَكْرَمِيْنَ"

رَحَلَ المِصْرِيُّ إلى أميرِ المؤمنين عُمَرَ بنِ الخطاب رضي الله عنه فِي المَدِيْنَةِ، وَشَكَا لَه، فَأَمَرَ سَيِّدُنا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عنه بِإِحْضَارِ عَمْرٍو وابْنِه۔ فَلَمَّا وَقَفُوْا جَمِيْعًا بَيْنَ يَدَيْهِ نَظَرَ إِلَى المِصْرِيِّ وقَالَ لَه: "خُذِ السَّوْطَ واضْرِب ابْنَ الْأَكْرَمِيْنَ"۔

ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عَمْرٍو غَاضِباً وَقَالَ لَهُ: "يَا عَمْرُو
اسْتَعْبَدْتُمُ النَّاسَ وَقَدْ وَلَدَتْهُمْ أُمَّهَاتُهُمْ أَحْرَاراً؟"

فَانْظُرْ إِلَى مَبْدَإِ الْمُسَاوَاةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْإِسْلَامِ، وَانْظُرْ
أُولٰئِكَ الْمُسْلِمِينَ الْأَوَائِلِ كَيْفَ كَانُوا يَحْكُمُونَ بَيْنَ
بِالْعَدْلِ۔

التَّمَارِيْنُ

۱- أَجِبْ عَنِ الْأَسْئِلَةِ التَّالِيَةِ:

(ا) مَاذَا فَعَلَ ابْنُ عَمْرٍو بِالْمِصْرِيِّ؟

(ب) لِمَاذَا قَالَ عُمَرُ لِلْمِصْرِيِّ: "اِضْرِبِ ابْنَ الْأَكْرَمِينَ"؟

(ج) مَا رَأْيُكَ فِيمَا فَعَلَهُ الْخَلِيفَةُ عُمَرُ رضي الله عنه؟

۲- اُكْتُبْ خَمْسَةَ سُطُورٍ عَلَى مَبْدَإِ الْمُسَاوَاةِ فِي الْإِسْلَامِ۔

۳- حَوِّلْ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہجرت سے چالیس سال پہلے پیدا ہوئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت بڑے فاتح اور بے مثال حکمران تھے۔

غیر مسلم مورخین بھی آپ کی تعریف کرتے ہیں۔

آپ خلافت کے امور میں صحابہ کرام کے ساتھ مشورہ کرتے۔

آپ اپنے عمال کا محاسبہ کیا کرتے تھے۔

آپ نے عمال کو محل میں رہنے اور قیمتی لباس پہننے سے منع کیا تھا۔

جب مصر کے عامل عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ نے قیمتی لباس پہنا اور محل میں
اقامت پذیر ہوئے تو آپ نے انہیں معزول کر دیا اور حکم دیا کہ موٹا لباس پہنو اور
بکریاں چراؤ۔

الدرسُ التاسع والأربعون

فَطَانَةٌ

كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ كَثِيْرَ الشَّحْمِ، يَصْعُبُ عَلَيْهِ
يَتَحَرَّكَ مِنْ مكانٍ إلى آخرَ، فَجَمَعَ الْأَطِبَّاءَ وقالَ لَهُمْ: "احْتَالُوا
بِحِيْلَةٍ يَخِفُّ بِهَا لَحْمِي هذا قَلِيلًا" فَمَا قَدَرُوْا على عِلَاجِهِ.

فَجَاءَهُ طَبِيْبٌ عَاقِلٌ وَادَّعى أَنَّه يُعَالِجُ المَلِكَ- فقالَ لَهُ
الْمَلِكُ: "عَالِجْنِي ولَكَ ما تَطْلُبُ"- فقالَ الطَّبِيبُ: "أَنَا طبيبٌ
مُنَجِّمٌ، فَدَعْنِي أَنْظُرُ اللَّيلةَ فِي طَالِعِكَ، لِأَرَى أَيُّ دَواءٍ يُوَافِقُكَ"

فَلَمَّا أَصْبَحَ قالَ لَه: "أَيُّها المَلِكُ! أَعْطِنِي الْأَمَانَ" فَلَمَّا أَمَّنَهُ
قَالَ: رَأَيْتُ طَالِعَكَ يَدُلُّ عَلى أَنَّه لَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِكَ غَيْرُ شَهْرٍ
وَاحِدٍ"-

فَلَمَّا سَمِعَ المَلِكُ ذلك تَرَكَ الدُّنْيا ولَذَّاتِها، واحْتَجَبَ عَنِ
النَّاسِ وخَلاَ وَحْدَه كَئِيبًا حَزِينًا- كُلَّمَا مَضَى يَوْمٌ ازْدَادَ هَمًّا
وغَمًّا حَتَّى هَزِلَ وَخَفَّ لَحْمُه- بَعْدَ ثَمَانِيَةٍ وعِشْرِيْنَ يَوْمًا
حَضَرَ الطبيبُ، وقال له المَلِكُ: "مَاذَا تَرَى الآنَ"؟ قالَ
الطبيبُ: "أَعَزَّ اللهُ المَلِكَ! أنا لاَ أَعْلَمُ عِلمَ الغيبِ، وَاللهِ، إِنِّي
لاَ أَعْلَمُ عُمْرِي، وكيفَ أَعْلَمُ عُمْرَكَ، ولكنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدِي

إِلَّا الْغَمَّ- فَلَمْ أَقْدِرْ أَنْ أَجْلِبَ إِلَيْكَ الْغَمَّ إِلاَّ بِهذِهِ الحِيْلَةِ،
الْغَمَّ يُذِيْبُ الشَّحْمَ، فَأَعْطَاهُ الْمَلِكُ عَلى ذلك جائزةً

التَّمَارِيْنُ

١- اِسْتَعْمِلِ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةَ فِي جُمَلٍ مُفِيدَةٍ:
الشحم- الغم- يُذِيبُ- لحم- مُنَجِّمٌ-

٢- بِأَيِّ حِيْلَةٍ عَالَجَ الطَّبِيبُ الملِكَ؟

٣- تَرْجِمْ مايأتي إِلَى العربية:
ایک آدمی نے حج کے موقع پر اعلان کیا کہ قریش میں جس نے قرآن پاک حفظ کیا ہے وہ میرے پاس آئے۔ میں اسے ایک ہزار دینار انعام دوں گا۔ کافی دن انتظار کے بعد ایک قریشی حافظ اس کے پاس آیا اور اپنا انعام وصول کر لیا۔
اس شخص نے اعلان کر دیا کہ میں آئندہ سال پھر آؤں گا اور ہر قریشی حافظ کو ایک ہزار دینار انعام دوں گا۔
اگلے سال وہ شخص بہت سا مال لے کر مکہ شریف آیا۔ جب اس نے اعلان کیا تو بہت سے حافظ جمع ہو گئے اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے ایک سال میں قرآن کریم حفظ کر لیا ہے۔
وہ شخص ہر حافظ کا امتحان لینے کے بعد انعام دینے لگ گیا یہاں تک کہ مال ختم ہو گیا لیکن کچھ حفاظ باقی تھے۔

الدَّرْسُ الْخَمْسُوْنَ

أَخْلِصْ قَلْبَكَ لِلّٰهِ

قَالَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: خَرَجْتُ لِلْحَجِّ
كُنْتُ سَائِراً فِى الْبَادِيَةِ، إِذْ رَأَيْتُ غُرَاباً فِى فَمِه رَغِيْفٌ۔

فَقُلْتُ: هٰذا غُرَابٌ يَطِيْرُ وفِى فَمِه رَغِيْفٌ، إِنَّ لَه لَ
فَتَبِعْتُه حَتّٰى نَزَلَ عِنْدَ غَارٍ، فَذَهَبْتُ إِلَيْهِ وَرَأَيْتُ هُنَاكَ رَ
مَشْدُوْداً والرَّغِيفُ بَيْنَ يَدَيه۔ فَقُلْتُ لِلرَّجلِ: "مَنْ أَنْتَ؟"
فقال: أَنا مِنَ الْحُجّاجِ، أَخَذَ اللُّصوصُ مَالِى ومَتَاعِىْ وشَدُّ
وأَلْقَوْنِى فِى هذا الْمَوْضعِ كَمَا تَرَى، فَصَبَرْتُ عَلَى الْجُو
أَيَّامًا، ثمّ تَوَجَّهْتُ إِلى رَبىِّ فقلتُ: يامَنْ قَالَ فِى كِتَابِهِ العز
﴿أَمَّنْ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ﴾۔ فَأَنَا مُضْطَرٌّ فَارْحَمْنِى
فأَرْسَلَ اللّٰهُ إِلَىَّ هذا الغُرابَ بِطَعَامِىْ۔

قال مالكٌ رحمهُ اللّٰهُ: فَحَلَلْتُه مِنَ الْوِثَاقِ، ثُمَّ مَضَيْنَا فَعَطِشْ
وَلَيْسَ مَعَنَا ماءٌ، فَنظَرْنا فِى البادية فرأَيْنا بِئراً عَلَيْهَا ظِبَاء۔
فدَنَوْنا مِنْهَا، فنفرتِ الظِّباءُ وأَقامَتْ غَيْرَ بعيدٍ۔ فَنزلْنا فى البئر
وشَربْنا مِنْهَا الماءَ وعزَمْنا أَلاَّ نَبْرَحَ حتّى نَسْقِىَ الظّباءَ، فَحَفَرْتُ
أَنا وَصَاحِبِى حُفْرَةً، ومَلأْناها بالماءِ، وتنحَّيْنا، فأَقْبَلَتِ الظّباءُ

وشربتْ حتى رَوِيَتْ، فإذاً هَاتِفٌ يَهتِفُ بى: يا مالِكُ إدعَانا
صاحِبُكَ وتَوَجَّهَ إِلَيْنَا بطلبه فأَجَبْنا، وأَطْعَمْنَاهُ، وحَلَلْنا وَثَاقه،
وسقَيْنَاه، وتَوكَّلتَ عَلَيْنَا الظِّباء فَسَقَيْنَاهَا۔

التمارين

١- هاتِ مُفرداتِ للجموع وجموعاً للمفردات فيما ...

غراب، لصوصٌ، رغيف، ظباء، موضع۔

٢- ضعْ كُلَّ كلمةٍ مِمّا يأتي في جُملةٍ مِنْ عندكَ:

البادية- غار- المُضْطَرُّ- الوثاق- الجوع۔

٣- تَرْجِمْ مايأتي إلَى العربيّةِ:

ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مانگنے کیلئے آیا۔ وہ ...
وہاں ٹھہرا رہا۔ کسی آدمی نے اسے کہا: تم نے اللہ تعالیٰ کا دروازہ چھوڑ دیا ...
امیر المومنین کے دروازہ پر بیٹھ گئے ہو، جاؤ اور قرآن سیکھو، یہ تمہیں ہر ایک ...
بے نیاز کردے گا۔
وہ آدمی وہاں سے چلا گیا اور کچھ مدت غائب رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ ...
نے اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے آپ کو بتایا کہ اس نے دنیا کو ترک ...
ہے اور عبادت میں مشغول ہو گیا ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں تمہاری ملاقات ...
کا مشتاق تھا۔ تم کہاں چلے گئے تھے؟
اس نے جواب دیا: میں قرآن کریم سیکھتا رہا اور اس نے مجھے ہر چیز سے ...
نیاز کر دیا ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم نے قرآن کریم میں کیا پایا؟
اس نے جواب دیا: میں نے قرآن کریم میں پایا ہے "وفي السَّـ...
رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ"۔

الدَّرْسُ الحادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

الْحِكَمُ

١- ... الْمُؤمِنَ إذَا أرَادَ أنْ يَتَكَلَّمَ بِكَلامٍ تَدَبَّرَهُ فِي نَفْسِهِ،
... خَيْرًا أبْدَاهُ، وَإنْ كَانَ شَرًّا وَارَاهُ۔

٢- إذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ۔

٣- إذَا أقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلَى أحَدٍ أعَارَتْهُ مَحَاسِنَ غَيْرِهِ، وَإذَا
... عَنْهُ سَلَبَتْهُ مَحَاسِنَ نَفْسِهِ۔

٤- إذَا أرَدْتَ أنْ يَدُوْمَ حُبُّكَ فَأحْسِنْ أدَبَكَ۔

٥- أضْعَفُ النَّاسِ مَنْ ضَعُفَ عَنْ كِتْمَانِ سِرِّهِ، وَأقْوَاهُمْ
مَنْ قَوِيَ عَلَى غَضَبِهِ، وَأصْبَرُهُمْ مَنْ سَتَرَ فَاقَتَهُ، وَأغْنَاهُمْ مَنْ
قَنِعَ بِمَا تَيَسَّرَ لَهُ۔

٦- الإنْسَانُ بِلَا عَقْلٍ كَتِمْثَالٍ بِلَا رُوْحٍ۔

٧- آفَةُ النُّصْحِ أنْ يَكُوْنَ جِدَالاً، وأدَاهُ أنْ يكونَ جِهاراً۔

٨- حُسْنُ السُّؤالِ نِصْفُ الْعِلْمِ۔

٩- الْحِرْصُ يَنْقُصُ الْمَرْءَ مِنْ قَدْرِهِ، وَلَا يَزِيْدُ فِي رِزْقِهِ۔

١٠- الدُّنْيَا تَغُرُّ، وَتَضُرُّ، وَتَمُرُّ۔

١١- اِرْجِعْ إلَى الْحَقِّ وَإنْ ثَقُلَ عَلَيْكَ۔

١٢- زِينَةُ الإِنسانِ ثَلاثَةٌ: الْحِلْمُ والْمَحَبَّةُ والْحُرِّيَّةُ-

١٣- كُونُوا عُلَمَاءَ صَالِحِيْنَ، فإن لَمْ تكونوا علماءَ صالـ

فَجَالِسُوا الْعُلَمَاءَ، وَاسْمَعُوا عِلْمًا يَدُلُّكُم عَلَى الْهُدى، ويَرُدُّ

عَنِ الرَّدَى-

١٤- كَمَا أَنَّ فِي الأَبْنِيَةِ قد يُجِيبُ الصَّدَى وَلَيْسَ ثَمَّ

شخصٌ، كَذلك فِي النَّاسِ مَن لَّه صُوْرَةُ الإنسانِ-

١٥- لِكُلِّ امْرِئٍ فِي مَالِه شَرِيْكَانِ: الوارثُ وَالْحَوَادِثُ-

١٦- لاَ تَحْتَقِرْ مِنَ الْخَيْرِ قليلاً، فَإِنَّ القليلَ مِنَ الخَيْرِ كَثِيْرٌ-

١٧- لاَ تَطْلُبْ سُرْعَةَ الْعَمَلِ، وَاطْلُبْ تَجْوِيْدَه، فإنَّ النَّا

لاَيَسْأَلُوْنَ عَنْ مُدَّةِ العملِ، وإنَّما يَسْأَلونَ عَنْ جَوْدَتِه-

١٨- لاَ أُرِيْدُ أنْ أَكُوْنَ مَوْضِعَ خوفٍ، بلْ مَوْضِعَ احْتِرامٍ-

الدرس الثاني والخمسون

أَحَادِيْثُ مُخْتَارَةٌ

إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فاشْهَدُوْا لَه بِالإِيْمَانِ-

إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ

ينظر إلى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ-

ثَلاَثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلاثٌ مُهْلِكَاتٌ: فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ:

العدلُ فِي الغَضَبِ وَالرِّضَا، وَخَشيةُ اللهِ فِي السِّرِّ وَالعَلانِيَةِ،

القصدُ فِي الغِنَى وَالفَقْرِ-

أمّا الْمُهْلِكَاتُ: فَشُحٌّ مُطَاعٌ، وهَوًى مُتَّبَعٌ، وإعجابُ المرءِ

بنفسه-

النَّاسُ كَالإِبِلِ المِائَةِ، لاَ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً-

مَا أَمْلَقَ تَاجِرٌ صَدُوْقٌ-

يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي، مَالِي! وإِنَّمَا لَكَ مِنْ مَّالِكَ مَا

كلتَ فَأَفْنَيْتَ، أولَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ وَهَبْتَ فَأَمْضَيْتَ-

٧- اِسْتَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ "لاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ" فإنَّها

تَدْفَعُ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهَا الْهَمُّ۔

٨- أَطِبِ الْكَلاَمَ، وَأَفْشِ السَّلاَمَ، وَصِلِ الأَرْحَامَ، و

بِاللَّيلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، ثُمَّ ادْخُلِ الجَنَّةَ بِسَلاَمٍ۔

٩- إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَقْبَلُ مِنَ العملِ إلاَّ ما كَانَ لَه خا

وَابْتُغِىَ بِه وَجْهُه۔

١٠- إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تُكْثِرُوْا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَافْعَلُوْا، فإنه

شَىءٌ أَنْجَحَ عِنْدَاللهِ تعالى، ولاَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ۔

١١- اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْمَظْلُومًا، قِيْلَ، كَيْفَ أنص

ظَالِمًا؟

قال: تَحْجزه وَتَرُدُّه عَنِ الظُّلمِ، فإِنَّ ذلك نَصْرُه۔

١٢- أَلاَ أُعَلِّمُكَ كلامًا إِذَا قُلْتَه أَذْهَبَ اللّٰهُ تعالى هَمَّكَ

وَقَضَى عَنْكَ دَينَكَ، قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ:

"اللَّهُمَّ إِنِّى أَعوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وأعوذُبِكَ مِنَ الْعَجْ

وَالْكَسَلِ، وأَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُبنِ وَالْبُخْلِ، وأعوذُبِكَ مِنْ غَلَ

الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجالِ۔"

١٣- الإسْلاَمُ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ

، وَتُؤدِّى الزكوة المفروضة، وَتَصومَ رَمضانَ، وتَحُجَّ

الإيمانُ: أن تُؤمِنَ با للهِ، وملاَئِكَتِه، وَكِتَابِه، وبِلقائِه،

ورسُلِه، وتُؤمِنَ بالبعثِ الآخِرِ۔

الحكايات

وَصِيّةُ رجُلٍ لأوْلادِهِ

كان لرجلٍ أربعةُ أولادٍ وكان يُحِبُّهم حُبًّا جمًّا، ولكنّهم
[illegible]وا دائمًا يُشَاجِرُونَ فيما بينهم لِأَسْبابٍ تافِهَةٍ وكان الأبُ
[illegible] ومُضْطَرِبًا من هذا الشِجارِ والخِصامِ- كثيرًامّا دَعَاهُمْ إلى
[illegible]تحادِ ولكن ذهب وَعْظُه سُدىً
فلمّا مَرِضَ مَرضَ الموتِ أرَادَ أن يّنْصَحَهم نصيحةً تَنفَعُهم
[illegible] موتِه فَجَمَعَهُم يَوْمًا وأحْضَرَ لهم حُزْمَةً مِنَ العَصِيّ
[illegible]عطاها لِأكبرِهم سِنًّا وطَلَبَ منه أن يّكْسرَها فَحاوَلَ كَسْرَها
[illegible]كلِّ قُوَّةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ كَسْرَها فأخَذَهَا وَأعطاها لإخوته واحداً
[illegible]حداً فلم يمكنْ لأحدٍ أَن يّكسرَها-
وبعدَ ذلك تَناوَلَ الأبُ الحُزْمَةَ وحَلَّ العِصِيَّ وأعْطى كلَّ
[illegible]حدٍ منْ أولادِهِ عَصًا وطَلَبَ منه كَسْرَها فكسَرَهَا مَعَ
[illegible]سُهولة-
فقال لهم: يا أولادى! أنتم مِثْلُ هذهِ الحُزمةِ -إنْ اجْتَمَعْتُم
[illegible]اتَّحَدتُم لاَ يَغْلِبُكم أحدٌ، وَإِنْ تَفَرّقْتُمْ واختَلفتم سَهُلَ على
[illegible]عدُوِّكم أن يّتغلّبَ عليكم-
[illegible]المغزى: الاتحادُ قوة-

السُّلَحْفَاةُ والْأَرْنَبُ

كانتْ أرنبٌ تَغترُّ بالسُّرعةِ فى الْجَرْيِ وتَسْخَرُ
السُّلحفاةِ على بُطْءِ مَشْيِها وتَنْظُرُ إليها نَظْرةَ اسْتِخْفافٍ-

ذاتَ يومٍ أرادتِ السلحفاةُ أن تُسابقَ أرنباً فى الجرى فقا
لَهَا: "إنى أشْتَاقُ إلى مُسابَقَتِك لأعْرِفَ مَدى قُوَّتِك
فأجابتْها الأرنبُ: "هلْ أنتِ مجنونة كيف تُسابِقِينَنِى و
تَمْشِيْنَ مِشيةَ المريضِ"- فقالتْ لها السلحفاةُ: "لَستُ
معكِ إنى مُصَمِّمَةٌ على السِّباقِ"-

وأخيراً قَبِلَتْ منها الأرنبُ التحدى لِلسِّباقِ، فَعَيَّنتا الهد
وَانْطَلَقتا تَعْدُوَانِ-

ثم إن الأرنبَ بسُرعتها وخِفَّتِها فى الجرىِ قَطَعَتْ مسا
طويلةً فى زَمنٍ قليلٍ فخَلفتِ السلحفاةَ وعندما اِلْتَفَتَتْ ورا
ولَمْ تَرَها قالَتْ: "السلحفاةُ بعيدةٌ عنى فعلىَّ أن أسْتَرِيْحَ فى ه
الْمَرجِ الخصيبِ" فوقفتْ هناك للاستراحةِ فَغَلَبَها النُّعاسُ فَنامَ

أمّا السُّلَحفاةُ فأخذتْ تَجِدُّو تَسْعَى دُون مَلَلٍ وَ تَعَبٍ حتـ
قاربتْ إلى الهَدَفِ- لَمّا استَيقظتِ الأرنبُ من النوم رأت
السلحفاةَ قريبةٌ من الهدف وَانْطَلَقتْ كَالسَّهْمِ تَوَدُّ السَّـ

ى لم تُدرِكِ الهدفَ إلا بعدَ السلحفاةِ- ولم تَنْفَعْها سُرعَتُها
ـنها لأنها لَمْ تَنْطَلِقْ فى الوقت المناسب- فندمتْ على
ـطها و خيبتها رَغم سُرعةِ عَدوِها-

ـخيبةُ لِمَن يَغترُّ بنفسه فيتوانَى، والظَفَرُ لمن يُبادِرُ ويُثابرُ-

ـزى: الْمُغترُّ بنفسه خائبٌ-

اَلاسْتِغَاثَةُ الكاذِبَةُ

كَانَ وَلَدٌ يَرْعى غَنَمًا فَيَخْرُجُ بِهَا كلَّ يومٍ إلى مَرْعىً ن
مِن قَريتِه لِتَأْكُلَ مِنَ العُشب الأَخْضَرِ-

ذاتَ يومٍ أَرادَ الولدُأن يَّمزَحَ مَعَ أهلِ القريةِ فَصَاحَ بأ
صوته: "الذئبَ الذئبَ! أَغِيثُونى ياأهلَ القرية" فخَرج الر
بِعِصِيِّهِمْ لِإغاثَتِهِ ولكنّهم لَمْ يَجِدُوا هُناك شيئاً- فَعادُوا
بُيوتهم، والولدُ يَسْخَربهم ويَضْحَك وفى اليوم التَّالى أتى ذ
حَقيقةً فخاف الولدُ واسْتَغاث بأهل القرية قائلاً: "الذ
الذئب"! ولكن لم يلتفتْ لِنَجْدَته أحدٌ، لأَنّهم ظَنُّوا أن الو
يَسْتَهْزِئ بهِمْ كما فَعَلَ فى اليوم السابق- وكانتْ عاقبة ذ
أنّ الذئبَ سَطَا على الغنم فَافْتَرَسَ بِعَددٍ عظيم منها- ولو
كَذِبُه فى المرّةِ الأولى لَصدَّقَهُ الناسُ عند اسْتِغَاثَته فى المرّة الثا
وَجَاءُوا لِنَجْدَتهِ-

المغزي: (١) لايُصدَّق الكَذوبُ وَإِنْ صَدَق-

(٢) الكذبُ يُهْلِكُ-

فأسُ الفلاحِ وَالْمَلَكُ

ذهبَ فَلاّحٌ مرةً إلى شاطئِ النّهرِ لِيَقْطَعَ الأَخْشاب فجأةً
سقطَ فأسُه فى النّهرِ- فلمْ يَسْتَطِعْ إِخْرَاجَها، لِأَنّه لم يكن
يعرفُ السِّباحة فَجَلَسَ على شاطئِ النهر حَزِينًا باكيًا- وبَيْنما
هو كذلك إذْ أرسَلَ اللهُ إليه أَحَدًا مِنَ الملائكةِ- فَسأَلَه الملكُ
عن سببِ الْحُزْنِ والبُكاءِ- فأجابه الفلاحُ بأنّ فأسه قد سَقطتْ
فى النهر وأنّه لا يَقدِرُ على إِخراجها- فَغَطَسَ الملكُ فى النهرِ
وخرجَ ومَعَه فأسٌ مِنَ الذّهبِ وقالَ للفلاحِ: "هَلْ هذه
فأسُك؟" فقال الفلاح: "لا"- فَغطَسَ الملكُ مَرّةً ثانيةً وخَرَجَ
ومعه فأسٌ مِنْ فِضَّةٍ- وقال للفلاح: "هل هذه فأسُك؟" فقال
الفلاحُ: "لا- إنّ فأسى مِنَ الحديدِ"- فغطسَ الملكُ وخرج ومعه
فأسُ الفلاحِ، وقال له: "هل هذه فأسك؟" قال: "نعم"-
فأعطاه الملكُ الفأسَ الذهبيّةَ وَالْفِضّيّةَ مع فأسه جزاءً له على
صدقه فأخذَهُما الفلاحُ وَانْصَرفَ مَسْرُوراً-

المغزى: الصّدقُ كنزٌ-

الرسائل

أيها الوَلَدُ!
إذا أردْتَ أن تكتب خطَابًا فأحْضِر وَرَقةً وقلمًا وَاكتُب
بالقلم على الورقةِ ماتُرِيدُ ولاَحِظ السهولةَ والسَّلاسةَ والإيجازَ
عند الكتابةِ واحْذَرِ الألفاظَ الصَّعْبَةَ والعباراتِ المُغلَقةَ-
لاَبُدَّمِن أن يكون خِطابُكَ بألفاظٍ جَلِيَّةٍ وعباراتٍ مفهومةٍ
وبخطٍ واضحٍ جميلٍ-
بعدَ أنْ فرغْتَ مِنَ الكتابةِ ضَعِ الخِطابَ فى ظرفٍ وأغْلِقه
واكتُبْ عليه عنوانَ المُرسَلِ إليه- وألصِقْ طَابعَ البريدِ فى أعلى
الظرفِ مِنَ الجِهَةِ اليُمْنى ثُمَّ ضَعْهُ فى صُندوقِ الخطابات-

أيها الولدُ!
بعدَ أنْ تُودِعَ خطابَكَ فى صندوقِ الخطابات يجئُ ساعى
البريدِ ويَحملُ الخطابَ فى مِحْفَظَتِه ويَذهَبُ به إلى مَكتب
البريد- بعد يوم أويومين يَصِلُ الخطابُ إلى المرسل إليه-

عناصر الرسالة:

(١) المصدر و التاريخ: المصدر هو مكانُ إرسالِ الرسالة-
ويُذكَرُ التاريخُ بعد ذكرِ المصدرِ-

(٢) الديباجة: وهى تختلف باختلاف الأشخاصِ الذينَ نكتب

لهم إن كان الشخْصُ المرسَل إليه من درجتنا سِنًّا وعلمًا ...

بكلمة: عزيزى أو صديقى أو أخى أمَّا إذا كان أرْفَعَ منا ...

أوسِنًا فنُخاطبه بكلمة: سيدى أوحضرة الفاضل-

(٣) التحيَّة: وهى أيضًا تختلف باختلاف الأشخاص فَينبغى

يُرَاعى فيها السِنُ والمكانةُ الاجتماعية-

(٤) الموضوع: هوالمقصودُ من الرسالة لذلك يَنْبَغى أن يكـ...

بوضوحٍ وسهولةٍ وإيجازٍ بعيداً عن الإبهام والصعوبة-

(٥) الخاتمة وعبارة التأدب: ينبغى أن تختم الرسالةُ بعبارةٍ لطيـ...

ثم تَلِيْها عبارةُ التأدُّبِ-

(٦) التوقيع: بعد الخاتمة يُوَقِّعُ المرسِلُ لجهةِ الشمال ويذكر ...

عنوانَه-

وإلَيْك أيُها الطالبُ الذكى رسالة نموذجِيَّةٌ تَظْهَرُ فيـ...

عناصرُها-

(١) المصدر والتاريخ: دارالعلوم المحمدية الغوثية بهيره

فى ٢١-١١-١٩٩٦م

(٢) الديباجة: حضرةَ الصديق الفاضل السيد محمد عظيم-

(٣) التحية: السلام عليكم ورحمة الله وبركاته-

(٤) الموضوع: من مُدَّةٍ طويلةٍ لم أتسلَّمْ منك الرسالةَ كم أنا

... لزيارتك فَعَلَى الأقلِّ اكْتُبْ إلىَّ الرسالةَ فالرسالةُ نصفُ

... المشاهدة-

... أن لاَّ تَضِنَّ علىَّ بجواب الرسالة وأسألُ الله ان

... يُخَلِّينى بلقائك-

... ينبغى ... منى إهداءُ التحياتِ إلى جميع أفراد الأسرة والإخوان

الأصدقاء-

(٥) الخاتمة وعبارة التأدب: ختاماً: إنى ياعزيزى فى انتظار

رسالتك ومُستعدٌّ لكل خدمةٍ تُكَلِّفُنى بها-

وتَفَضَّلْ بقبولِ فائقِ الاحترامِ-

(٦) التوقيع

صديقك المخلص

محمد جليل

من تلميذٍ إلى والده يصف حالَ مدرسته

دار العلوم المحمدية الغوثية بهيره

١٠ سبتمبر سنة ١٩٩٧م

سيدى والدى المحترم   دام ظلّه العالى!

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته   وبعد-

فإنى أكتُبُ هذه الرسالة من مَدرستى المحبوبةِ وأبعثُ
إليكم مُعبِّراً عن سرورى واغْتِباطى راجياً ألاّ تَشْغَلُوا أنفُ
بالتفكير فى أمْرِى، لأنّى أعِيْشُ فى المدرسةِ بَيْنَ الأصدقاء هُمْ
بمنزلةِ الإخْوةِ وإنّا لَنَجِدُ من حَضَراتِ الأسَاتِذةِ عَطْفًا كعَ
الوالدِ على الولد-

إنّنا مِن بُلدانٍ مُختلفةٍ ولكنّ المدرسةَ جَمَعَتْ بَيْننا- وَرَبطَ
قُلوبنا ذلك الغرضُ النبيلُ الذى اغْتَرَبْنا من أجلِه وهُو طلبُ الع
وتَحْسِيْنُ الأخلاق-

وَفِى الْمَدْرَسةِ مَلاَعبُ رِياضيّةٌ ونادٍ نَجْتَمِعُ فيه ومطع
ومكتبةٌ-ونحن نَسْتَفِيدُ مِنْ كلِّ ذلك ونأْخُذ مِن كُلِّ شئٍ نص
وغُرفاتُ النّوم نظيفةٌ، وفيها مِنْ وسائلِ الرّاحةِ مَايَجْعَلُ الإنس
مُسترِيْحًا مُطمئنًا-

المكرّمَ والدِى على حسن اختياره هذه المدرسة التى
فيها كلُّ أسبابِ الرّاحةِ والتّربِيَة-
أطيبَ التمنّيات وأخلصَ التّحيّاتِ لأمّى المحترمة والإخوة

ولدكم المطيع

محمد رضوان

رسالةٌ من صديقٍ إلى صديقٍ يُهنِّئه بالنّجاح

من قاعةِ الامتحان

١٤ فبراير ١٩٩٧م

صديقى المُجِدُّ أدامَ اللهُ توفيقه!

أُقدِّمُ لَكَ أزكى التّحيّاتِ وأسْنَى الأشواقِ وبعد

فَقَد اطَّلعْتُ فى الصُّحفِ على نتيجتك فى الامتحا[ن]
قَرأتُ رقمَ جلوسك بارزاً بين أرقامِ النّاجحِيْنَ ،فَامْتَلأ[ت]
سَعادةً وسُرِرتُ سُروراً عظيماً، وأسْرعْتُ لكتابة هذه الرس[الة]
إليك مُعَبِّراً عن شعورى وسرورى ومُهنّئا صَديقى ب[...]
العظيم-

ولا عَجَبَ يا أخى! إذا كنتَ فى مُقدّمةِ الناجحِيْنَ فأن[ت]
مثالٌ لِلتلميذِ المُجدِّ فى عَمَلِه والْمُجْتَهدِ والعارفِ لواجب[...]
وقَدْ كنتَ دائماً مَوضعَ إعْجَابِ إخْوَانِك، وثَناءِ أساتِذتك
وتلك هى صِفاتُ النّجاحِ ومُؤهّلاتُ الفلاحِ-

إنّى أتَقَدّمُ إليك بأطْيَبِ التّهَانى القَلْبِيّةِ لنجاحك البا[هر]
الذى أفْرحَ قَلْبى وأثْلَجَ صَدْرى- وإنى أرجو أن يُديمَ الله
عَلَيْكَ نِعْمَةَ التوفيقِ و النّجاحِ فى كلّ مَرْحَلَةٍ من مراحل[...]

[...] الطويلة السعيدة كَمَا أرجو أن تَقْبلَ هذه التّهنئة
[...] التى أبعث بها إليك-
[...] لك اطّرادَ التّقدّمِ والفلاحِ-

صديقك المخلص

رقم الجلوس: ١٢٣٤

رسالةٌ من ولدٍ إلى والده لطلب النقود

من قاعة الامتحان

١٢ إبريل ١٩٩٧م

حضرة والدى المكرّم حفِظَهُ الله!

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته--

أرجو من الله تعالى أن تكون مُتمتّعًا بصِحَّةٍ وعافيةٍ-
مُشتاقٌ إليكُمْ جميعاً، وأحِنُّ إلى لِقَاءِكُم- لولا العِلمُ وحُبُّه
رضِيْتُ بهذا الفراقِ الطويلِ-

قَدْ مَضَتْ عَلَىَّ ثلاثةُ أَشْهُرٍ هُنا فِى المَدْرسةِ وأنا أُنفِقُ
ذلك المَبْلغِ الذى تكرَّمْتُمْ به عَلَىَّ يومَ غادَرْتُ بَيْتِى-
الفلوسُ قد نَفِدَتْ فى حَوَائِجى والْآنَ صَفِرتِ الأَيَادى
ياسيدى الوالد! فى حاجةٍ مَاسَّةٍ إلى نقودٍ لِكَىْ أَشْتَرِىَ بعض
الكُتُب والأدواتِ المدرسِيَّةِ- وفصلُ الشّتاءِ مُقبلٌ وأُريدُ أن
أشترىَ الملابسَ الشَتَوِيّةَ- ولذلك أرجو من حضرتكم أن
تُرسِلُوْا إِلَىَّ خمسَ مائةِ روبيةٍ كرماً علىَّ وشفقةً على أحوالى-
لَوْلاَ شِدةُ الحاجة لَمَا أزْعَجْتُك بطلبى-

وأرجو أن تُبَلِّغوا سيدتى الوالدةَ مَحبَّتى وإخلاصى

إخوتى جميعًا-

أرجو من الله أن يُوَفِّقنى لرضاكم

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ابنك البار

رقم الجلوس: ١٤٦٨٩

من تلميذٍ إلى والدته يُخبرُها بالنّجاحِ فى الامت

من قاعة الامتحان

٨ نوفمبر سنة ١٩٩٧م

سيّدتى الوالدة الحنون

أُقبّلُ يَدَيْكِ وأُهدِيْكِ تَحِيَّاتى وأشواقى- وبعد:

ظننتُ أنّكِ مشتاقةٌ إلى التّعرُّفِ على نتيجتى
الامتحان-لذلك أُحَرِّرُ لك هذه الرسالةَ لِأُبَشِّرَكِ بنجاحى

جَرَى أمسِ إعلانُ النتائجِ للامتحاناتِ السَّنَوِيَّةِ وقد و
الله ونجحتُ فى الامتحانِ بنجاحٍ رائعٍ- فظَهَرَ اسْمِى فى
النّاجحين المُبْرَزِيْنَ- حينما سمعتُ نبأَ فوزِى طِرْتُ فرحًا و
سُرورى عظيماً بهذه النتيجة المُشَرِّفَةِ التى وَفَّقَنى الله إلي
والنجاحُ قد أنسانى جميعَ تَعبِى وَعَنائِى الذى لَقِيْتُه خِلالَ
الاسْتِعْدادِ للامتحان- ولا أَنْسى تَوْصِياتِ سيدى الو
ودَعْواتِكِ الصالحةَ- ياسيدتى الوالدة- التى أخَذَتْ بيد
فَقادَتْنى إلى النجاحِ والفلاحِ وإنّى أشْكُرُ اللهَ الذى أعطا
والدا رحيما و والدةً عطوفةً نَشَأتُ فى ظلال

رجو أن تزفُّوا بُشْرَى نَجاحى للجميع من أفراد
والأقارب- ودُمتُم جميعاً بخيرٍ و سرور-

ولدك البارّ

رقم الجلوس: ٧٨٣

رسالةُ تَعْزِيَةٍ بوفاة أبٍ

شاد باغ لاهور

١٥مارس ١٩٩٧م

صديقي العزيز ألْهَمَهُ الله الصبرَ!

السلام عليكم ورحمة الله و بركاته

اليومَ تَسَلَّمتُ رِسالتك فلمّا قرأتُ نبأَ وفاةِ والدِك
لُبّي، وهاجَ صدْري، وتَفجّرتْ عيْنايَ بالدُّموعِ- يا أخي!
نبأٌ مُؤلمٌ ومُذهِلٌ فإنَّ والدَك- رحِمَهُ الله- كان رجلاً عظي
عَديْمَ النَّظيْرِ وكان يَنبوعَ العَطْفِ والشفقةِ على عائلتِه و
كما كان مُحبّبًا عندَ جميعِ النّاسِ- له في كل قلبٍ مكانٌ- و
بكل لسانٍ ممدوحٌ إنّا لِلّه وإنّا إليه راجعون-

يا عزيزي! إن الموتَ أمرٌ مُحتّمٌ لا مَحِيْصَ عَنْهُ- لاينجو م
إنسٌ ولاَ جنٌّ- كلُّ مخلوقٍ إلى مَماتٍ والدنيا كلُّها إلى الفَناءِ-
ولاَ مَفرَّ مِنْ قضاءِ اللهِ تعالى- هو يَفعلُ مايَشاءُ ولاَ سَبيلَ
لِردِّ أمرِ اللهِ- ولا بَقاءَ لشيءٍ في هذه الدُّنيا- كل شيءٍ هالكٌ إلاّ
وَجْهَه تعالى-

يا أخي! يَنْبغي لَنا أن نَرْجِعَ إلى حَظِيْرةِ الصَّبرِ لأنَّ الجزعَ

... فلذلك يا عزيزي! اِجْعَلْ صَبْرَكَ وعَزاءَكَ جُنّةً من
... وفي الصَّبْرِ أجرٌ و ثوابٌ-
أدعو من الله تعالى أن يُمِدَّك بالصبرِ والسُّلوانِ ويُجزِلَ
ثوابَك-

أخوك وشريك حزنك

محمد اكرام

رسالةٌ من صَدِيقٍ قَروىٍّ يَدْعُو صديقَه الحَضَرِىَّ لِقض

إجازاتِ الصيف فى قريته-

ميانى

١٤-٤-١٩٩٧م

صديقى الحميم السيد أحمد على

تَحِيَّةً طَيِّبَةً وأشواقًا قَلْبِيَّةً- وبعد:

إنَّ المُؤَسَّساتِ التعليمية تُغْلِقُ أبوابَها عَمَّا قريبٍ لإجازاتِ الصَّيْفِ فأنا أنْتَهِزُ هذه الفرصةَ لِأدْعُوَك إلى قَضاءِ هذه الإجازاتِ فى قريتى الجَملية- ولا أظُنُّك يا صديقى! مُخيِّبًا رَجائى-

الآنَ قَدْ أقْبَلَ فصلُ الصيف بِحَرِّه الشديد وقدْ أعددتُ لهذه الأيام بَرنَامَجًا مُمْتِعًا- نَتَمتَّعُ بالحياةِ القرويّةِ وبجمال الطبيعةِ- نَقْضِى الأيّامَ بيْنَ الهُدوءِ والجمالِ، وبين السَّذاجَةِ وَالبَساطةِ- هُنَاك تَعْرِفُ كيفَ يَعيشُ الناسُ عيشةً ساذجةً بصدقٍ وأ... وكيف يُظهِرُونَ سُرورَهم للضيوف وكيف يَتعاوَنُون فيما بيْنهم-

مَاعَدَا ذلك، نَخرُج إلى الحقولِ والبساتين ونُمَتِّعُ أنظارَنا

...الفطرةِ والجمالِ ونَجْلس تَحتَ الأشجارِ الخَضْراء الوارفةِ ونَسْتَعيدُ ذِكْرَيَاتِنا الماضيةَ ونُجدِّدُ الماضِى

فإنى أدْعُوكَ دعوةً خاصةً لقضاءِ الإجازاتِ فى قريتى ولا ...لك عُذرًا، لأنَّ الحياةَ لاتَصْفُو لى إلا بقُربك- أرجو أنك ...عن تَلْبِيَةِ الدعوة-

...تامًا: إنى بانتظارِ جوابك بالإيجابِ وأتَمنىَّ لك دَوامَ ...حة والعافيةِ-

صديقك الذى لاينساك

أنور سعيد

سافرتَ إلى بلد بعيد وعلمتَ أنَّ أخاك يُقصِّر في
دُروسِه فاكْتُبْ إليه ناصِحًا-

من قاعةِ الامتحان

٢٨ فبراير ١٩٩٦م

أخى العزيز وفَّقك الله إلى سعادةِ الدارين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته: وبعد

إنّنى شديدُ الاشتياقِ إليكم جميعاً فلقد مضتْ سنواتٌ وأنا
بعيدٌ عن البيتِ الذى فيه تولدتُ، والأهلِ الذينَ تحتَ ظِلِّهم
تَرَعْرَعْتُ- ولكن الذى أقْلَقَنِى كثيراً هُو إعراضُك عن تحصيلِ
العلومِ واشْتِغَالُكَ بما لايَعْنِيْكَ

قد تَلَقَّيْتُ عنك أنباءً غيرَ سارَّةٍ وبَلَغَنِى أنَّكَ قدْهَجَرْتَ
العِلمَ وَغِبتَ عن المدرسةِ وقَصَّرْتَ فى دُرُوسِك وتَقْضِى الأيامَ
فى لهوٍولعبٍ وتَقْتُلُ الوقتَ بدُونِ فائدةٍ وتُضيِّعُ شبابَك فى
غفلةٍ، فأُبادِرُ إلى كتابةِ هذه الرسالةِ إليك ناصِحًا وأرجومنك
أنْ تضَعَ أُذُنَيْكَ على نُصْحِى، فَتعُودُ إلى المدرسةِ وتُلافِى
ماقصَّرْتَ فى دُروسِك وتَبْذُل وُسْعَكَ فى تَحصيلِ العلم لِكَى
تُصبِحَ انسانًا مُمتازاً و تنْجحَ فى حياتك-

...ى! إحْرِصْ على الاجتهاد ما استطَعْتَ واصْرِفْ
... إلى تحصيل العلم، فلا مَلْجأ لنا إلا العلمُ فهو ثَرْوتُنا التى
...
والْزَمْ مَدْرَسَتك، واعْكِفْ على دروسك سلَّمك الله فى
...ارين-

أخوك

رقم الجلوس: ١١٦

الطلبات

الطلبُ لحصول عُطلةٍ للاشتراك فى زواج الأخِ الأكبر

صاحب السّموّ والسّيادةِ عميد الكلية الحكومية

السلام عليكم ورحمة الله و بركاته-

تلقّيتُ مساءَ الأمْسِ رِسالةً من ساعى البريد ولمّا قرأتُها طار قلبى فرحًا و سروراً، لأنّها جاءتْ تَحْمِلُ لِيَ البُشْرى زواج أخى الأكبر-

ياسيدى! يومُ الجمعةِ الآتيةِ يكون يومَ زواج أخى وهذا اليومُ سرورُ فؤادى وبَهْجةُ نفسى و أُنسُ رُوحى-

أرجو مِن سيادتكم أن تسْمَحوا لى عطلةَ ثلاثةِ أيّامٍ لِأَشْتَرِكَ فى سَعاداتِ الأسرة وأفْرَاحِها-

ولا أَزالُ شاكراً

المُقدِّمُ

الطلبُ لحصول عُطْلَةٍ لأجْلِ المرض

حضرة صاحب السيادة مدير دارالعلوم المحمدية الغوثية

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته-

كُنتُ أُحِسُّ صُداعًا فى رأسى منذُ بِضْعةِ أيّامٍ ولكن مابالَيْتُ وَلاَ احْتَفَلْتُ به ومَا زِلتُ أحْضُرُ فى الدروس- ولكن أُصِبْتُ أمسِ بمرضٍ ألْزَمَنى الفراشَ فذَهَبْتُ إلى الطبيب لِلْفَحْصِ والمعاينةِ، وَلَقدْ تبيَّنَ لى أنّى مُصابٌ بالحُمّى وهذا يَسْتَلْزِمُ لِىَ الرّاحةَ مُدّةَ أسبوعٍ عَلَى الْأَقَلِّ-

وأرجو من حَضْرتكم التكرُّمَ بإعطائى عُطلاتِ الأسبوع الكاملِ كما أَحْتاجُ إلى أدْعِيَتِكُمُ الْمُخْلِصَةِ صباحَ مساءَ-

المقدّم

عبدالرسول

الطلب لحصول عطلةٍ لأمرٍ هامٍّ

حضرة السيد الأستاذ عميد الكلية

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته - وبعد

فقد عَرَضَ لى أمرٌ هامٌّ قد مَنَعَنى عن الحُضورِ فى الْمَدْرَسَةِ ولا يمكن لى اليومَ أنْ أحْضُرَ المدرسةَ وأتَلَقّى الدروسَ-

فلذلك ياسيدى! أرجو من سيادتكم إعطاءى عُطلةَ يومٍ واحدٍ- أمّا ما يَفُوتُنى مِنَ الدُّروسِ فسَوفَ أتدارَكُها إن شاء الله-

ولَن أنسى يدكم الباهرةَ-

المقدم

ا-ب-ج

رقم الجلوس: ١١٥

طلب إلى عميد الكلية للإعفاء عن رسوم الكلية

فضيلة الأستاذ الدكتور عميد الكلية

أُهْدِى إلى سيادتكم أزكى التّحيات وأسنى التّسْليمات-

إنى أُقدِّم إلى حضرتكم هذا الطلبَ لِألْفِتَ نظرَكم إلى ظُروفِي الصَّعْبةِ-

ياسيدى! إنى أَنْتَسِبُ إلى أُسرةٍ فقِيرةٍ و والدى كبيرُ السِّنِّ لا يَقْدِرُ على العملِ فلذلك أنا لا أَتَحمَّلُ مَصارِيْفَ الكُلّيةِ ولا يُمكنُ لى أن أَتَواصَلَ الدِّراسة إلا إذا أُعْفِيتُ عن رسوم الكليةِ-

فإِنى أرجو من سيادتكم أن تَتكرَّمُوا بالإعفاء عَن رُسومِ الكليةِ لكى أَسْتَمِرَّ فى تحصيلِ العلم وأُرْوِىَ غليلَ العلمِ والمعرفةِ وأَبْنِىَ لنفسى ولأُسْرَتى مُستقبلاً زاهراً-

وتَقبَّلُوا مِنّى أَسْنى آياتِ التشكُّرِ والاحترام

ولا ازال شاكراً!

المقدِّمُ

فوزى طائل

المقالات

الله عزّ وجلّ

إنّ الله تعالى أحدٌ لاشريكَ له فى ذاته، ولا فى صفاتِه، و
أفعالِه، لَمْ يَلِدْ ولَمْ يُولَدْ، ولاَ إله غيرُه، هو حَيٌّ وقَيُّومٌ لا تأخذه
سِنَةٌ ولا نومٌ وهو الذى يُحيى ويُميتُ، بِيَده الملكُ وهو على كل
شىءٍ قديرٌ-

هُو الله ربُّنا الذى ربَّانا وربّى العالمين بِنِعَمه، وخَلَقنا وخلق
العالَمِينَ مِنْ عَدمٍ إلى وجودٍ، وهو مَعْبُودنا وليس لنا مَعبودٌ سِواه
خَلَقَنا لِعبادته وطاعتِه واتّباعِ أمرِه واجْتِنابِ نَهْيِه-

إنّ الله تعالى أوجَدَ كُلَّ شىءٍ، خَلَقَ الهواءَ وأنْزَلَ مِنَ السَّماء
ماءً فجَعَل مِنه كُلَّ شىءٍ حَيٍّ وبه يَنْبُت الزَّرعُ والثمرُ ويتوقف عليه
الحياةُ- وجَعل القمرَ نوراً والشمسَ ضياءً- وللشمسِ فَضلٌ كبيرٌ
فى حياتِنا- جَعلَ النهارَ لِنَعملَ فيه واللَّيلَ لنسكُنَ فيه، خَلَق لنا
الأرضَ ورَفَع السَّماءَ بغير عَمدٍ- وكُلُّ شىءٍ فى الكون مَظْهَرٌ من
مَظاهِرِ قُدرته ويدلُّ على وجوده ووَحْدانيَّتِه-

إن الله تعالى سَخَّر كُلَّ شىءٍ للإنسان ومَيَّزَه عن
سائِرالمخلوقات وجَعَله أشْرَفَ الخلائق و خَلَقه فى أحْسَنِ تقويمٍ،
أعْطَاه اليدَ لِيَعملَ بهاء، والعينَ لِيُبصِرَ بها مَشاهِدَ الكونِ، واللسان

...نا فى ضميره، والعقلَ لِيتفكّرَ به ولِيتدبَّرَ فى هذا الكونِ
وهذا يقتضى أن يُمضِىَ الإنسانُ حياتَه فى عبادةِ الله
...طاعته وخِدمةِ بني آدم-

...الله تعالى أرسل رُسلاً وأنبياء لِهدايةِ الناسِ وأنْزَلَ معهم
...والصّحائفَ وأعْطاهم المُعجِزاتِ التى تدلُّ على صِدقِ
... مَنْ آمنَ بِهِم أفْلحَ فى الدّارَيْنِ فَلَهُ الجنةُ تجرى من تحتها
... خالداً فيها- ومن لم يؤمنْ بهم فله الجهنمُ وبِئسَ المصيرُ

إنّ الله تعالى مالكُ المُلْكِ ذوالجلالِ والإكرامِ بيده الملكُ يُعِزُّ
...يشاءُ ويُذِلُّ مَن يّشاءُ ويَهَبُ المُلكَ مَن يّشاءُ و يَنْزِعُ المُلكَ ممن
... الخيرُ كلّه بيده وهو يَفعلُ مايشاء- هو يُكرِمُ الصالحينَ من
... ويَرفَعُ أقدارهم- ويَقْهَرُ الجَبابِرةَ والفَراعِنةَ ويرمى بهم فى
حضيضِ الذلة والمَسْكَنة-

...الله تعالى غفورٌ رحيم مُنعِمٌ رازقٌ يرزُق كُلَّ مخلوقٍ ولا رازقَ
سواه- إذا أذْنَبَ عبدٌ ورَجع إليه وتَابَ يَغْفِره ويعفو عَنِ السَّيِّئاتِ
كلّها سِوى الشركِ- الشِركُ هوالذنبُ الذى لايغفره الله ابداً-
ومَعَ ذلك هو قهّارٌ غالب مُنتقم يَبطِشُ بالكفار والمشركين
والمنافقين والمفسِدينَ ويُعاقبُ كُلَّ من لا يُؤمنُ به ولا يَتّبعُ أوامِره
ولا يَجتنبُ نواهيه-

سيرة النبى صلى الله عليه وسلم

هو سيّدُنا محمدٌ النبىُّ العربى الذى بعثَه اللهُ إلى
كافّةً وهو ينتسبُ إلى قبيلةٍ شريفةٍ عظيمةٍ وهى قبيلة قري
كانتِ الدنيا قبْلَ بعْثتِه- صلى الله عليه وسلم - مُظلِمةً والناسُ كانوا يع
فى ضلالٍ مُبينٍ فأرسلَه اللهُ تعالى بشيراً ونذيراً وهادياً
صراطٍ مُستقيمٍ فأخرجَ النبىُّ- صلى الله عليه وسلم -الناسَ مِنَ الظُّلمات
النورِ-

وُلد سيّدُنا محمدٌ- صلى الله عليه وسلم - بمكّةَ فى شهرِ ربيعِ الأول
الفيلِ- وقدماتَ أبوه عبدُاللهِ قبْلَ ولادَتِه- فلمّا وُلِدَ فرحَ جد
عبدُالمطّلِبِ بولادتِه كثيراً- بعْدَ أيّامٍ قليلةٍ سلّمه جدُّه
السيّدةِ حليمةَ للرَّضاعةِ- وماتتْ أُمُّه السيدةُ آمِنةُ وعُمْ
ستُّ سنينَ-

فكانَ جدُّه يَعطِفُ عليه ويَرْعاه فلمّا بلغَ الثّامنةَ من عُمر
مَاتَ جدُّه فكفَله عمُّه أبو طالب وكان به رَحيمًا عَطوفًا-

نشأ رسولُ اللهِ- صلى الله عليه وسلم - مُتّصِفًا بمَحاسنِ الصِّفاتِ وكان
مشهوراً فى قومِه مُنْذُ الصِّغرِ بالأخلاقِ الجميلةِ كالأمانة
والصِّدقِ والوَفاءِ، وبعيداً عَنِ اللّهوِ واللعبِ والعبثِ وكان

ب الخمرَ ولا يَعْبُدُ الأصْنامَ- فحفظه اللهُ مِن كل شر
يَعْمَلُ ويَعيشُ مِن كَسبِ يَدِه- كان فى صِباه يَشتغِلُ
الغنمِ فلمّا كَبِرَ اشْتَغلَ بالتّجارةِ- وتزوّجَ بالسيّدة
عندما بلغ عُمْرُه خمساً وعِشرينَ سنةً-

لمّا بلَغَ النبىُّ- صلى الله عليه وسلم - أربعينَ سنةً نزَل علَيْهِ جبريلُ عليه
السلام- بالوحىِ وأعْلَمَه أنّهُ رسولُ اللهِ، المبعوثُ إلى النّاسِ
جميعًا- فأخذ النبى- صلى الله عليه وسلم - يَدعو الناسَ إلى عبادةِ الله وحْدَه
وترك عبادةِ الأصنامِ فآمَنَ به قليلٌ من الرِّجالِ والنساءِ وخالَفه
كثيرٌ مِنْ أهلِ مكةَ وجعَلوا يُؤْذُونَه وأصْحابَه- فَصَبر الرسولُ
والمسلمون على هذا الإيذاءِ مُدّةً طويلةً ولَمْ يترُك النبىُّ دعْوتَه
بل استمرَّ فى نَشْرِ الأخلاقِ الكريمةِ ودَعا قومَه إلى عبادةِ الله
وحده وترْكِ السيئاتِ ولكنّ أكثرَهُم لَمْ يُؤْمِنوا بل أصرّوا على
الكفر والشركِ وإيذاءِ المسلمين-

عندما رأى الرسولُ أنّ المشركينَ فى مكة يشتدُّ إيذاءُ
هُم ويَزْدادُ المسلمونَ فى المدينةِ، صَمّمَ على الهجرة إلى
المدينة لينتشرَ الدينُ الإسلامى فها جَرَ إليها فوجدَ النّبىُّ مِن أهلِ
المدينةِ قبولاً لدعوتهِ، ونَصراً لدينِ الإسلامِ- وبَقِىَ بها

عشرَ سِنينَ ومازال الإسلامُ ينتشر شيئًا فشيئًا حتى ملأ الجزيرة

العربيةَ فى حياته- ﷺ- وانتقل الرسولُ ﷺ -إلى رحمة الله

وعُمْرُه ثلاثٌ وستون سَنةً-

كان رسولُ اللهِ- ﷺ- رحمةً للعالمينَ- كان رحيماً للناس

ورؤوفا بالمؤمنينَ- كان مُتّصفًا بالأخلاقِ الجملية والعاد...

الكريمةِ وكان بعيداً عن القبائح والآثام- كان مُتواضعاً- وكان

أشجعَ الناسِ وأعدلَهم- وكان صادقا أمينا كريماً وبالجملة كان

مُتحلّيًا بكل زَيْنٍ ومُبتعِدًا عن كل شَيْنٍ-

القُرْآن الكَرِيم

هو كلامُ اللهِ المُعجِز المُنزَّلُ على سيّدِنا محمد-

بواسطةِ جبريلَ المكتوبُ فى المصحف المنقولُ مُتواتِراً

الكتابُ الوحيدُ مِنَ الكُتبِ الإلهيّةِ الذى لايزالُ يُوجَدُ كما

نزلَ ويَظَلُّ كَما هو إلى يومِ القيامةِ-

نزلَ القرآنُ الكريمُ مُنجَّمًا فى ثلاثٍ وعشرينَ سنةً- منها

ثلاثَ عشرةَ سنةً بمكةَ نَزلَ خِلالَها ثلاثٌ وتسعُون سُورةً

وعشرَ سِنينَ بالمدينة بَعْدَ الهجرةِ نزل خِلالَها إحدى وعشرون

سورةً- ويُسمّى مانَزَلَ مِنَ القرآن قبل الهجرة مكّيًا وما نزل

بعدها مَدنيًا- كان نزولُ القرآن بطريقِ التّنجيم والتفريقِ ولَمْ

يكن جملةً واحدةً ليُمكِنَ إبلاغُه على حسبِ الحوادثِ

والأسبابِ المُقتضِيَةِ للنُّزولِ-

القُرآنُ الكريمُ أوّلُ كتابٍ عَربىّ عَرَفَه العالَمُ وهو نَزَلَ

بأفصح لُغاتِ العربِ لغةِ قريشٍ وجاء على النظامِ الفريدِ من

الفصاحةِ والبلاغةِ والبيانِ- وليس هناك كتابٌ يُدانيه فى قوةِ

الإقناعِ والتأثيرِ- وعَجَزَ العربُ عن مُحاكاته أو الإتيانِ بمثله

ودُهِشُوا أمامَ التحدّى إذ تحدّاهم بقوله: ﴿قُل لَئِنِ اجْتَمَعَت

الإسلام

مَعنى الإسلامِ فى اللغةِ الانْقِيادُ والاسْتِسْلامُ والصلحُ و
الأمان والتخلّص عن الرذائل- أمّا المعنى الشرعىُّ فهو الانقياد
لله ورسوله والإيمانُ بالأصولِ الدينيّةِ-

الإسلامُ دينٌ خالدٌ وعامٌّ للبشريّةِ وهو يَشْمَلُ جميعَ الشرائع
مِن لَدُنْ آدمَ إلى سيّدِنا محمدٍ ﷺ -أمّا الشّرائعُ السابقةُ فقد
حُرِّفَتْ وبُدِّلَتْ ونُسِختْ بشريعةِ سيدنا رسولِ الله ﷺ-
فالإسلامُ الآنَ هُوَ الدِّينُ الذى بُعِثَ به سيّدُ الأنبياءِ وإمامُ
المرسلين سيّدُنا محمدٌ ﷺ فليس أمامنا إلا الاتباعُ لسيّدنا محمد
ﷺ والتّمسُّكُ بشريعتِه معَ احترامِ سائرِ الانبياء والمرسلين-
﴿ومَن يَّبتغِ غيرَ الاسلامِ ديناً فَلَنْ يُّقْبَلَ منه﴾

إنّ الإسلامَ دينٌ اختارَهُ الله تعالى لعباده فى مَشارِقِ الأرضِ
ومغاربِها- وهُو دينٌ أبديٌّ يَنْبَنِى على الخضوعِ للهِ وَحْدَه-
لَايَرْكَعُ الإنسانُ ولايَسْجُدفيه إلا للهِ الذى خلَقَه وخلَق كلَّ
شىءٍ ويُوجِّهُ الانسانَ نَحْوَ عقيدةٍ صحيحةٍ ويُبيِّنُ له تعليماتٍ
تَتمشّى مَعَ العقلِ السليمِ وتتّفِقُ مَعَ الفِطرةِ البشريةِ- ويَقُودُ
البشريةَ إلى حياةٍ شريفةٍ آمنةٍ أخويّةٍ- وهو يَتكفّلُ لِسعادةِ كل

بحاجاتِ الإنسان الروحانيةِ والماديّةِ ويُقدّمُ حلاًّ
[...]ون الحياة فى العقيدة والعبادةِ والسياسة والاجتماع
[...]هاد والحرب والسِّلمِ- ولا يَتحدّدُ الإسلامُ بالزمانِ
[...]كان بل هو دينٌ لجميعِ الناس فى كلِ العُصورِ وليس بعده
[...] ﴿إنّ الدينَ عندَ الله الإسلامُ﴾

إنّ الإسلامَ دينُ الإنسانية، ودُستورُ البشرية، وقانونُ
الأخلاقِ ونظامُ الحياة، كانتِ البشريةُ تَتخبّطُ فى الظلماتِ
والضلالاتِ فجاء هذا الدين فهدَى ضالاًّ، وعلّم جاهلاً،
[...]ظالمًا، وأقامَ عدلاً، وأنشأمُجْتَمعًا إسلاميًّا يَعْتَقِدُ فى
الحرية والمساواة والترابُط والتكافُل والإيثارِ والعدل والتسامحِ
وغيرها من الفضائل ويَبتعِد عن الظلم والتعصّبِ والتّفْرِقَةِ
ونظامِ الطبقاتِ وغيرِها من الرذائل والفواحشِ-

القائد الأعظم

القائدُ الأعظمُ مِنْ أولئك العُظَماءِ الذين يُقدِّمون خد
جليلةً للإنسانيّةِ ويَحصُلونَ على مكانةٍ عاليةٍفى قلوب النا
هو بَطلُ الحُرِّيّةِ وزعيمُ الاستِقلالِ الذى علَّمَ ال
الباكستانيّةَ دَرْسَ الشرفِ والكرامةِ والحريّةِ، وأنقذَ مُسلمى
الهندِ مِن براثِنِ الهنودِ والإنجليزِ الظالمةِ- وأخرجَهُم من ال
والعُبوديّةِ إلى الكرامةِ والحُرِّيّةِ وتحصّلَ لهُمْ وطنًا مُستق
يَعيشون فيه حَسَبَ ثقافتِهم ورِواياتِهم الدينيّةِ-

وُلِدَ القائدُ الأعظمُ محمد على جناح بكراتشى
٢٥ديسمبر سنة ١٨٧٦م- وكان والدُه بونجا جناح يُتاجِ
هناك- فأدخلَه أبوه فى مدرسة الإسلام فأخذَ يَجتهِدُ فى أوا
عُمره وظهَرتْ عليه علاماتُ الذكاء منذالصِغرِ- ثم أَلحقَ
أبوه بالمدرسةِ الثانويّة بكراتشى حتى نال شَهادةً فى القانو
ثم ارْتحلَ إلى إنجلترا للدِراسةِ القانون ونال الشهادةَ فى القانو
بعدَ دِراسةِ أربعِ سنواتٍ- ثم رجَعَ إلى وطنه واختارَ مِه
المُحاماةِوصار مُحاميًا كبيرًا فذاعَ صيتُه فى مدينةِ بومبائى-
نزلَ القائدُ الأعظمُ فى مَيدانِ السياسة عام ١٩٠٥م والتح

دى الوطنى الذى كان يَشتمِلُ على الهنودِ والمسلمين
كان القائد الأعظم فى بِدايتِه يَرى أنّ وَحْدةَ
ين والهنودِ أمرٌ مُهمٌّ لإخراجِ الإنجليزِ مِنَ البلادِ وجعَلَ
برفع الاختلافِ بين الهنودِ والمُسلمين لكن سرعانَ ما
القائد أن الهنود يَحقرون المسلمين ويُخطِّطون
سيطرة الهنودِ على المسلمين بعد تحريرِ الهندِ وتيَقّنَ أنّ اجتماعَ
د والمسلمين صعبٌ جدًّا فتَركَ المُؤتمرَ الوطنى وانْضمَّ إلى
ب الرابطةِ الإسلامية-

عَمِلَ القائدُ الأعظم على تنظيم الحزب و توحيد صفوفِ
المسلمين- وأيقظَ المسلمين حتى اجْتَمعُوا تحتَ لواءِ حِزب
الرابطةِ الإسلامية- واقتنعَ القائدُ بأنّ المسلمين قوةٌ ثالثةٌ فى
مع الهنود والإنجليز وهم أمّةٌ مُتميّزةٌ عَنْ غيْرِهم-
فأخذَ المسلمون يُطالبونَ بإقامةِ دولةٍ مُستقلّةٍ نظرًا إلى البعد
بين المسلمين والهنودِ فى التراث والمبادئ والرواياتِ والثقافةِ-
عَقَدَ حزبُ الرابطةِ الإسلامية اجتماعًا تحتَ رئاسة القائد
الأعظم فى ٢٣مارس سنة ١٩٤٠م ليتّخِذَ قرارًا عُرِفَ باسمِ
قرار الباكستان حيث دَعَا إلى إقامةِ وطنٍ مُنفصِلٍ للمسلمين فى

المناطقِ التى يُشَكِّلُ بها المسلمونَ الأغلبيةَ- بعد جُهدٍ
وكِفاحٍ مَرِيرٍ تمكّنَ القائدُ مِن تأسيس الباكستان وقا
باكستان فى ١٤ أغسطس سنة ١٩٤٧م- وكان أولُ حاكمٍ
الزعيمَ الذى أفنى حياتَه من أجلها- لقد عَمِلَ القائد الأعظ
بصورةٍ متواصلةٍ مِن أجلِ باكستان حتّى تُوُفِّيَ فى ١١ سـ
سنة ١٩٤٨ بكراتشى-

كان القائد الأعظم محامياً بارعًا، وخطيبا لامـ
وسياسياًرائعًا، وبطلا للحرية عظيماً، ومِن أبْرزِ الشخصيا
التى أنتجَتْهم الهندُ-

باكستان

ـرت باكستان على خَرِيطةِ العالَمِ فى ١٤ أغسطس سنة
ـ كان العلاّمةُ محمد اقبال أوّلَ مَن رَسَم حُدودَ الدولة
ـية دولةِ الباكستان- وكَانَ مُؤسِّسُها القائد الأعظم محمد
ـاح الذى بَذَلَ جُهْده الأَقْصى فِى إنْشاءِ دَولةٍ مُستقِلّةٍ-
ـقعُ باكستان فى جنوبِ شَرقِى آسياتُجَاوِرُها إيران، و
ـستان، والهندُ، والصِّينُ-
ـكّلُ باكستان مِنْ أرْبَعةِ أقَالِيمَ وَهِىَ: البنجاب- و
ـدود الشمالية الغربية- و بلوشستان- وَالسِّند- ويَبلُغ عَدَدُ
ـانها ١٣٠ مِليون نَسمةٍ- والمُسلمون مِنْهُم ٩٦- %
ـين يَعرفونَ القِراءةَ وَالكِتابةَ مِنهم ٣٠-%
ـد أنعَمَ اللهُ على الباكستان إذأعْطَاها الفُصولَ الأربعةَ
ـوزّعُ فيها السُّهولَ الخِصبةَ، والودِيانَ الجملية، والجِبالَ
ـاهقةَ، والمناظرَ الطَّبيعيّةَ وَالأنهارَ الجارِيةَ-
ـكومةُ باكستان دِيمُقَراطِيّةٌ عَلى نظامِ البَرْلَمانِ بِمَجْلِسَيْهِ
ـلس الشّعبِ ومَجلِسِ الشيوخِ- كَمَا إنَّ لِكلّ إقْلِيم جَمْعِيّةً
ـعيةً-

باكستان بَلَدٌ زِراعِيٌّ، لأنَّ الغَالِبيَّةَ الْعُظْمى مِنَ الـ...
يَعِيْشُونَ فِي الرِّيفِ ويَشْتَغِلُونَ بالزراعةِ- ومِنْ أ...
مَحَاصِيلِها: القَمْحُ والأرز والذُرةُ والشعير وَالحِمَّص والـ...
وقَصبُ السُكَّرِ وأنواعٌ مِن الفَواكِهِ و التُمورِ- وكذلـ...
تُساهِمُ الصّناعةُ فِي الاقتصادِ الوطني ونرى فيها كثيراً مِنَ
المَصَانِعِ للسُكَّرِ والنَّسيجِ والسَّماد والأسْمِنت والحـ...
والأسْلِحَة وبناءِ السُّفُنِ-

اِهْتَمَّتِ الباكستان بِالتّعليمِ مُنْذُ الاسْتِقْلاَلِ- ولذلـ...
أقَامَتْ عددًا كبيراً مِنَ المَدارِسِ والكُلّيّاتِ والجامعاتِ و...
زَادتْ عِنايةُ الباكستان بنشرِ اللُّغةِ العربيّةِ- وقَدْ أُنْشِئتْ ...
الجامعاتِ لِتَدْريسِ اللغةِ العربيةِ-

إنّ الباكستان تَسْعى دَائِمًا إلى حمايةِ الحقوقِ الأساسـ...
للمُواطنين وتُرِيْدُ السَّلامَ فِي المَنْطَقةِ وفي العالَم وتَعملُ بـ...
لأجلِ تَحقيقِ السَّلاَمِ وتَرِيْدُ الْحَلَّ السِّلْمِيَّ لِمَسـ...
كشميرِ المُحْتلّةِ المُتَنَازَعِ عليها بَيْنَ الهندِ والباكستان-

باكستانُ دَولةٌ إِسْلَامِيّةٌ وشَعْبُها يَفْتَخِرُ على انْتِمائِه ...
المِلّةِ الإسلاميّةِ وهو يَسْعَى ليلَ نهارَ بعَزمٍ وجِدٍّ لِتَطويرِ بلا...
والنُّهوضِ بِهَا إلى مُسْتَوَى الدُّوَلِ المُتقدِّمَةِ-

أمي

...ـبُ وُجودي، ومُؤنِسَةُ أحْزاني، ومَصْدرُ سَعادَتِي
...عَلامةُ الوفاءِ والتّضْحيَةِ والمَحبّةِ- تَتحمّلُ مِن
...وهي في سبيلي مَالاَ يَتحمّلُه إنسانٌ- حَمَلَتْني في بَطْنِها
...وقَاسَتْ آلامَ الحَمْلِ وَالوَضْعِ وهِيَ راضيةٌ مُطْمَئِنّةٌ-
...ـضَنَتْني حَوْلَيْنِ كاملينِ-
...وَفّرتْ لي كُلَّ راحةٍ- سَهِرتْ مِنْ أجلي لِكَيْ أنَامَ،
...لِكَيْ أرْتاحَ، وَحَمَتْني من كلِّ شيءٍ يَضُرُّني: مِنَ البردِ،
...والألَمِ، والمَرَضِ- وَاهْتمَّتْ بِصِحَّتي وضَحّتْ بِرَاحَتِها-
...لِيَ الأطْعِمَةَ الشَّهِيَّةَ وخَاطَتْ لي الملاَبِسَ الجميلةَ
...ـلَتْ ثِيابي المُتَّسِخة، ولَمْ يَفْترْ اهتمامُها بي حَتّى اليوم وهي
...حُبًّا جَمًّا، تَعْطِفُ عَلَيّ وتَتْعَبُ مِن أجلي وتَعْملُ كُلَّ
...راحتي وسُروري، وتُرشِدُني إلى مافيه نَفْعي وتَتَمنّى لي
...ـقبلاً زاهِراً، وتُريدُ أن أُصْبِحَ رَجُلاً كاملاً-
إذا تَرَكَني أهلي فأمّي لاتَتْرُكُني، إنِ ابْتَعَدَ عَنّي أحِبّائي
لا تَبْتَعِدُ عَنّي، إنْ وقعتْ مني زَلّةٌ فهي تَصْفَحُني، إذا
...ـحْتُ إلى شيءٍ فهي تُعْطِيني، إذا نَزَلَ بي مَكْروهٌ أو أصابَني

مَرَضٌ فهي تَضْطَرِبُ ولاَ تَهدأُ، وتَضَرَّعُ إلى اللهِ أن يُشْفِي[…] شِفاءً عاجلاً-

أنا أُحِبُّ أمي وأعْمَلُ مَايُسْعِدُهَا وأُطِيْعُ أوَامِرَهَا وأذْكُرُ […] جَمِيْلَها وسأعْتَنِي بها عندما أُصْبِحُ رجلاً وسَأبْذُلُ جُهودِي […] سبيل إسْعَادِها وأقُومُ لها بخدماتٍ جليلةٍ- وقد حَثَّ القرآ[…] والحديثُ على الإحسانِ إليها وحُسْنِ المُعاشَرة بها والتعظيـ[…] لشأنها والرحمةِ بها، لأنها تتفانى في سبيلِ وَلَدِها، وتَكْدَحُ لإسْعَاده وتُوَفِّر له الخيرَ والرَّخاءَ-

أستاذى

[…] الناسِ، لأنّه يقومُ بالواجبِ الذى بُعِثَ به […] وهو تعليمُ الناسِ وتَنويرُ الدنيا بنورِ العلمِ […]ستاذُ يَقِفُ حياتَه على تَنْشِئَةِ الطلابِ بإخْلاصٍ و[…] ليأخُذَ بِيَدِهم إلى مَوَاطِنِ الهُدى والرَّشادِ- […] قويٌّ لِنَهضَةِ الأمّةِ، وركنٌ أساسِيٌّ لِرُقِيِّهَا- […]عماءُ الذين حَكَمُوا البِلادَ وقَادُوا الأمَمَ، والعلماءُ […]قُوا المُعجزاتِ، والأُدَباءُ الذين صَنَّفوا المُجلداتِ […] أفرادِ المجتمعِ كلُّهم مَدِينُونَ للمعلمينَ الّذين أنارُوا […] بنورِ العلمِ-

[…]أحِبُّ أساتِذَتِي جميعاً وأحْتَرِمُهم احْتِرَامًا بالغًا ولكنْ […] إلى السيد محمد قاسم- أستاذى حَسَنُ الهَيئةِ جميلُ […]، كريمُ الأخلاقِ، باسمُ الوجه، ثَاقِبُ الفكرِ، هَادِئُ […]- يُلاقِي الطلابَ بوجهٍ طَلْقٍ ويُعامِلُهم كمُعَامَلَةِ الأبِ […]- وإذا دخل في حُجْرَةِ الفصلِ يُسَلِّمُ عليهم ويَشْرَحُ […] في أسْلوبٍ جَذّابٍ مُؤثّرٍ ويُرشِدُ الطلابَ بلِينٍ ورِفْقٍ […]ـوجّهُهم إلى مَكارِمِ الأخلاقِ ويُلَقِّنُهم دَرْسَ الجِدِّ والاجتهادِ

كى يُحالِفَهم النّجاحُ۔

الأستاذُ لاَ يَعِيْشُ لِنفسه بل لِتَلاَمِيْذِه۔ يَجْتَهِدُ وَيَسْهَرُ

بالليلِ۔ لِيحْمِلَ إلَيْهم ثَمَرَاتِ علمِه وَإذا انْتَهتِ السَّنَةُ تَخَرَّجَ

فوجٌ وحَلَّ مَحَلَّه فوجٌ آخرُ۔ هكذا تَمرُّ الأجيالُ تحت نظر

المُعلّم فينْشَأُ منها العظماءُ ويَحْتَلُّون مَناصِبَ كبيرةً و يَحصُلون

على شُهرةٍ واسعةٍ أما هو فلا يزال اسْمُه مَغموراً۔

الأستاذُ بَانى مَجدِ الأمةِ، ورَسُولُ السَّعادةِ، ورَمزُ الحضارة

وسِرُّ النهضةِ، يُزَيِّنُ النّاسَ بالعلم ويُعلّمُهم الآدابَ لقضاء الحياة

الناجحةِ۔ فهو كالنجم يهتدى به الضالُّ وكا لمصباح تَتَنَوَّرُ به

المَصابيحُ۔ وهو مُحسِنُ الأمةِ فيجبُ على الأُمَّةِ احترامُه

وتقديرُه۔

صديقى

الإنسانُ إلى مُعاشَرةِ بَنِى جِنْسِه وَيَشْتَاقُ إلى إخْوانِه

أصْدِقَاءِه، ويَكْرَهُ الوحدةَ وَيَسْأمُ العُزلَةَ وخيرُ صديقٍ

يطمئنُ إليه القلبُ ويُوافِقُ به الطّبعُ، و تَتَجلّى فيه الأخلاقُ

الحَسَنَةُ، وتَسْتَقِيْمُ سِيرتُه، ويُعَاوِن وَقْتَ الحاجةِ۔

كان الإنسانُ لا بُدَّلَه أن يَّخْتارَ صدِيقاً يُساعِدُ ويُعاوِنُ

الخيرِ والفلاحِ فاخترتُ صديقاً لى اسمُه عبدالكريم،

كَرُمَتْ أخلاقُه، وحَسُنَتْ آدابُه، وطَهُرتْ عَادَاتُه، وهُوَ

بكمالِ المُرُوءةِ وحُبِ الخيرِ والصِّدقِ فى القولِ و

إخلاصِ فى العملِ وأداءِ الواجبِ وسَماحةِ النفس والتّعاونِ

على الخَيرِ وَهُو هَيِّنٌ لَيِّنٌ، دَائِمُ الابتِسامِ ومُتَسامِحٌ لا يَكذِبُ

ولا يَغتابُ أحداً، وَلاَ يُرافِقُ الأشرارَ۔

نحن نَدْرُسُ فى صَفٍّ واحدٍ، نَنْهَضُ من النَّومِ مُبكِّرين

ونُواظِبُ على الحضورِ فى الصَّلواتِ الخمسِ مع الجَماعَةِ،

ونُؤَدِّى وَاجِبَنا كاملاً، وأحياناً نَخرُجُ بعدَ العصرِ إلى شاطئِ

النهرِ حَيْثُ نَتَمتّعُ بِجَمالِ الطبيعةِ۔

هذا يَجتَهِدُ فى دُروسِه كُلَّ الاجتهادِ ولا يَترُكُ

عملَ اليومِ لِغدٍ، وبهذا الجُهدِ المُتواصلِ يَطْلَعُ أوّ
الامتحانِ- ودائماً يقولُ: "إنّ الرّاحةَ لاتأتِى إلاّ بعدَ التعـ
سبيلَ إلى النجاحِ إلا بالعملِ المُستمِرّ"- صَديقى يُطِيعُ
ويَحْترِمُ أساتِذته ويُساعِدُ زُملاءَه، ويُعِيْنُنى فى المَصا
ويُشارِكُنى فى الأفراحِ وَالأحزانِ، هُو أنيسٌ فى وَحْدَتِى-
أنا أفتخِر على هذا الصديق العَديمِ النظيرِ، ولا أُرِيدُ
أُضَيِّعَه، بَلْ أسْتَمْسِكُ بِوُدِّهِ وأُحافِظُ عَلى إخائه و أُعا
بالحُسنى وأقدِّمُ له المَوَدَّةَ والإجلالَ-

فَصْلُ الرَّبيع

سَنَةِ أربعةُ فُصولٍ ولكنَّ أحبَّها عندى فصلُ الربيعِ،
رُوحُ الإنسانِ، وحَياةُ النُفوس، وقُرّةُ الأبصارِ، وزِينةُ
فى هذا الفصل تعُودُ الحَياةُ إلى كُلِّ شيءٍ- تَلْبَسُ
لباسَ الخُضْرةِ، ويَظهرُ النباتُ، وتَفِيضُ الأنهارُ، وتُورِقُ
جارُ، وتتفتّحُ الأزهارُ، وتَنْبَعُ العُيونُ، وتَسِيلُ الأوْدِيَةُ
ذُ الأرضُ زِينَتَها فتَصِيرُ كأنّها عَروسٌ فى أجْمَلِ ثِيابها-
فى هذا الفصلِ الجميل الجَذّابِ يَعتدِلُ الطّقسُ، وتَصْفُو
سّماءُ، والشمسُ تُرسِلُ أشِعّتَها إلى الأرضِ فتَبعثُ الدِفْءَ فِى
جْسامِ فيَنْشَطُ الناسُ ويَخلَعُونَ رِداءَ الكَسَلِ، يَخرُجون من
يوتِهم ويَشتغِلونَ بأعْمالِهم مَملُوءِيْنَ بِنَشاطٍ وفَرَحٍ وكذلكَ
تعُونَ بِجَمالِ المَناظِرِ الطبيعيّةِ-
ا ذهَبْتَ فى هذا الفصلِ إلى الحديقةِ ترى الأشجارَ مُورِقةً،
زهارَ مُتفتِّحةً فى أجْمَلِ ألْوانِهاوتتغرّدُ الطُيورُ وتَنْتَقِلُ مَرِحةً
الأغْصانِ الناضرةِ- وكُلُّ ذه الأشياءِ تَسْتَجذِبُ إليْها
بَ الناسِ وتُزوِّدُهم بالراحة والسَّكينةِ والبَهْجَةِ-
ناسُ يَنتشِرونَ فى أنْحاءِ الحديقةِ ويَجلِسُون على أعْشابِها

الخُضْرِ، ويُمتّعُون أنظارَهم ويَستنشِقون الهواءَ النقِىَّ ويَشُمّون
الرّوائحَ الذكِيّةَ، ففى كُلّ قلبٍ ربيعٌ وفى كلّ نفسٍ سُرورٌ-
يُسافِرُ بَعضُ الناسِ إلى الجبالِ المُزيّنةِ بالأشجارِ الوارفةِ
والأزهارِ الزاهرةِ حيثُ يَجدُون الشّلّالاتِ الجميلةَ فَينظُرون
مَناظِرَ تَساقُطِ الماءِ من أعْلَى الجبلِ إلى أسفَلِه ويُمتّعُون أنظارَهم
بهذه المَناظِرِ الخَلّابةِ ويُفرّحون قُلوبَهم بتغريدِ الأطيارِ وعبيرِ
الأزهارِ وظِلالِ الأشجارِ فَيُشفَى منهم العليلُ وتنصرفُ عنه
الهمومُ والأحزانُ-

يُحبُّ بعضُ الناسِ أن يَرتَحِلوا إلى شَواطِئِ البِحارِ والأنهارِ
ويَركَبُون فى الزّوارقِ الجاريةِ ويَصطادُون الأسماكَ المُختلفةَ
الأنواعِ ويَلعَبونَ على رمالِها الفِضّيّةِ ويَتمتّعُون بالمَناظِرِ الطّبيعيّةِ
الدّالّةِ على بَديعِ صُنعِ اللهِ الواحدِ- ماأحْسَنَ صَنعتَكَ يا خالقَ
السمواتِ والأرضِ، وما أجمَلَ كَونَكَ فى هذه الأيامِ!

فصلُ الربيعِ يَتطلّبُ منا أن نَشكُرَ على نِعَمِ اللهِ ونقومَ
بواجباتِنا بنَشاطٍ وجِدٍّ، ليس مَعنَى الرَّبيعِ أن نُضيّعَ أوقاتَنا
الثمينةَ فى التّنزّهِ واللعبِ فقط- إعْلَمْ أيُّها الإنسانُ، أنّ لكلّ
رَبيعٍ خَريفًا فاغْتنِم رَبيعَكَ قَبلَ خَريفِكَ-

حديقةُ الحَيوانِ

لكونُ مملوءٌ بعجائب صُنعِ اللهِ ومِنْ هذه العَجائبِ
فإذا أرادَ الإنسانُ أن يَّرى الحيواناتِ مُتباينةَ
الأشكالِ كالحيواناتِ الوحشيّةِ، والأليفةِ، والمائيّةِ،
والطُّيورِ وحَشراتِ الأرضِ فليذهب إلى حديقة
كلُّ حيوانٍ له شَكْلٌ ولونٌ وعاداتٌ وحركاتٌ تُميزُه

دائقُ الحيواناتِ تُوجَدُ فى كلِّ بلدٍ كبيرٍ- إذا أرادَ أحدٌ
زورَ حديقةَ الحيوانِ فَلاَ بُدَّ أن يشترىَ التذكرةَ قبلَ
خولِ فإذا دَخلَ فَلْيَذْهَبْ إلى أىِّ جهةٍ شاءَ فيجدُ هناك
اعًا عديدةً مِنَ الحيواناتِ-

نظرْ إلى هذا القِسْمِ مِن الحديقةِ هذا مُخصَّصٌ بالحيوانات
حشيةِ والضّاريةِ مِثلِ الأسدِ والفيلِ والذئبِ والنمرِ والفهدِ
بقرِ الوحشىِّ والغزالِ والقِردِ- الناسُ يُحِبُّون أن يَرَوا
حيواناتٍ وحشيةً وخاصةً ضاريةً- زئيرُ الأسدِ يُعجبُ الناسَ-
الغزالُ حيوانٌ جميلٌ يَقفِزُ- أما الفيلُ فجِسْمُه كبيرٌ وخرطومُه
طويلٌ وأُذناه عريضتان- الأطفالُ يُلقون أمامَه الأشياءَ فَيَلتقِفُ

بخرطومه- يَفرحُ الأطفالُ بمنظرِ القُرودِ وهى دائما تتحرّك
وتأتِى بحركاتٍ عجيبةٍ وتُحاكِى الإنسانَ-

انظر إلى الحيواناتِ الأليفة مثل الكلاب والقِطَطِ، والبَقَرِ
والجاموسِ والجمال والخَيْلِ وغيرِها-

وبها طُيورٌ جميلةُ الألوانِ كالبَبَّغاءِ والعَصافير والحَمامِ
والدَّجاج والنَّعام وغيرِها- الببغاء رِيشُهَا أخْضَرُ مُلَوَّنٌ
ومِنْقَارُها أحمر مُقَوَّسٌ- إذا قالَ أحد كلمةً فهى تُرَدِّدُ تلكَ
الكلمةَ-

وفيها الحيواناتُ المائيةُ كالتِّمساحِ، وفَرسِ النَّهرِ، وسَبُعِ
البحرِ وهناك عِدَّةُ أقسامٍ مِن السَّمكِ والضَّفادِعِ والسَّلاحِفِ-
وبها بَيتٌ لِلزَّواحِفِ فيه أنواعٌ مِن الثُّعبان المختلفة- الرِحلةُ
إلى حديقة الحيوانات تكون دائما سَبَبَ الفرحِ والسُّرورِ ولا
سِيَّمَا الأطفالُ يَتمتَّعُون بها كثيراً-

الجمل

ل مِن بَدائعِ صُنْعِ اللهِ تعالى، لامثيلَ له فى الخِلْقَةِ وَهُو
الحيوانِ للإنسانِ- فَالإنسانُ يَعْتَمِدُ عليه فى نَقلِ
ل وخُصوصاً فى الصَّحارِى والبِلادِ التى لا تصِلُ إليها
ت المرصُوفة أوالحَديديَّة- ويَسْتَطيعُ الجمْلُ أن يَسِيرَ عِدَّةَ
دُونَ أن يأكُلَ أويَشْرَبَ، ولذلك لايقومُ مقامَه غيرُه مِن
انات كالحِمارِ والبَغلِ والحِصانِ-

ن الجملَ أكْبَرُ الحيواناتِ الدَّاجنةِ جِسْمًا، وأطْوَلُها ساقًا،
خلَقَ اللهُ له سَنامًا مُرتَفِعًا ورَقَبَةً طويلةً وأرْجُلاً ذواتِ
فافٍ- فسَنامُه يَستَمِدُّ منه غِذاءَه إذا جاع أثناءَ رِحْلَتِه-
بالرقبةِ الطويلةِ يَستطيعُ أن يَعْتَلِفَ ويشرب دُونَ مَشَقّةٍ-
أرجُلُه فيها أخفافٌ تُسهِّلُ لَهُ السَّيْرَ على رِمالِ الصَّحراءِ دُون
ن تسُوخَ قوائِمُه فيها-

الجملُ أشرفُ المَراكِبِ وأكثرُها دلالةً على كمالِ قُدرةِ
اللهِ، يَجرُّ الأثقالَ إلى البلادِ النائيةِ، ويَبْرُكُ لِلحَمْلِ ويَنهضُ به
ينقادُ لِمَنْ قادَه ويَرْعَى كُلَّ نابتٍ ويَحتَمِلُ العطَشَ إلى أيّامٍ
كثيرةٍ- وللجمل فوائدُ أخرى إذ ينتفع الناسُ بِوَبَره ولحمِه

وجلدِه ولَبنِ أُنثاه-

قد يضطرُّ الناسُ إلى السَّفرِ فى الصَّحارى والفَيافى
فَيحمِلُونَ زادَهم على ظُهورِ الجِمالِ وهى تَسيرُ بهم هادئةً
ساكنةً، تَصبرُ على الجُوعِ والعَطَشِ مُعظمَ الطريقِ وتَحمِلُ فوقَ
ذلك أحمالاً ثِقالاً لا تَئِنُّ منها ولا تَتعبُ-

وإن ضَلَّ المُسافرونَ الطريقَ فى الصحراءِ لَحِقَهم الخطرُ
على حَياتِهم مخافةَ أن يَنْفَدَ زادُهم فَيمُوتوا جُوعًا وعطشًا
ولكنَّ الجملَ قد يُنقِذُهم من تلكَ الأخطارِ، لأنه يَشمُّ الماءَ من
بَعيدٍ، فيسيرُ نحوَه بسرعةٍ-

الجملُ سَهْلُ القِيادِ، لَيِّنُ الطِّباعِ، يَتحمَّلُ كثيراً مِن الأذى
بالصبر والحِلم ولكنّه يَثورُ مَتى بلغ الأذَى إلى مُنتهَاه، فيغضبُ
على مَن آذاه ولا يَترُكه إلاّ إذا ثأَرَ لِنفسِه-

الدَّرَّاجةُ

مِن أرخصِ وَسائِلِ النقلِ الحَديثةِ وأسهَلِها
يَستطيعُ الرجلُ العادِى أن يَشترِيَها بثمنٍ زَهيدٍ،
الإنسانُ أن يَقُودَها بعدَ مِرانٍ قليلٍ ولايَحتاجُ إلى
طويلٍ- هذا المَركَبُ لا يأكُلُ ولايَشرَبُ ولا
البنزين، وهو يَعمَلُ بِدُونِ أن يَشعُرَ تَعبًا ومَشقّةً-
الناسِ، كانوا يَكرَهُونَ أن يَركَبُوها بل يُفضّلُونَ عليها
- وما مَضَى إلاَّ وقتٌ قليلٌ حَتّى أصبَحَتِ الدّرّاجة
المَراكبِ المَقبُولةِ، لأنّها تَسيرُ فى الشّوارعِ المَرصوفةِ وغيرِ
المَرصوفةِ، والطُّرقِ الواسعةِ والضَّيِّقةِ كَمَا تَمرُّ بالازدِحامِ فى
سهولةٍ وسُرعةٍ-

تَتكوّنُ الدراجةُ مِن عَجَلتَينِ كبيرتَينِ مِن الحديدِ- يُحيطُ
بهما إطارٌ مِنَ المَطّاطِ الأسودِ- ولها مَقعدٌ صغيرٌ مِنَ الجلدِ
الناعِمِ الجَميلِ يَجلِسُ عليهِ الراكبُ ويَضعُ رِجلَيْه على
الدَّوّاستَينِ ثُمَّ يُحرّكُهما واضعًا يَديه على المِقوَدِ الأبيضِ اللامعِ
فَتدورُ العَجَلتان بِسُرعةٍ وتَسيرُ الدّرّاجةُ مُسرِعةً، ولها جرسٌ
يدقُّه الراكبُ لِتنبيهِ المارّةِ ولإفساحِ الطريقِ، ولها فَرامِلُ لإيقافِها

ولضبط سَيرها- وفيها مِصْباحٌ يُنَوِّرُ بالليلِ حذرًا من

الاصْطِدامِ-

الدراجةُ مَركَبٌ صغيرٌ فإنّها تَدخُل فى الأزِقّةِ والدرو

الضيِّقَةِ وتَسيرُ فى الزِّحامِ بِدُون خطرٍ وهِيَ لا تحتاج إلى

جِيراجٍ (مَوقِفٍ) كالسيارةِ، بل أنتَ تَستَطِيعُ أنْ تَضعَها فى أى

مَكانٍ تَشاءُ وهِيَ مُستَعِدَّةٌ لِلرُّكوبِ ليلَ نَهارَ- ولا تحتاج إلى

مَصَاريفَ كثيرةٍ فلذلك يُحِبُّها العُمّالُ والطُّلابُ خاصَّةً-

السَّيّارةُ

السيارةُ مِن المَرَاكِبِ الجميلةِ والسَّرِيعَةِ، وَهِىَ تَسِيرُ بِقُوّةٍ

الذى يَتَوَلَّدُ مِنْ سَائلٍ خاص يُعرفُ بالبِنْزِين، وهى

كبيرةٌ تختلِفُ فى جَوْدتِها وسُرْعَتِها باختلافِ أصْنافِها،

فى سَعَتِها وضِيْقِها، فمِنها صَغيرةٌ للاستِعمالِ

الشخصىِّ والذاتىِّ ومنها لِلأُجْرة، ومنها سيّاراتٌ كبيرةٌ لِنَقْلِ

المسافرين، ومِنْهَا خاصَّةٌ لِحَمْلِ الأشياءِ ونَقْلِها، وبَعضُها

يستعمَلُ فى الحروبِ والمَعَاركِ-

وللسيّارةِ أربعُ عجَلَاتٍ، حَولَ كُلِّ عجلةٍ إطارٌ من المَطّاطِ

مملوءٍ هَواءً لِتكونَ سَريعةَ السَّيرِ- وَلَهَا مُحرِّكٌ أمامَ مَقَاعِدِ

الرُّكابِ، ومِقْوَدٌ يَأخُذُه السائقُ لِضَبْطِ السَّيارةِ- يُمْسِكُ

السائقُ المِقودَ ويَستَعمِلُ نَاقِلَ السُّرعةِ بَيْنَ الفترةِ والفترةِ

ويَضغَطُ على زِرِّ التَيّارِ فَتتحرَّكُ السيارةُ بسُرعةٍ، وإذا رأى شيئاً

عارِضًا فى الطريقِ ضَغَطَ على جِهازِ التنبيهِ- وإذا أراد أن

يُوقِفَ السيارةَ يَضَعُ رِجلَه عَلَى الفَرامِلِ، ولَيلاً يُنوِّرُ المِصباحَ

حذراً مِنَ الاصْطِدامِ-

... رجلاً فطِناً ماهِراً سَريعًا فى إعمالِ

يَدَيْه ورِجْليه، حادَّ البَصرِ، دائمَ اليَقظةِ، ويَجبُ عليه أن يُطبِّق
قَوانينَ الْمُرورِ، ويَسْتَطِيعُ أن يُصلِحَ السيارةَ إذا حدثَ فيها
نقصٌ أوعُطْلةٌ-

وقد أصبحتِ السيارةُ فى هذا العصرِ مِنْ أهمِّ أسبابِ
الْمَدنيّةِ، وهى تَجْرِى مُسْرعةً بِذَوِى الأعمالِ وتَرُوحُ وتَغدو
بأصحابِ الحاجاتِ مِنْ تُجّارٍ وصُنّاعٍ وطُلّابٍ ومُوَظّفينَ فتصل
بهم إلى مَحالِّ أعمالهم فى أقصرِوقتٍ بأجرٍ قليلٍ- وإلى جانبِ
ذلك نَرَى السَّياراتِ الضخمةَ لِنَقلِ الأثقالِ-

للسيارات فوائدُ كثيرةٌ ، مِنها سُهولةُ الْمُواصَلاتِ والنقلِ
والحَمْلِ، ورَبطُ الْمُدْنِ والقُرى بعضُها بِبَعضٍ، و نَجْدةُ
الْمُستغِيْثِ وعَونٌ على الأمنِ والنظامِ-

الطَّيّارَةُ

سَفِينةُ الهَواءِ التى تَطيرُ فى الفضاءِ وتسيرُ فى الرِّياحِ
العظيمِ الذى يُحَلِّقُ فى الجوِّ، و تَجْتازُ الآفاقَ بآلةِ
الطيّارُ كَما يَشاءُ- ولَها جَناحانِ كَبِيرانِ فى جَنْبَيها
على الطَّيرانِ، ومَخزَنُ السّائلِ الذى يُوَلِّدُ الحرارةَ
تُحرِّكها،وفى قُدّامِها مُحرِّكٌ مِثلُ المِرْوَحةِ الكَهْرَبائيَّةِ
بسُرعةٍ زائدةٍ، وفى أسْفَلِها عَجَلاتٌ تَجْرى عليها حِينَ
على الأرضِ، و فى مُؤخَّرِها ذَيْلٌ يُشْبِهُ ذَيلَ الطائِرِ-

أصبحتِ الطيارةُ مِنْ أهمِّ وَسائلِ النَّقلِ وأسْرَعِها، فهى
المَسافاتِ البعيدةَ، وتسِيرُ بِرُكّابِها فوقَ الصَّحارى
والجبالِ والبحارِ، لا تَتَعثّرُ فى الطُّرُقِ الْمُلْتَويةِ ولاتَتَوقّفُ أمامَ
نهرٍ أوقَناةٍ، ولا تَغُوصُ عَجَلاتُها فى الوحلِ والطِّينِ ولا تَدْمَعُ
عُيونُ رُكّابِها بسببِ الترابِ والغُبارِ-

بفضلِ الطائرةِ يَنْتَقِلُ الإنسانُ مِن مكانٍ إلى مكانٍ فى أقلِّ
وأسْرعِ وَقتٍ- فهو يُصْبِحُ فى لاهور، ويُضْحِى فى السّعوديّةِ،
ويُمْسِى فى إنجلترا- وقد أغنَتِ الإنسانَ عن السفرِ فى البَرِّ
والبحرِ ووَفّرتْ عليه المَشَقّاتِ التى كان يَتَحمَّلُها- وللطيارةِ

فوائدُ أخرى كثيرةٌ، فلِسُرعةِ سَيْرِها صارتْ تُستَعْمَلُ فى نقلِ البريدِ إلى الجهاتِ البعيدةِ۔

مَعَ ذلك قدتكونُ الطيارةُ نِقْمةً فى الحربِ، ومُصيبةً على الأعداءِ، لأنّها تُلْقِى عليهم القَنابِلَ فَتُبيدُ الجُيوشَ وتَهدِمُ المَنازِلَ والْمَدائِنَ، وتُتْلِفُ الزُّروعَ والأثمارَ، وتُوقِفُ حَرَكةَ الأعمالِ۔

ولكنّ مَنافِعَها أكثرُ مِن مَضارِّها۔

الحمد لله العلى العظيم، والصلوة والسلام على صاحب المقام المحمود۔

وقد فرغنا من مراجعة الجزء الثالث من كتاب "تسهيل الإنشاء" يوم الاثنين الموافق ١٨/٨/١٩٩٧م۔

معانی الألفاظ الصعبة

(١)

الأوانی — برتن
تخلع — تو اتارتا ہے
يمسك — وہ پکڑتا ہے
الحليب — دودھ
لاتقنطوا — تم مایوس نہ ہو جاؤ
نكرم — ہم تعظیم کرتے ہیں

گاڑی — قطار
ٹوٹ گیا — انكسر
نہ توڑ — لاتقطف

اردو — عربی
بنانا
کلاس روم
بیشمار بنے والا
بنیاد
ترقی
بند
روشن۔ تابندہ
بیٹھا
بلند
سيدالأنبياء
سبورة
حديد

(٢)

گوشت — اللحم
موٹی — نحل
چٹائی — حصير

(٣)

لون — رنگ
أزرق — نیلا
ذابلة — مرجھائی ہوئی
طاولة — میز
صوان — الماری
سكين — چھری
ب
تینی
پیالی
شہری

(٤)

قد أعدت	تیار کیا ہے
شهيي	مزیدار
الصحون	پلیٹیں
المولد النبوي	میلاد النبی
ساعي البريد	ڈاکیا
جال	وہ گھوما
تبجل	تو تعظیم کرتا ہے
يبكي	وہ روتا ہے

(٥)

كاد،كرب أوشك	قریب ہے
حرى،عسى،اخلولق	امید ہے
ينقشع	چھٹ جائے
يخصفان	وہ (دونوں) چپکاتے ہیں
رک جائے	ينقطع
پکڑے	يقبض
بجانا	دق يدق دقا
پورا کرنا	أنجز ينجز

(٦)

ناضرة	تروتازہ
ساخنا	گرم
الجرس	گھنٹی
الناظر	ناظم-ہیڈماسٹر
هادئين	آرام وسکون سے
ييبس	سوکھ گیا
تسلقوا	چڑھ گئے
موز	کیلا
مسکراتے ہوئے	مبتسماً
تیزی سے	مُسرِعاً
خوشی خوشی	فرحا مسرورا
پارک	منتزه

(٧)

صاد	شکار کیا
حبس	قید کیا
قفص	پنجرہ
يشوي	روسٹ کرتا ہے
السمن	گھی
الحاد	تیز
الغواص	غوطہ خور
المذياع	ریڈیو
اخبار	جريدة
شادی	عرس
انگور	عنب

رمت

(٨)

[illegible]	کالج
[illegible]	دستر خوان
[illegible]	خاندان
[illegible]	پلیٹ
[illegible]	چمچ
[illegible]	گلاس
[illegible]	جگ
اعتنى، يعتني	[illegible]
تطبخ	[illegible]
بستاني	[illegible]
يسقي-يروي	[illegible]
يمتلئ	[illegible]
ظل	[illegible]
رخيص	[illegible]

(٩)

[illegible]	ويم
نكهرباء	بجلی بنانے کیلئے
[illegible]	پالتا ہے
[illegible]	گھوڑے
[illegible]	کھینچنے کیلئے
[illegible]	نقل اتاری

چچا کا بیٹا	ابن العم
بچپن	طفولة- صبا
کنبہ	أسرة
یتیم ہوگیا	صار يتيماً
ایم اے	ماجستير
ملازم	موظف

(١٠)

نبيت	رات گزارتے ہیں
أخذ يبحث	تلاش کرنے لگا
نقود	پیسے-نقدی
كيس	بٹوہ
مكافأة	بدلہ
الظلام	تاریکی
عثر	ٹھوکر لگ گئی
الحراس	محافظ
شتم	گالی نکالی
كلا	ہرگز نہیں
کنجوس	بخیل
گم ہوگیا	ضاع

(١١)

عربی	اردو
تجولوا	وہ گھومے پھرے
جاہ	مرتبہ، اعزاز
تسلیة	تسلی دینا
إنذار	ڈرانا
عصوا	نافرمانی کی
البعث	مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا
انجام	عاقبة – مصیر
تلاش	ابتغاء – طلب
دور دراز شہر	المدن القاصیه

(١٢)

عربی	اردو
مضی یحدث	وہ گفتگو کرتا رہا
کرہ	ناپسند کیا
قضی حدیثه	بات مکمل کی
وسد	سپرد کیا گیا
جواب شافٍ	تسلی بخش جواب
سلم	سپرد کیا گیا
تولیة	سپرد کرنا

(١٣)

عربی	اردو
مفترس	خونخوار
ذنب	دم
فرسیة	شکار
مخالب (مخلب)	پنجے
أنیاب (ناب)	کچلی۔ نوکیلے دانت
حادة	تیز
غابات (غابة)	جنگل
موارد (مورد)	گھاٹ
کمن	چھپ گیا
یهجم	حملہ کرتا ہے
ینشب	گاڑتا ہے
عرین	کچھار
یقبض	پکڑتا ہے
زئیر	شیر کی دھاڑ
یکادیصم	بہرا کردے
یهاب	ڈرتا ہے

(١٤)

عربی	اردو
أصنام (صنم)	بت
یسر	توفیق بخشی
استهزأ	مذاق اڑایا
وصفوا	صفت بیان کی
أصابع (إصبع)	انگلیاں

عربی	اردو
[illegible]	...رہے
[illegible]	آباد کیا
عهد یعهد	[illegible]
دعا یدعو	[illegible]
جعلت تسیر	...لگی

(١٥)

عربی	اردو
...حث عنه	تلاش کرتا ہے
...ن	خوراک۔ غذا
...عد	چڑھا
...لب	لومڑی
...غنية	گیت
خداع	دھوکہ باز
أجری	جاری
یزیل	ختم کرتا ہے
العدواة	دشمنی
یحادث	گفتگو کرتا ہے
الکلاب	کتے
مقبلة	آتے ہوئے
أخذ یجری	دوڑنے لگا
یضمن	ضامن ہے
أخشی	میں ڈرتا ہوں

(١٦)

عربی	اردو
تقضی	تو گذارتا ہے
البشاشة	خندہ پیشانی
تحیة	سلام
مستأذناً	اجازت چاہتے ہوئے
ضوضاء	شوروغوغا
مکروہ	ناپسندیدہ
أدوات	ساز و سامان، آلات، لوازمات
تربیت گاہ	دار التربیة
قیمتی وقت	الوقت
گذارنا	قضی یقضی
آلودہ کرنا	لوث یلوث

(١٧)

عربی	اردو
ذکی	ذہین
یقوم بخدمة	خدمت انجام دینا
أرسل	بھیجا
أجود	بہترین
أردأ	ردی، گھٹیا ترین
گفتگو کرنا	التکلم – التحدث
ذریعہ	وسیلة
بچنا	اجتنب یجتنب

(١٨)

الملابس	لباس
المدفئة	گرم
القلنسوة	ٹوپی
الطربوش	ترکی ٹوپی
القبعة	ہیٹ
شعار	وہ کپڑا جو جسم کو مس کرے
دثار	اوپر کا کپڑا
صوف	اون
قطن	روئی
حرير	ریشم
وسخ	میلا
حلة	سوٹ
احترس	بچ، ہوشیار رہ
بچانا	وقى يقى
اتارنا	خلع يخلع
جوتا	حذاء
سرکاری لباس	الزی الرسمی

(١٩)

ذكاء الديك	مرغ کی ذہانت
صياح	چیخ۔ اذان
أغمض	بند کرلیا
رفرف	پھڑپھڑایا
وثب	جھپٹا
فجأة	اچانک
أن نتخلص	چھٹکارا حاصل کرے
أسف	افسوس کیا
پالتو جانور	الحيوان الأليف
شوق	رغبة۔ شوق
بیدار کرنا	أيقظ يوقظ
مہنگا ہوگیا	صار غالياً
مرغ کی کلغی	عرف الديك

(٢٠)

هاتف	ٹیلیفون
تسمح	تو اجازت دیتا ہے
أن أتصل	میں رابطہ قائم کروں
تفضل	مہربانی فرمائیے
رقم	نمبر
دليل الهاتف	ٹیلیفون ڈائریکٹری
السماعة	رسیور
طنيناً منقطعاً	وقفے سے آنیوالی آواز
أدر	گھماؤ

جعل	بنایا، پیدا کیا
صخور	چٹانیں
تطحن	پیسا جاتا ہے
جوار الساحل	ساحل کے قریب
أشعة	شعاعیں
يجف	خشک ہوتا ہے
ذائبا	گھلا ہوا
معدن	کان
يدهش	حیران کرتا ہے
الماء الملح	نمکین
يستخرج	نکالا جاتا ہے
سيل العرق	پسینہ بہنا
نقص ينقص	کمی ہونا

...السماعة	وائل
	تھی
	گونجنا
	گریڈل
	اختراع
	اتصال
	سريعة
	وسیله

(٢١)

	پرورش پائی
...ض عنه	اعراض کیا
...الأمر	پہلے پہل
...تثكل	گم کرے، روئے
...منزلة	مقام، رتبہ
...عامة	عوام الناس
مختفين	چھپ کر
كان يتجول	چکر لگایا کرتے
لتفقد الأحوال	حالات جاننے کیلئے

(٢٢)

الملح	نمک
شهيا	مزیدار، لذیذ
غلا	مہنگا ہوگیا

(٢٣)

فندق	ہوٹل
أمر هام	ضروری کام
حافلة	بس۔ کوچ
مكيفة	ایئر کنڈیشنڈ
سيارة الأجرة	ٹیکسی
السائق	ڈرائیور
أجرة	کرایہ
مكتب استعلامات	دفتر معلومات

موظف	ملازم
صباح الخير	صبح بخیر
حمام	غسل خانہ
من فضلك	ازراہ کرم
حسنا	بہت اچھا۔ خوب
املأ	پر کرو
بطاقة	کارڈ
بيانات	تفصیلات
سجل	درج کیا
سجلّ	رجسٹر
الدور الثالث	تیسری منزل
دوپہر کا کھانا	الغداء
شام کا کھانا	العشاء
ناشتہ	الفطور
سیر	نزهة
چڑیا گھر	حديقة الحيوان
عجائب گھر	دار الآثار

(۲٤)

غيط	کھیت۔ باغ
كنز	خزانہ
لاتنفد	ختم نہیں ہوتے
جعلوا يحفرون	کھودنے لگے

يقلبون	
يمسوا	
الثروة	دولت
حلوا	
اچھی تربیت کی	ربی تربية
داخل کروایا	أدخل
میٹرک کا امتحان	امتحان
شادی کر دی	زوج
اعلی تعلیم	الدراسة العليا
انجینئر	مهندس
زرعی یونیورسٹی	جامعة الزراعة

(۲٥)

وحدك	اکیلا۔ تنہا
المحطة	سٹیشن۔ سٹاپ
صارف التذاكر	ٹکٹیں دینے والا
قطعة	ٹکڑا
المقوى	مضبوط، پختہ
صرف التذكرة	ٹکٹ کا اجرا
مفتش التذاكرة	ٹکٹ چیکر
يقرض	کاٹتا ہے
مقراض	کٹر، پنچ مشین

دامت	جاری رہی
سكان	باشندے
مليون	دس لاکھ
خلفت	پیچھے چھوڑا
أرامل	بیوائیں
بدترین حادثہ	أسوأ حادث
گرایا	ألقى

(۲٧)

حصان	گھوڑا
القرى (القرية)	دیہات
لصوص	چور
يقظان	بیدار
الحراسة	پہریداری
بسط	پھیلایا
حذر	محتاط، چوکس
عمد	ستون
يحمل	اٹھاتا ہے
السرج	زین
دروازہ بند کرو	أغلق الباب
تھکا ہوا	متعب
لیٹ گیا	استلقى
آرام کریں	استرح

مربع

فضل فضل

(۲٦)

دیکھا

صدی

عیسوی

تخت

بحری

جرمنی

منگائی

انتقام، بدلہ

جدید

تباہ کن، مہلک

ایٹم بم

تباہ و برباد کر دیا